من رآني في المنام فقد رآني فإن الشيطان لا يتمثل بي

الحمد للہ والمنۃ کہ این رسالہ شریفہ تصنیف لطیف حکیم امت مصطفویہ حجۃ اللہ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ مسمی بہ

الدر الثمين في مبشرات النبي الأمين

مع ترجمہ اردو برحاشیہ

از حضرت مسکین شاہ احمد صاحب

باہتمام عاجز سید ظہیر الدین عرف سید احمد نواسہ مولانا شاہ رفیع الدین محدث دہلوی حسب فرمائش جناب مولوی محمد عبد الاحد صاحب ماہ جنوری سنہ ۱۸۹۹ء

در مطبع احمدی واقع دہلی مطبوع طبائع اہل ولا گردید

ان الاولی تمثل لنسبته صلی الله علیه وسلم فانها مستو
مة لتهذیب المراتب السافلة الجسمانیة و العالیة الروحانیة
ثانیة تمثل لنسبة السالکین الذین فهمة نسبتهم فیها
و سفل فقط والثالثة تمثل لنسبة المجذوبین الذی ضمة
جنتهم فیما الی الاعلی فقط فلما فهمت المراد بهذه الصور
ثلث رفع النبی صلی الله علیه وسلم راسه وتبسم الی ومد
ه و اشار الی البیعة فتقدمت حتی اتصلت کبتای برکبته فاخذ
صلی الله علیه وسلم یدی بین یدیه فصافح ثم وضع ذقنه علی صدره
وغمض عینیه ففعلت کما فعل ففاض علی قلبی تلک النسبة التی
فهمتها اولا **الحدیث الثانی** بینا انا مراقب فی المسجد فی بلدة کهنبابت
بعد العصر اذ شاهدت روحه الکریمة صلی الله علیه وسلم قد حضرت
فالبسنی رداء فظهر لی فی ذلک الحین بعض دقائق العلوم الشریعة
ولم تزل تتزاید حینا بعد حین **الحدیث الثالث** رایت
فی المنام ان الحسن و الحسین رضی الله عنهما نزلا فی بیتی وبید الحسن
رضی الله عنه قلم قد انکسر لسانه فبسط یده لیعطینی وقال
هذا قلم جدی رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم امسک بیده
وقال حتی یصلحه الحسین فاصلحه ثم ناولنیه ثم جیء برداء
فرفعه الحسین رضی الله عنه وقال هذا رداء جدی رسول الله صلی
الله علیه وسلم ثم البسنیه فمن یومئذ انشرح صدری للتصنیف
فی العلوم الشرعیة والحمد لله **الحدیث الرابع** سالته صلی الله
علیه وسلم سوالا روحانیة عن معنی قوله کنت نبیا وادم منجدل بین
الماء والطین ففاض علی روحی من روحه الکریمة صورة المثالیة
التی کانت قبل ان یوجد فی عالم الاجسام وان فیضانها فی الحضرة
المثالیة کان عند کون ادم منجدلا بین الماء و الطین وانه صلی
الله علیه وسلم ظهور اتما فی تلک الحضرة وهو المعبر عنه

معلوم ہوا کہ پہلے صورت توآپکی نسبت کا تمثل ہے کہ وہ نسبت جامع ہے
تہذیب مراتب سافلہ جسمانی کے اور مراتب عالیہ روحانی کے اور دوسری صورت تمثل
ہے سالکین کی نسبت کا کہ اُن کی نسبت کو فقط اشغال کے ذریعے کچھ ہے اوسی مین
فراخی ہے اور تیسری صورت تمثل ہے مجذوبوں کی نسبت کا کہ انکی نسبت کو جو عالی
کے قرب مین ہے اُسی مین فقط کشادگی ہے پس جس وقت مین نے سمجھلی مراد ان تینون
صورتونکی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اونچا کیا اور میری طرف تبسم
فرمایا اور اپنے ہاتھ بڑہائے اور بیعت کا اشارہ کیا مین آگے بڑہا اسقدر کہ میرے
دونوں زانو آپکے زانو مبارک کے متصل ہو گئے اور مصافحہ کیا پھر آپنے اپنی ٹھوڑی
مبارک سینہ مکرم پر رکھی اور آنکھیں بند کین اور اسی طور مین نے ٹھوڑی سینہ پر
رکھی اور آنکھیں بند کین تو میرے قلب مین آشکار ہوئین وہ نسبتین جنھین مین نے
پہلے سمجھ لیا تھا **حدیث دوسری** ایکبار شہر کھنبابت کی مسجد مین
عصر کے بعد مین مراقبہ مین تہا کہ مشاہدہ کیا روح مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جلوہ گر ہوئی
اور مجکو چادر اوڑہائی اُسوقت مجکو بعض دقیقے علوم شریعت کے معلوم ہو گئے اور پھر ہمیشہ زیادہ
ہوتے گئے **حدیث تیسری** مین نے خواب مین دیکھا جناب امام حسن و حسین رضی اللہ
عنہما کو کہ میرے گھر تشریف لائے ہین اور امام حسن رضی اللہ عنہ کے ہاتھہ مین قلم ہے جسکی
نوک شکستہ ہے آپنے ہاتھہ پھیلایا کہ مجکو عنایت کرین اور فرمایا کہ یہ قلم جدی
میرے ناناجان کی قلم ہے صلی اللہ علیہ وسلم پھر آپنے روک لیا ہاتھہ مین اور فرمایا امام
حسین سنوار دین پہر امام حسین رضی اللہ عنہ نے سنوار دیا پہر مجھے عنایت کی پہر ردا
آئی پہر امام حسین رضی اللہ عنہ نے اُسکو اُٹھایا اور فرمایا ہذا رداء جدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یعنے یہ چادر میرے ناناجان کی ہے پہر مجھے اوڑہائی اُس دن سے میرا سینہ کھل گیا علوم شریعت
کے تصنیف کرنیمین والحمد للہ **حدیث چوتھی** مین نے روحانی سوال کیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث شریف کے معنے کا کنت نبیا وادم منجدل بین الماء والطین یعنی مین
جبسے نبی ہون کہ آدم پانی اور مٹی مین تہے میری روح پر روح مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر
ہوئی ایک صورت مثالیہ ایسی کہ جو پہلی تہی عالم اجسام مین آنیسے رہا فیضان اوسکا
عالم مثال مین گویا کہ جب آدم کا خمیر ہو رہا تہا اسوقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اُس درگاہ مین

رسالة الدر الثمين في مبشرات النبي الامين

رسالة الدر الثمين في مبشرات النبي الامين

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي رفع قدر نبيه المصطفى فحرم على الشيطان ان
يتمثل به فمن رآه فقد رأى الحق بلا مرا واشهد ان لا اله الا الله
وحده لا شريك له واشهد ان سيدنا محمدا عبده ورسوله المخصوص
بالشفاعة الكبرى صلى الله عليه وعلى آله وصحبه نجوم الهدى
وقادة التقى **اما بعد** فيقول اضعف عباد الله الكريم **احمد**
المعروف **بولي الله بن عبد الرحيم** العمري الدهلوي هذه
اربعون حديثا من احاديث النبي صلى الله عليه وسلم التي
تروى من جهة الرويا او من جهة مشاهدة روحه الكريمة
جمعتها في هذه الرسالة **منها** ما لا واسطة بيني وبينه
صلى الله عليه وسلم **ومنها** ما يكون بيني وبينه واسطة واحدة **ومنها**
ما يكون بيني وبينه صلى الله عليه وسلم واسطتان او اكثر سميتها
بالدر الثمين في مبشرات النبي الامين الحديث
الاول رايت النبي صلى الله عليه وسلم في المنام كاني
دخلت عليه وقعدت بين يديه وهو اقبل ووضع ذقنه على صدري
فافاضت على منه صلى الله عليه وسلم ثلث صور مثالية الاولى جسم
مخروطي لكل من اعلاه واسفله عرض واسفله اكثر عرضا من اعلاه
والثانية جسم مسطوح كالسخط في وسطه كالعود المركوز فيه و
الثالثة عود قائم على الارض فوقه جسم كالسخط ثم فاض

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب حمد وثنا اللہ ہی کے واسطے ہے جس نے اپنے نبی مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم
کا مرتبہ ایسا بلند و رفیع کیا کہ شیطان کی کیا طاقت کہ آپکی صورت مکرم میں نظر آسکے
جس نے آپکو دیکھا بیشک حق دیکھا میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں
ہے وہ تنہا ہے لاشریک ہے اور شہادت دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفے اسکے بندے ہیں اور اسکے
ایسے رسول ہیں کہ شفاعت کبریٰ قیامت کے روز خاص انکے ہی واسطے ہے اللہ کا درود و سلام
نازل ہو ان پر اور ان کی آل و اصحاب پر کہ ہدایت کیلیے ستارے ہیں اور تقویٰ کے
رہنما بعد اسکے اللہ کریم کے بندوں میں سے ایک بہت ضعیف بندہ احمد مشہور
ولی اللہ بن عبد الرحیم عمری دہلوی کہتا ہے کہ یہ چالیس حدیثیں ہیں نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں میں سے جو روایت کی گئی ہیں خواب کی رو سے یا روح
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشاہدہ کی جہت سے میں نے انکو جمع کیا ہے اس رسالہ میں بعضے
انمیں بلا واسطہ ہیں اور بعضے ایک واسطے سے ہیں اور بعضے انمیں ایسے ہیں کہ
میرے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان دو واسطے یا زیادہ ہیں اس رسالہ کا نام
میں نے در ثمین فی مبشرات النبی الامین رکھا **حدیث اول** میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کو خواب میں دیکھا کہ گویا میں آپکے پاس حاضر ہوا ہوں اور آپکے روبرو بیٹھا ہوں اور
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مراقبہ میں ہیں ذقن مبارک سینہ مکرم پر رکھے ہوئے مجھ پر ظاہر
ہوئیں آپکی تین صورتیں مثالیہ پہلے تو جسم مخروطی کہ اوپر اور نیچے دونو طرف عرض رکھتا
ہے مگر نیچے عرض زیادہ ہے اوپر کی طرف سے اور دوسری صورت جسم مسطوح مانند
سخت کے اسکے درمیان ایک لکڑی سی گڑی ہوئی ہے اور تیسری صورت لکڑی ایک
چوب میں ہے قائم ہے اسکے اوپر ایک جسم مانند سخت کے ہے پھر مجھے

ان مذهبهم باطل وبطلان مذهبهم يعرف من لفظ
الامام ولما افقت عرفت الامام عندهم هو المعصوم المفترض
الطاعة الموحى اليه وحيا باطنيا وهذا هو معنى النبي فمذهبهم
يستلزم انكار ختم النبوة قبحهم الله تعالى **الحديث العاشر**
سألته صلى الله عليه وسلم عن هذه المذاهب وهذه الطرق
ايها اولى عنده بالاخذ واحب ففاض على قلبي منه
ان المذاهب والطرق كلها سواء لا فضل لواحد
على الاخر **الحديث الحادي عشر** رايت العلماء
المحدثين العاملين بعلمهم المهذبين للطائفهم
البارزة احب عنده صلى الله عليه وسلم من كثير من
الصوفية الذين يفضلونهم بتهذيب لطائفهم الكامنة
ولا يفضلونهم في تهذيب لطائفهم البارزة **الحديث
الثاني عشر** اصابتني مجاعة فدعوت الله
ان يكشفها فرايت روحه الكريمة صلى الله عليه
وسلم نزلت من السماء معها رغيف كان الله تعالى
امره ان يطعمني ذلك الرغيف فاعطانيه فانكشف
الحاجة آخر ذلك اليوم او اول الغد والله اعلم
الحديث الثالث عشر عطشت ليلة من الليالي
فالهم بعض اصحابنا ان يهدي الي اناء من لبن فشربته
ثم نمت على الوضوء فرايت روح النبي صلى الله عليه وسلم
فاوما الي اني انا الذي ارسلت اللبن والقيت الخاطر
في قلب الرجل **الحديث الرابع عشر** اخبرني والدي
انه راى النبي صلى الله عليه وسلم في المنام فبايعه ولقنه
النفي والاثبات على طريقة الصوفية فبايعني
كما بايعه النبي صلى الله عليه وسلم ولقنني كما لقنه النبي

اُن کا مذہب باطل ہے اور اوسکا بطلان لفظ امام سے پہچانا جاتا
ہے جب مجکو افاقہ ہوا تو مین نے جانا کہ اُن کے نزدیک امام اُس شخص
کو کہتے ہین جو معصوم ہو اور اوسکی اطاعت فرض ہے اور اوسپر وحی
باطنی ہوتی ہو اور یہ سب تعریف نبی کی ہے پس اُن کا مذہب
مستلزم ہے انکار ختم نبوت کا قبحہم اللہ تعالیٰ **دسوین حدیث** مینے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ ان مذہبون اور ان
طریقون سے آپکے نزدیک کونسا اولیٰ اور بہت پسند ہے تو آپکی
طرف سے میرے قلب مین فیض ہوا کہ سب مذاہب اور سب طریقے برابر ہین
مین کسی کو کسی پر فضیلت نہین **گیارہوین حدیث** مین نے
دیکھا کہ علماء محدثین جو اپنے علم پر عمل کرتے ہین اور اپنی ظاہری لطائف
کی تہذیب کرتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت محبوب ہین اُن اکثر
صوفیون سے جو فضیلت کہتے ہین اون پر ساتھہ تہذیب لطائف باطنی اپنی
کے اور فضیلت نہین کہتے ہین اون پر بیچ تہذیب لطائف ظاہری اپنی کے
بارہوین حدیث ایکبار مجکو بھوک لگی تھی تو مین نے اللہ سے دعا کی کہ اسکا
جاتا رہے تو مین نے روح مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آسمان سے روٹی
لئے نازل ہوئی گویا خدا نے حکم دیا ہے کہ مجھے وہ روٹی کھلادین پس آپ نے
عنایت کی کہ وہ میری حاجت رفع ہوگئی اُسی دن یا دوسرے روز کے اول وقت
واللہ اعلم **تیرہوین حدیث** ایک رات مین پیاسا تھا تو ہمارے دوستون مین سے
ایک کو الہام ہوا کہ میرے واسطے ایک برتن مین دودھ تحفہ کرکے لایا مین نے
وہ پی لیا پھر مین باوضو سو رہا تو مین نے روح مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو
دیکھا آپنے اشارہ فرمایا کہ ہم نے ہی وہ دودھ بھیجا تھا اور اُس شخص کے
دل مین ڈالا تھا **چودھوین حدیث** جناب والد نے مجھسے کہا کہ مین نے خواب
مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور بیعت کی اور آپنے مجکو نفی و اثبات
کا طریقہ تلقین کیا بطور صوفیہ کے اور جناب والد نے بیعت لی مجھسے
اُسی طرح اور اُسی طرح تلقین کیا ذکر نفی و اثبات کا

بالنبوة فی هذا الخلق ولذلك لما وجد فی العالم الجسمانی
انتقل معه القوی المثالیة الی العالم الجسمانی فظهر من العلوم ما لم
یکن بحساب **الحدیث الخامس** سألته صلی الله علیه وسلم
سؤالا روحانیا عن معنی قوله کان فی عماء ما فوقه هواء وما تحته
هواء فی جواب من قال این کان ربنا قبل ان یخلق خلقه ففاض
علی روحی من روحه الکریمة صورة نور عظیم فی اعالی بعد
هیولانی قد احاط بمجامع هذا البعد بخطوط شعاعیة فقیل هذا
النور هو التجلی المشار الیه بهذا القول وهذا البعد الهیولانی
هو العماء وهذه الاحاطة بالخطوط الشعاعیة هو القهر المشار
الیه بقوله تعالی هو القاهر فوق عباده **الحدیث السادس** اشار
صلی الله علیه وسلم اشارة روحانیة مخاطبا بهذا الفقیر ان مراد الحق
فیك ان یجمع الله تعالی شملا من شمل الامة المرحومة بك **الحدیث
السابع** سألته صلی الله علیه وسلم سؤالا روحانیا عن التسبب وترکه
ایهما احسن لی ففاض منه علی روحی فیض برد بسببه قلبی عن الاسباب
والاولاد ثم انکشف الامر بعد ساعة فرأیت الطبیعة ترکن الی الاسباب
ورأیت الروح ترکن الی التفویض **الحدیث الثامن** سألته
صلی الله علیه وسلم سؤالا روحانیا عن سر تفضیل الشیخین علی
علی رضی الله عنهم مع انه اشرفهم نسبا واقضاهم حکما واشجعهم
جنانا والصوفیة عن آخرهم ینتسبون الیه ففاض علی قلبی منه
صلی الله علیه وسلم انه له صلی الله علیه وسلم وجهین وجها ظاهرا
ووجها باطنا فالوجه الظاهر الی اقامة العدل فی الناس وتالیفهم
وارشادهم الی ظاهر الشریعة وهما بمنزلة الجوارح له فی ذلك
والوجه الباطن الی مراتب الفناء والبقاء وعلومه المرویة
کلها انما تنبع من الوجه الظاهر **الحدیث التاسع** سألته
صلی الله علیه وسلم سؤالا روحانیا عن الشیعة فاومی

ظہور تام تھا اور نبوت اسی سے عبارت ہے اس حدیث شریف میں اور اسی واسطے
جب آپ عالم جسمانی میں منتقل ہوئے آپکے ساتھہ قوائے مثالیہ عالم جسمانی میں آئے وہ
علوم ظاہر ہوئے جنکا کچھہ حساب ہی نہیں **پانچوین حدیث** میں نے روحانی
سوال کیا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپکے اس قول کے معنے کا جو آپنے فرمایا کان فی عماء
ما فوقہ ہواء وما تحتہ ہواء جب کسی نے آپ سے دریافت کیا تھا این کان ربنا قبل ان یخلق
خلقہ تو میری روح پر ظاہر ہوئی آپکی روح مکرم سے ایک صورت نور عظیم کی نہایت
میں بُعد ہیولانی کے جسنے احاطہ کر لیا ہے اس بُعد کے مجامع کو اپنے خطوط شعاعی سے
پھر کہا گیا کہ یہ نور ہے وہ تجلی جسکی طرف اشارہ کیا گیا ہے اس قول سے اور یہ بُعد
ہیولانی وہ عما ہے اور یہ خطوط شعاعیہ کا احاطہ وہ قہر ہے جسکا اشارہ فرمایا ہے
اللہ تعالے نے ہو القاہر فوق عبادہ **چھٹی حدیث** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
روحانی اشارہ سے اس فقیر سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ حق کی مراد ہے کہ تجھہ میں
چھٹی ہوئی شے امت مرحومہ کے جمع کرے **ساتوین حدیث** میں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا روحانی کہ میرے واسطے تسبب بہتر ہے یا ترک اسباب تو
آپ سے میری روح کو ایسا فیض ہوا جس سے میرا دل سرد ہو گیا اسباب اور اولاد سے پھر منکشف
ہوا بعد ایک ساعت کے تو میں نے دیکھا کہ میری طبیعت تو اسباب کی جانب راغب ہے اور
میری روح تفویض کیطرف مائل ہے **آٹھوین حدیث** میں نے روحانی سوال کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سر کا کہ شیخین رضی اللہ عنہما کو حضرت علی رضی اللہ عنہ پر کیون
فضیلت ہے باوصفیکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ رضی اللہ عنہ ان سب سے نسب میں
اشرف اور حکم میں قضا اور دلمین شجاع زیادہ ہیں اور جتنے صوفیہ ہیں ان سب سے نسبت
رکھتے ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے میرے دل کو فیض ہوا کہ آپ کے
واسطے دو وجہیں ہیں ایک ظاہر اور ایک باطن ظاہر تو لوگوں میں عدل قایم کرنا اور انکی تالیف
اور انکو ارشاد ظاہر شریعت کا کرنا اور یہ دونو خلیفہ آپکے واسطے بمنزلہ جوارح کے ہیں اس امر میں اور
آپ کی دوسری جہت باطن ہے فنا اور بقا کی طرف اور جسقدر علوم مروی ہیں
سب منبع وجہ ظاہر کی ہیں **نوین حدیث** میں نے شیعہ مذہب کا
سوال روحانی کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو ایما فرمایا کہ

الهدایا مشترک فقدمته الیه فاخذ منه کسرة ثم قال عمر رضی الله عنه الهدایا مشترک فقدمته الیه فاخذ منه کسرة ثم قال عثمان رضی الله عنه الهدایا مشترک فقلت ان قسمتم الرغیف بینکم فای شئ یبقی لهذا الفقیر فامسک

الحدیث التاسع عشر

اخبرنی سیدی الوالد انه رکب فی رمضان الی مکان فاصابه الحر والتعب فنعس فی تلک الحالة فرای النبی صلی الله علیه فاعطاه طعاما لذیذاً متخذاً من الارز والحلاوة والزعفران والسمن فاکل حتی شبع واعطاه ماء بارداً فشرب حتی روی ثم استیقظ ولاجوع له ولاعطش وفی یده ریح الزعفران

الحدیث العشرون

اخبرنی سیدی الوالد قال بلغنی ان النبی صلی الله علیه وسلم قال انا املح واخی یوسف اصبح فتحیرت فی معناه لان الملاحة توجب فلق العشاق اکثر من الصباحة وقد روی فی قصة سیدنا یوسف علیه السلام ان النساء قطعن ایدیهن حین راینه وان الناس ماتوا عند رویته ولم یروَ عن نبینا صلی الله علیه وسلم من هذا الباب شئ فرایت النبی صلی الله علیه وسلم فی المنام فسألته عن ذلک فقال جمالی مستور عن اعین الناس غیرة من الله عز وجل ولو ظهر لفعل الناس اکثر مما فعلوا حین راوا یوسف

الحدیث الحادی والعشرون

اخبرنی سیدی الوالد قال رایت النبی صلی الله علیه وسلم فی الرویا وظهر علی فی تلک الحالة بعض الکمالات الالهیة الظاهرة به

الہدایا مشترک یعنے تحفہ مین اور ہبہ مین شریک ہین مین اُن کے روبرو لیگیا انہون نے اُس مین سے ایک ٹکڑا لیلیا پہر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا الہدایا مشترک مین اُن کے سامنے لیکے حاضر ہوا انہون نے بہی ایک ٹکڑا اُسمین سے لیلیا پہر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا الہدایا مشترک پہر مین نے کہا کہ اگر روٹی تمنے آپس مین تقسیم کرلی تو اس فقیر پاس کیا رہیگا تو خاموش ہو رہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

انیسوین حدیث

جناب والد نے بیان کیا کہ ماہ رمضان شریف مین کہین جانے کو سوار ہوا مین تو گرمی و تکلیف بہی بہت ہوئی مین سو گیا اوس حال مین تو زیارت ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آپنے کہانا لذیذ عنایت کیا کہ جانول اور قند و زعفران اور گہی سے طیار ہوا تہا وہ کہایا اور سیر ہوا اور پانی سرد عطا فرمایا اُسے پیا تشنگی دفع ہوئی پہر جب جاگا تو نہ بہوک تہی نہ پیاس اور ہاتھون سے زعفران کی خوشبو چلی آتی تہی

بیسوین حدیث

مجھسے ذکر کیا جناب والد نے کہ مین نے سُنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انا املح واخی یوسف اصبح یعنے مجھہ مین ملاحت زیادہ ہے اور میرے بھائی یوسف مین صباحت زیادہ تہی تو اسکے معنے مین مجہی حیرت ہوئی اس واسطے کہ ملاحت تو اور زیادہ عاشقون کو بیقرار کرتی ہے صباحت سے اور حضرت یوسف علیہ السلام کے قصہ مین روایت ہے کہ زنان مصر نے جب اُن کا جمال دیکھا تو ہاتھہ کاٹ لئے اور لوگ اُن کو دیکھکر مر گئے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو اس باب مین کوئی ایسی روایت نہین ہے تو مین نے خواب مین دیکھا اور سوال کیا اس امر کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا میرا جمال لوگون کی آنکھون سے اللہ نے غیرت کی وجہ سے چہپا رکھا ہے اگر آشکار جلوہ گر ہو تو اوس سے زیادہ حال لوگون کا ہو جو یوسف علیہ السلام کو دیکھہ کر ہوا تہا

اکیسوین حدیث

جناب والد نے مجھسے کہا کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا اور اس حالت مین مجھپر ظاہر ہوئی بعضے کمالات الٰہیہ ظاہرہ

صلی اللہ علیہ وسلم **الحدیث الخامس عشر** اخبرنی والدی انہ کان مریضا فرای النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی النوم فقال کیف حالک یا بنی ثم بشرہ بالشفاء واعطاہ شعرتین من شعر لحیتہ فتعافی من المرض فی الحال وبقیت الشعرتان عندہ فی الیقظة فاعطانی احدہما فہی عندی **الحدیث السادس عشر** امرنی سیدی الوالد بہذہ الصلوة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہم صل علی محمد ن النبی الامی والہ وبارک وسلم وقال قرأتہا فی المنام علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاستحسنہا **الحدیث السابع عشر** اخبرنی سیدی الوالد قال اخبرنی شیخی السید عبد اللہ القاری قال حفظت القران علی قاری زاہد کان یسکن فی البریة فبینا نحن نتدارس القران اذا جاء قوم من العرب یقدمہم سیدہم فاستمع قراءة القاری وقال بارک اللہ ادیت حق القران ثم رجع وجاء رجل اخر بذلک الزی فاخبران النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرہم البارحة انہ سیذہب الی البریة الفلانیة لاستماع قراءة القاری ہناک فعلمنا ان السید الذی کان یقدمہم ہو النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وقد رایتہ بعینی ہاتین واللہ اعلم **الحدیث الثامن عشر** اخبرنی سیدی الوالد انہ اراد فی ابتداء طلبہ ان یلتزم دوام الصیام ثم تردد فی ذلک لاختلاف العلماء فیہ فتوجہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فراہ فی النوم کانہ اعطاہ رغیفا قال فقال ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ

پندرہوین حدیث مین نے جناب والد سے سنا کہ وہ بیمار ہوئے تو خواب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے فرمایا کیف حالک یا بنی یعنے بیٹا تیرا کیا حال ہے پھر شفا کی خوشخبری دی اونکو اور دو تار موے مبارک ریش کرم کے عنایت کئے اسیوقت وہ تندرست ہو گئے اور وہ دونون تار موئے مبارک جب جاگے تو موجود تھے اُن مین سے ایک مجھے دیا وہ میرے پاس موجود ہے **سولہوین حدیث** جناب والد نے مجھے فرمایا کہ درود شریف اس صیغہ سے پڑھا کرو اللہم صل علی محمد النبی الامی والہ وبارک وسلم اور کہا مین نے یہ خواب مین پڑھا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند کیا * **سترہوین حدیث** مجھسے بیان کیا جناب والد نے کہ ہمین خبر دی سید عبد اللہ قادری نے کہ مین نے حفظ کیا قرآن شریف قاری زاہد سے کہ وہ بیابان مین رہتے تھے اس اثنا مین کہ ہم دور کر رہے تھے قرآن شریف کی کہ ایک قوم آئی عرب کی کہ اُن کا سردار اُنکے آگے تھا قاری صاحب کی قرأت سنی اور اوس سردار نے فرمایا بارک اللہ قرآن شریف کا تمنے حق ادا کیا پھر وہ تشریف لیگئے اور ایک اور شخص اسی صورت مین آیا اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کل شب کو فرمایا تھا ان لوگون سے کہ تشریف لیجائینگے فلانے بیابان مین قاری کی قرأت سننے کو تو ہم نے جانا کہ جو سردار قوم کے آگے آگے تشریف لائے تھے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور کہا مین نے بیشک دیکھا ہے آپ کو اپنی ان دونون آنکھون سے **اٹھارہوین حدیث** مجھسے فرمایا جناب والد نے کہ مین نے ابتدا طلب مین ارادہ کیا ہمیشہ روزہ رکھنے کا پھر تردد ہوا اس مین کہ علما کا اس مین اختلاف ہے تو مین نے توجہ کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مین نے آپکو خواب مین دیکھا کہ گویا مجھے روٹی عنایت کی ہے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا

عبد القادر الجیلی والشیخ بهاء الدین النقشبندی فجرجا الی وتذاکرا فی فقال سیدی عبد القادر انا اولی به لان اباءه کانوا اخذین بطریقتی وقال الشیخ بهاء الدین انا اولی به لانه تولی بروحانیة جد ابی امه وکان اخذ بطریقتی ثم اصطلحا علی ان یتولنی اولا الشیخ بهاء الدین ویفیدنی بعد ذلک سیدی عبد القادر بما شاء ثم ادخلنی المسجد الشیخ بهاء الدین واجلسنی بین یدی النبی صلی الله علیه وسلم فلما فتح النبی صلی الله علیه وسلم بصره کنت اول من وقع بصره علیه

الحدیث السادس والعشرون

اخبرنی سیدی الوالد قال شککت فی نسب رجل یدعی السیادة فرایت النبی صلی الله علیه وسلم مستلقیا علی سریر ورایت الرجل مستلقیا تحت السریر فقال النبی صلی الله علیه وسلم لو لا نسبه لم یکن ههنا

الحدیث السابع والعشرون

اخبرنی سیدی الوالد قال کان رجل من اصحابنا لا یمص التنباک ولکنه کان قد هیأ القدة لاضیافه فرای النبی صلی الله علیه وسلم فی النوم او الیقظة لا ادری ای ذلک کانه مقبلا الیه ثم اعرض وخرج من ذلک المکان قال فشذذت الیه وقلت یا رسول الله ما ذنبی فقال فی بیتک القدة ونحن نکرهها

الحدیث الثامن والعشرون

اخبرنی سیدی الوالد قال کان رجلان من الصلحین احدهما عالم عابد والاخر عابد لیس بعالم فرایا النبی صلی الله علیه وسلم فی ساعة واحدة علی صورة واحدة کانه اذن للعابد ان

تو حضرت سید عبد القادر جیلانی اور شیخ بہاء الدین نقشبند کہڑے ہوئے اور میری طرف تشریف لائے اور دونو حضرت مین یہ باتین ہوئین کہ حضرت سید عبد القادر نے فرمایا مین اولیٰ ہون اس شخص کے لینے مین اسلئے کہ اسکے آبا میرے سلسلہ مین ہین اور حضرت شیخ بہاء الدین نے فرمایا مین اولیٰ ہون اسکے لینے مین کہ اس کی تربیت اسکے نانا نے کی ہے اور وہ میرے طریقہ مین تھا پھر دونون حضرات کی صلح ہوئی اس امر پر کہ اول حضرت شیخ بہاء الدین میری تربیت کرین بعد اس کے حضرت سید عبد القادر جو چاہین افادہ فرمائین پھر مجھکو داخل کیا حضرت شیخ بہاء الدین نے مسجد مین اور بیٹھایا روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھ کھولی تو سب سے پہلے میرے پر نظر ڈالی

چھبیسوین حدیث

جناب والد کہتے تھے کہ مجھکو شک تھا ایک شخص کی نسب مین وہ کہتا تھا مین سید ہون تو مینے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سریر پر لیٹے ہوئے ہین اور وہ شخص نیچے سریر کے لیٹا ہوا ہے اور آپ نے فرمایا اگر اسکا نسب نہوتا تو یہان نہوتا

ستائیسوین حدیث

جناب والد کا بیان ہے کہ ہمارے یارون مین سے ایک شخص حقہ خود تو نہ پیتا تھا لیکن اُس نے مہمانون کے واسطے تیار رکھا تھا تو اس نے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سوتے مین یا بیداری مین یہ دریافت نہین کہ آپ تشریف لائے اسکی طرف اور منہ پھیر لیا اور اس مکان سے باہر تشریف لیگئے اور کہا اُس نے اب گریزان ہوئے مین بہی آپکے پیچھے دوڑا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھ سے کیا خطا ہوئی فرمایا تیرے گھر مین حقہ ہے اور ہمکو برا معلوم ہوتا ہے

اٹھائیسوین حدیث

جناب والد نے مجھسے کہا کہ دو آدمی صالحین مین سے تھے ایک شخص تو عالم بہی تھا اور عابد بہی اور دوسرا عابد تو تھا عالم نہ تھا دونو نے زیارت کی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ہی وقت مین اور ایک ہی صورت مین تو گویا عابد کو اجازت دی

صلى الله عليه وسلم فوقفت ساجدا بين يديه
فعض على اصبعه ومنعني عن السجود بذلك

الحديث الثاني والعشرون اخبرني سيدي الوالد
قال كنت اصنع في ايام المولد طعاما صلة بالنبي
صلى الله عليه وسلم فلم يفتح لي سنة من السنين
شئ اصنع به طعاما فلم اجد الا حمصا مقليا فقسمته
بين الناس فرايته صلى الله عليه وسلم وبين يديه
هذه الحمص متبهجا بشاشا

الحديث الثالث والعشرون اخبرني سيدي الوالد قال رايت عليا
رضي الله عنه في النوم فسألته عن نسبة القلبية
هل هي نحو ما كنتم تكسبونه في صحبة النبي صلى الله
عليه وسلم قال توجه الى قلبك واستحضر نسبتك
فاستحضرتها فقال هي هي

الحديث الرابع والعشرون
اخبرني سيدي الوالد قال رايت صلى الله عليه وسلم
في المنام فتصرف في نفسي فعبرت المقامات حتى
وصلت الى موضع لا يجاوزه الا نبي فاخذ رسول
الله صلى الله عليه وسلم روحي في ضمن روحه
فرايت بحرا من النار ثم ظهرت المقامات السابقة من
من الصبر والتوكل ونحوهما الا ان هذه اصول
والاولى فروع

الحديث الخامس والعشرون اخبرني سيدي الوالد قال
رايت في المنام النبي صلى الله عليه وسلم
جالسا مراقبا في مسجد من ياقوت شفاف
ارى باطنه من ظاهره والصحابة والاولياء جالسون
متحلقون عنده فلما وصلت الباب قام سيدي

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تو مین سجدہ مین گر پڑا آپ نے اپنی انگلی
دانتون مین دبائی اور سجدے سے منع کیا

بائیسوین حدیث
جناب والد فرماتے تھے کہ مین ایام مولود مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے کہانا پکوایا کرتا تھا میلاد شریف کی خوشی کا ایک سال کچھ پاس
نہ تھا کہ کھانا پکواؤن کچھ میسر نہ آیا مگر چنے بھنے ہوئے وہی بھنے
لوگون کو تقسیم کیے تو گیا دیکھتا ہون کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے روبرو وہ بھنے چنے رکھے ہوئے ہین اور آپ
بہت شاد و بشاش ہین

تیئسوین حدیث
جناب والد نے کہا کہ مین نے حضرت علی رضی اللہ
عنہ کو خواب مین دیکھا اور سوال کیا اپنے قلب کی نسبت کا کہ
وہ جو آپ صحبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین نسبت حاصل کیا کرتے
تھے وہ ایسے ہی ہوتی تہی فرمایا اپنے قلب کی طرف متوجہ
ہو اور اپنی نسبت کا استحضار کر تو مین نے اپنی نسبت مستحضر
کی پھر آپ نے فرمایا یہی یعنی وہی ہے

چوبیسوین حدیث
جناب والد نے مجھسے فرمایا کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
خواب مین دیکھا آپ نے متصرف فرمایا میری نفس مین تو مین عبور
کر گیا سب مقامون کو یہانتک کہ ایسے مقام مین پہنچا کہ اس سے آگے
سوائے نبی کے اور کوئی نہین جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے میری روح کو اپنی روح کرم کے ضمن مین لے لیا مین نے دیکھا ایک
دریا آگ کا پھر ظاہر ہوئے پہلے مقام صبر و توکل وغیرہ کے مگر
یہ اصول ہے اور پہلے فروع

پچیسوین حدیث
جناب والد سے مین نے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ مین نے خواب
مین دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مراقبہ مین بیٹھے ہوئے مین ایک
مسجد مین یاقوت شفاف کی کہ جسکے باہر سے اندر کا سب حال معلوم ہوتا
ہے اور صحابی اور اولیا آپکے پاس حلقہ کئے بیٹھے مین جب مین دروازہ پر پہنچا

في وفي قضاء حاجتي كلها الدنيوية والأخروية
وهن أجمعين آمين فلما كان بعد هذا بستة أشهر رأى
سيد محمد بن علوي النبي صلى الله عليه وسلم
في منام يقول سلم على أحمد القشاشي وبشره بالشفاعة
ثم رأى النبي صلى الله عليه وسلم في الليلة الآتية
وقال سلم على أحمد القشاشي وقل له انه جليسي
في الفردوس

الحديث الثاني والثلاثون

أخبرني أبو طاهر قال أخبرنا الشيخ أحمد النخلي قال
أمرني الشيخ عيسى بن كنان الخلوتي أن أكون خليفة
له بمكة المشرفة وأن يجتمع عندي السادة الخلوتية
بعد التهجد فيقرء الورد بقراءتي وكنت أميل بقلبي إلى
طريقة السادة النقشبندية فثقل على مخالفة الشيخ
عيسى وصعب على الحال فاستخرت الله تعالى وتوسلت
بسيد المرسلين صلى الله عليه وسلم فيسر الله تعالى في
ذلك العام زيارة نبيه صلى الله عليه وسلم فلما وصلت
إلى المدينة المشرفة نمت في يوم الجمعة قبل الصلوة
فرأيت في المنام كأني في الروضة الشريفة من جهة رأس النبي
صلى الله عليه وسلم قبالة الباب الذي بين المحراب والقبر
فإذا أرى النبي صلى الله عليه وسلم هو والخلفاء الأربعة
رضي الله تعالى عنهم من جهة القبلة في زيادة سيدنا
أمير المؤمنين عثمان بن عفان رضي الله عنه التي زادها
في المسجد فبادرت مسرعا بالوصول إلى النبي صلى الله عليه
وسلم فقبلت يده الشريفة ثم أيدي الخلفاء واحدا
بعد واحد فلما أتممت أخذني النبي صلى الله عليه وسلم بيده
اليمنى وجرني إلى الروضة الشريفة والخلفاء معه

میری حاجتیں روا ہوئیں دین سب دنیا اور آخرت کی اور جمیع دوست
رکھتا ہے مجھکو آمین جب بعد اسکے چھٹے مہینے گذرے تو سید محمد بن
علوی نے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین کہ آپ فرماتے ہین
کہ احمد قشاشی کو ہمارا سلام کہو اور شفاعت کی بشارت دو اور دوسری
رات پہر دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپنے فرمایا ہمارا سلام کہو
احمد قشاشی کو اور اُس سے کہو تو ہمارا ہمنشین ہے فردوس مین

بتیسوین حدیث

مجھسے کہا ابو طاہر نے کہ ہمکو خبر دی
شیخ احمد نخلی نے یہ کہ امر کیا مجھے شیخ عیسے ابن کنان خلوتی نے کہ
تو ہمارا خلیفہ ہو مکہ مشرفہ مین تیرے پاس جمع ہوں سادات خلوتیہ
تہجد کے بعد اور ورد وظیفہ ہمارا پڑہیں اور میرا دل مائل تہا طریقہ
حضرات نقشبندیہ کی طرف تو مجہپر بہت دشوار ہوئی مخالفت شیخ
عیسے کی اور میرا حال بہت پریشان ہوا مین نے اللہ تعالی
سے استخارہ کیا اور وسیلہ لیا سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا
تو آسان کی اللہ تعالی نے اوسی سال مین زیارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی پہر جب مین پہنچا مدینہ مشرفہ کی طرف سو گیا جمعہ کے دن نماز سے
پہلے تو مین نے خواب مین دیکھا کہ گویا مین روضہ منورہ مین ہوں نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے کی طرف سے آگے اوس دروازہ
کے جو محراب مبارک اور روضہ مقدس کے بیچ ہے کہ اس مین دیکھا
مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور چاروں خلفا کو رضی اللہ تعالی
عنہم قبلہ کی طرف بیچ زیادتی حضرت امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ
عنہ کے جو انہوں نے مسجد مین بڑہایا تہا تو مین نے شتابی کی کہ جلدی
سے پہنچوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک مین پہنچا اور دست بوسی کی
پہلے آپکی پہر خلفا کی ایک کے بعد ایک کی جب مین دست بوسی سے فارغ
ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست راست مبارک سے
مجھے پکڑا اور پہیرا روضہ منورہ کی طرف اور خلفا سب آپکے ساتھ تھے

يدخل فی مجلسه ولم يأذن للعالم فسأل العابد بعض
القوم عن ذلك فقال هو يمذ التنباك والنبی صلی الله
عليه وسلم يكرهه فلما كان الغد دخل على العالم فوجده
يبكی لما رای الليلة فاخبره عن السبب فتاب عن ساعته
ثم رايا النبی صلی الله عليه وسلم من الليلة الاٰتية على
صورة كانه اذن للعالم وقربه منه **الحديث**
التاسع والعشرون بلغنی عن سيدی العم انه رای
فی المنام كانه يمشی فی طريق ليس فيها احد قال فاذا
برجل يشير الی ان تعال ثم قال يا بطئ السير انا
علیؓ ارسلنی اليك رسول الله صلی الله عليه وسلم
لاوصلك اليه قال فسرنا حتی دخلنا علی النبی صلی
الله عليه وسلم قال فجعل علی رضی الله عنه يدی تحت
يده ثم ناول النبی صلی الله عليه وسلم يده وقال
يا رسول الله هذه يد ابی الرضا محمد فبايع النبی صلی
الله عليه وسلم ثم قال علی رضی الله عنه انا الواسطة
بين النبی صلی الله عليه وسلم وبين الاولياء و
الاشارة اليك قال ثم لقننی الاذكار **الحديث**
الثلثون بلغنی عن سيدی العم انه قال رايت
النبی صلی الله عليه وسلم فی النوم فلم يزل
يدنينی منه حتی صرت نفسه **الحديث الحادی**
والثلثون اخبرنی الشيخ ابو طاهر عن
القشاشی انه كتب الی النبی صلی الله عليه وسلم
كتابا فی بعض حاجاته صورته يا رسول الله صلی
الله عليه وسلم عليك انت اقرب الی منی
فمنی قربك منی وان بعدت الا ما شفعت

کہ مجلس مبارک مین داخل ہوا اور عالم کو اجازت نہوئی تو عابد نے بعضے
لوگون سے دریافت کیا کہ کیا سبب ہے عالم کو اجازت نہوئی تو انہون نے کہا
کہ یہ حقہ پیتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حقہ ناپسند فرماتے ہین
جب دوسرا دن ہوا تو یہ عابد اوس عالم کے پاس گیا تو دیکھا وہ رو
رہا ہے رات کے معاملہ سے کہ اجازت نہوئی تو اوس عابد نے اوسکا
سبب بتایا اوس عالم نے اوسی وقت حقہ سے توبہ کی پہر دوسری
شب دونون نے دیکھا ایسی صورت پر گویا اذن دیا عالم کو اور اپنے
پاس بلایا اوسکو **انتیسوین حدیث** مین نے سنا ہے کہ
جناب چچا صاحب نے خواب مین دیکہا کہ جیسے وہ رستے مین جا رہے
مین کہ اوس راہ مین اور کوئی نہین ہے کہ اس اثنا مین ایک مرد نے
اون کو اشارہ کیا میری طرف کہ میرے پاس آؤ پہر فرمایا اے سست چال
مین علی ہون مجھے تیری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہیجا ہے
کہ مین تجھے آپ کے پاس لے چلون تو کہا کہ ہم گئے اور داخل ہوئے حضور مین
صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا پہر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ
اپنے ہاتھ کے نیچے کر کے اور اپنا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو کیا اور کہا یا
رسول اللہ یہ ہاتھ ابو الرضا محمد کا ہے پہر بیعت لی رسول اللہ علیہ وسلم نے پہر فرمایا حضرت علی رضی
اللہ عنہ نے مین واسطہ ہون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان اور اولیاء اللہ
کے درمیان اور تیری طرف اشارت کیا پہر ذکر تلقین کئے **تیسوین**
حدیث جناب چچا صاحب فرماتے تہے کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کو خواب مین دیکہا پہر ہمیشہ اپنے نزدیک فرماتے رہے کہ مین قریب مین
اپکا نفس ہوگیا **اکتیسوین حدیث** مجھسے بیان کیا شیخ ابو طاہر نے
کہ قشاشی نے ایک عرضی لکہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی کسی حاجت
کے واسطے اوس کا مضمون یہ کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
آپ بہت اقرب ہین میری طرف مجھسے پس طفیل اپنے قرب کے
مجھسے اگرچہ مین بعید ہوا مگر آپنے میری شفاعت کی ہے اور

قال ابو مهدی وقد اجاز الشیخ عبد المعطی نفعنا الله تعالی به
الشیخ محمد الخطاب ان یرویه عنه وهکذا کل واحد
اجاز من بعده واجاز سید احمد بن عبد القادر للنخلی
یرویه عنه بهذا السند واجاز النخلی لابی طاهر واجاز
ابو طاهر لنا قلت ووجدت هذا الحدیث بخط الشیخ
عبد الحق الدهلوی باسناده عن الشیخ عبد المعطی
بمعناه وفیه فلما فرغ من الزیارة وما یتعلق بها سال
ان یروی عنه صلی الله علیه وسلم صحیح البخاری و
صحیح مسلم فسمع الاجازة من النبی صلی الله علیه وسلم فذکر
صحیح مسلم ایضا

الحدیث الرابع والثلثون

اخبرنا ابو طاهر عن الشیخ احمد النخلی عن البابلی عن سالم
عن النجم الغیطی عن الشمس محمد بن محمد بن العثمانی انه
رای النبی صلی الله علیه وسلم فی النوم فی مکة وقرأ
علیه اول سورة النحل فاجاز لراویه روایة سورة
النحل وسائر القران واجاز لنا ابو طاهر

الحدیث الخامس والثلثون

شابکنی السید عمر
بن بنت الشیخ عبد الله بن سالم وقال شابکنی
جدی وقال شابکنی الشیخ محمد بن محمد
بن سلیمان وقال شابکنی فمن شابکنی دخل
الجنة اذ بذلک شابکنی شیخنا
الجزائری وبذلک شابکه ابو عثمان
المقری وبذلک شابکه سید احمد الحجی وبذلک
شابکه ابو سالم التازی عن سید صالح
الزواوی عن عز الدین بن جماعة عن الشیخ محمد
شیرین عن الشیخ سعد الدین الزعفرانی

اسکو روایت کر دوں یا رسول الله آپ نے فرمایا روایت کر واسطے مجھسے
اور تحقیق اجازت دی شیخ عبد المعطی نے خدا انکے طفیل ہمکو نفع
بخشے شیخ محمد حطاب کو کہ یہ اُن سے روایت کریں اور اسی طرح ہر ایک
نے اجازت دی سکو جو اُسکے بعد ہے اور اجازت دی سید احمد بن عبد القادر
نے نخلی کو کہ روایت کرے اسکو اُن سے ساتھ اس سند کے اور اجازت
دی نخلی نے ابو طاہر کو اور اجازت دی ابو طاہر نے ہمکو مین کہتا ہون
اور پایا مین نے اس حدیث کو ہاتھ سے لکھی ہوئی شیخ عبد الحق محدث
دہلوی کے ساتھ اس سند کے جو اُن کی ہے شیخ عبد المعطی سے اُسی کے
معنوں مین اور بیچ اسکے ہے کہ جب فراغت ہوئی زیارت سے اور جو
اُس سے متعلق ہے تو سوال کیا اس امر کا کہ روایت کرے آنحضرت
صلی الله علیہ وسلم سے صحیح بخاری کو اور صحیح مسلم کو تو سُنی اجازت شیخ
عبد الحق محدث دہلوی نے نبی صلی الله علیہ وسلم سے تو اُس مین ذکر
صحیح مسلم کا بھی ہے

چونتیسوین حدیث

خبر دی ہمین
ابو طاہر نے شیخ احمد نخلی سے اُس نے بابلی سے اُس نے سالم سے اُس نے نجم غیطی
سے اُس نے شمس محمد بن محمد بن عثمانی سے کہ اُس نے دیکھا نبی صلی الله علیہ وسلم کو
خواب مین بیچ مکہ شریف کے اور پڑھی آپ سے اول سورہ نحل کے پس اجازت دی
راوی کو روایت سورہ نحل کی اور تمام قرآن شریف کی اور ہمکو اجازت دی
ابو طاہر نے

پینتیسوین حدیث

مشابکہ کیا مجھہ سے سید عمر بن
بنت شیخ عبد الله بن سالم نے اور کہا مجھسے مشابکہ کیا میرے جد نے اور کہا
مجھسے مشابکہ کیا شیخ محمد بن محمد بن سلیمان نے اور کہا مجھسے مشابکہ کر
جسنے مجھسے مشابکہ کیا داخل ہوا جنت مین اس واسطے کہ اس امر پر مشابکہ
کیا ہے ہمارے پیر جزایری اور اسی امر پر مشابکہ کیا اُن سے ابو عثمان
مقری نے اور اسی پر اُن سے مشابکہ کیا سید احمد حجی نے اور اسی
پر مشابکہ کیا اُن سے ابو سالم تازی نے سید صالح زواوی سے
عز الدین بن جماعت سے شیخ محمد شیرین سے شیخ سعد الدین

من زوج اسمٰعیل ومن اضاف سبعة غلقت عنه سبعة ابواب جهنم ومن اضاف ثمانیة فتحت له ثمانیة ابواب الجنة ومن اضاف تسعة کتب الله حسنات بعدد من عصاه من اول یوم خلق الله الخلق

واذا هناك سجادة جديدة مثل الذى يصلى عليها الامام
فى المحراب مبسوطة عند راس القبر الشريفة محاذية
للصف الاول فقال النبى صلى الله عليه وسلم لى هذه
سجادة الشيخ تاج اجلس عليها وهذا الشيخ تاج رحمه الله
ونفعنا به فى الدنيا والاخرة كان وليا لله عارفا به
اقام بمكة المشرفة الى حلول الف واربعين من الهجرة مدة
مديدة ومات به قال الشيخ احمد النخلى فهذه مشيخة
منه صلى الله عليه وسلم لى خاصة وان كان هو صلى الله عليه وسلم
شيخا لجميع المؤمنين والبس النخلى الخرقة للشيخ ابى طاهر
واجازله والبس ابو طاهر الخرقة لهذا الفقير واجازله

الحديث الثالث والثلثون

اخبرنى الشيخ ابو طاهر
قال اخبرنا الشيخ احمد النخلى قال اخبرنا شيخنا السيد
السند احمد بن عبد القادر قال اخبرنا الشيخ جمال الدين
القيروانى عن شيخه الشيخ يحيى الحطاب المالكى قال اخبرنا
عمى الشيخ بركات الحطاب عن والده عن جده الشيخ محمد
بن عبد الرحمن الحطاب شارح مختصر الخليل قال مشينا
مع شيخنا العارف بالله تعالى الشيخ عبد المعطى التونسى
لزيارة النبى صلى الله عليه وسلم فلما قربنا من الروضة
الشريفة ترجلنا فجعل الشيخ عبد المعطى يمشى خطوات
ويقف حتى وقف تجاه القبر الشريف فتكلم بكلام
لم نفهمه فلما انصرفنا سألناه عن وقفاته فقال كنت
اطلب الاذن من رسول الله صلى الله عليه وسلم فى القدوم
عليه فاذا قال لى قدم تقدمت ساعة ثم وقفت وهكذا
حتى وصلت اليه فقلت يا رسول الله اكلما رواه البخارى
عنك صحيح فقال صحيح فقلت لم رويه عنك يا رسول الله

تو دیکھا وہان ایک نیا مصلے ہو وہ جانمانسا ہی ہے جسپر امام محراب
مین نماز پڑہتا ہے وہ روضہ منورہ کے سرہانے کے قریب بچھا ہوا ہے
مقابل صف اول کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مصلے
شیخ تاج رحمہ اللہ کا ہے اس پر بیٹھہ جاؤ اور شیخ تاج اللہ انپر رحم کرے اور
انکے طفیل سے ہمکو نفع پہنچاوے دنیا اور آخرت مین تھے ولی اللہ عارف باللہ
کہ اقامت کی مکہ شریف مین سنہ ایکہزار چالیس تک اور بہت مدت
مکہ شریف مین رہے اور وہین انتقال کیا شیخ احمد نخلی کا بیان
ہے کہ یہ شیخت ہمکو خاص ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ خود مین شیخ تمام مومنون کے اور پہنایا شیخ احمد
نخلی نے خرقہ شیخ ابو طاہر کو اور اُن کو اجازت دی اور شیخ ابو طاہر نے
خرقہ پہنایا اس فقیر کو اور اُسکی اجازت دی

۳۳ تینتیسوین حدیث

خبر دی مجکو شیخ ابو طاہر نے کہا خبر دی ہمکو شیخ احمد نخلی نے کہا خبر دی
ہمکو شیخنا سید السند احمد بن عبد القادر نے کہا خبر دی ہمکو شیخ جمال الدین
قیروانی نے اپنے پیر شیخ یحیی حطاب مالکی سے کہا خبر دی ہمکو ہمارے
چچا شیخ برکات حطاب نے اپنے والد سے دادا شیخ محمد بن عبد الرحمن
حطاب سے جنہون نے شرح کی ہے کتاب مختصر الخلیل کی کہا ہم گئے اپنے
پیر عارف باللہ شیخ عبد المعطی تونسی کے ہمراہ واسطے زیارت نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کے جب ہم قریب پہنچے روضہ منورہ کے تو پیادہ ہو لئے
تو شیخ عبد المعطے کا یہ حال تھا کہ چند قدم چلتے اور ٹہیر جاتے یہانتک
کہ روبرو روضہ منورہ کے پہنچے تو کچھہ اس طرح کلام کیا کہ ہماری سمجھہ مین
نہ آیا پھر جب ہم وہان سے پھر آئے تو ہمنے وہ اُنکے ٹہیر جانے کا سبب پوچھا تو
انہون نے فرمایا کہ مین اذن چاہتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپکی حضور مین
حاضر ہونیکا جب آپ سے ہر اذن ہوتا تہا تو مین چلتا تہا ایک ساعت اور پھر ٹہیر جاتا
تہا یہانتک کہ حضور مین حاضر ہوا اور مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جو بخاری نے آپ سے
حدیثین روایت کی ہین وہ سب صحیح ہین آپ نے فرمایا صحیح ہین مین نے عرض کیا کہ مین آپ سے

الله یجتبی الیه من یشاء و یهدی الیه من ینیب
لله الحمد که درین آوان خیر و برکت اقتران مجموعه تصوف رسائل حضرت کبری
بتصحیح تام و تنقیح مالاکلام از اهتمام احقر الانام محمد عبد الاحد عفا الله عنه الصمد
در مطبع مجتبائی واقع دهلی مطبوع شد

كما انه رايت في المنام قوما تشاجروا فيما بينهم وتضاربوا
وتشاتموا وتمثل حالهم لك حيوانا شبيها بالضب فاخذت
قصبة لاقتله بها واشتددت خلفه فالتفت الى ان قتلتني تمثل
الشر حيوانا اشد خبثا مني فرعبت منه والتجأت الى سيدنا
لوط عليه السلام فحدث معي ساعة وآنسني حتى ذهب عني
ما كنت اجده في نفسي وكان من جملة حديثه حينئذ ان
قال انما كنا معشر الرسل ننهى الامم عن مثل هذا الشر
التي اذا وجدت لا تزول ابدا انما تنقلب من طور الى طور ومن صورة
الى صورة وعند هذا انتهت الرسالة والحمد لله اولا واخرا وظاهرا
وباطنا تمت بعون الله الملك الوهاب والصلوة والسلام على
رسوله محمد البشير بالثواب والنذير بالعقاب وعلى آله
واصحابه الذين عدوا بيسير الحساب واوتوا الحكمة وفصل الخطاب

مجھکو تلقین کیا جس طرح حضرت زکریا نے اُن کو تلقین کیا تھا
مینے دیکھا خواب مین کچھ لوگ آپس مین نزاع کر رہے ہین
اور اُن کا حال مشابہ ایک حیوان کے ہوا ہے جیسے گرگوہ تو
مین نے ایک لکڑی لی کہ اُسکو مار ڈالون اور دوڑا اُسکے پیچھے
تو اُسنے مجھے دیکھکر کہا اگر مجھے مارے گا تو شر مجھ سے زیادہ حیوان
کی تمثال بنجائے گا جنت مین تو مین رعب مین آگیا اور التجا کی
حضرت لوط علیہ السلام سے انہون نے باتین کین ایک ساعت
مجھ سے اور محبت کی تو وہ ڈر میرے دل سے جاتا رہا اور وہ جو
انہون نے باتین کین اس مین یہہ بہی کہا کہ ہم گروہ رسولون کے ہین
اپنی امتون کو منع کرتے تہے ایسی شرون سے اگر ہم دفع نکرتے تو
ہمیشہ رہتا منقلب ہوتے چلے گئے ایک طریقے سے دوسرے طریقے پر
اور اب رسالہ ختم ہوا الحمد للہ اولاً و آخراً و ظاہراً باطناً تمام شد

قرة العینین فی تفضیل الشیخین

احقر عباد اللہ الصمد عبد الاحد شایقین دین متین کی خدمت مین عرض کرتا ہے کہ ان دنون مین ایک کتاب نادر الوجود وکمیاب تصنیف منیف حضرت قدوة
اہل اللہ نخبۂ عارفان حق آگاہ شیخ الشیوخ جناب مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ العزیز بافضال ایزدی سے احقر کو ہاتھ آئی چونکہ
اس زمانہ مین مذاہب بدعیہ کی کثرت ہوگئی اور عقائد باطلہ نے لوگون کے دلون مین راہ پائی اس لئے ایسی کتاب کا شایع ہونا نہایت ضروری سمجھ
مذکور کے تین نسخے قلمی نہایت تلاش سے ہم پہونچا کر خدمت مین جناب فیضماب مولانا مولوی محمد حسن صاحب کے بہیجکر استدعا اسکی تصحیح اور
ضرورت تحشیہ کی کی گئی یہ تینون نسخے نہایت غلط تہے لیکن حضرت مصحح نے بڑی محنت سے ازالۃ الخفا اور جابجا کتب صحاح سے جنکا حوالہ شاہ
صاحب نے دیا تہا اور نیز دوسری کتابون سے بہی مقابلہ کرکے اسکی عبارت کو درست کیا اور مضامین مشکلہ پر کسیقدر تحشیہ فرمایا اس کتاب کے مضمون
کا خلاصہ یہ ہے کہ اول ایک صفت ایسے بیان کی کہ جسپر مدار فضیلت کا ہے پھر یہ ثابت کیا کہ یہ صفت خاص بوجہ کمال صرف شیخین مین
تہے اور کسی دوسری صحابہ مین نہ تہے اور اوسکی دلائل نقلی عقلی دونون بیان کئے پہر فضائل شیخین کے ماثر بیان کئے اور جو مطاعن اونپر فرقہ مخالف
کے لوگ کرتے ہین اونکے جواب الزامی اور تحقیقی بیان فرمائے پہر اشارہ مطاعن ختنین کی بہی اسیطرح ذکر کئے پہر وہ اسرار بیان کئے کہ جنکا وجود
حضرات شیخین مین پایا جاتا ہے اور اون مقامات کو شامل ہے جو اقوال ارباب کشف وکرامت سے بیان کیا ہے کہ بہت ہی استعداد
والے ہی اوسکو سمجھ سکتے ہین اور سب کے آخر مین اپنا مکاشفہ بیان فرمایا ہے کہ مینے ارواح شیخین کو ایسی حالت مین پایا اور دوسری اصحاب کے ارواح
کو اس کیفیت مین اور ختم رسالہ اس مضمون پر کیا کہ اس کا سوال روحانی مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک فتوح سے کیا تو وہان سے
ہماری دلبرہی اتفاقا ہوا کہ یہی امر حسن ہے غرضکہ یہ کتاب پاکیزہ کاغذ پر خوشخط نہایت صحت کے ساتھ چہاپی گئی ہے جو شایق اس
گوہر بے بہا اور در یتیم کو نقد جان سے زیادہ عزیز سمجھتے ہین تحفہ شریف لائین اور دامن مقصود کو گلہائے مراد سے الامال فرمائین - فقط

تمام درخواستین مطبع مجتبائی دہلی مین آنی چاہئین - ماہ جنوری سنہ ۱۸۹۹ع

5507

ای بذات پاک الله الصمد * به بود مار بدی از یار بد * مار بد جان میستاند از سلیم *
یار بد آرد سوی نار جحیم * عزیزی دیگر میفرماید غ بگریز از ایشان اگرچه باشند خویشان
ے بر رخ هر کس نبود داغ غلامی ز دوست * گر پدر من بود دشمن و اغیارم دوست
چون این مقدمه معلوم شد دیگر پنج وقت نماز را در وقت بجماعت باید گذارد که حضرت
رسالت صلی الله علیه وسلم در باب جماعت مبالغه و تاکید بسیار کرده اند که ان
فی الجماعة رحمة ے نادرست آنکه مرد تنها رود * لطف حق افگند بر وی پرتو *
چون نماز خفتن را بجماعت ادا کند بخانه بیاید متوجه قبله نشیند تا زمانیکه خواب غلبه کند آنگاه سه
نوبت کلمهٔ شهادت و سه بار قل هو الله احد و سه بار قل اعوذ برب الفلق و سه بار قل
اعوذ برب الناس بخواند و بر کف دست بدمد و بر اعضای خود بمالد و ثواب آن را
با اهل قبور که منتظر خیر زندگان اند بخشد تا بسبب آن آسایش بر ایشان میرسد حق سبحانه تعالی
بر وی بخشایش رحمت کند که حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم می فرمودند ارحم ترحم
ے خدا را بر آن بنده بخشایش است * که خلق از وجودش در آسایش است * بعد
از آن رو بطرف قبله بدست راست بخواب رود و هر گاه که از خواب بیدار گردد کلمهٔ
سبحان الله تا آخر بخواند بعد از آن طهارت سازد و در شستن هر عضو سه بار القادر
توبه یا دعاهائیکه فرموده اند بعد از تمامی وضو این دعا را بخواند اللهم اجعلنی من التوابین
واجعلنی من المتطهرین واجعلنی من عبادک الصالحین واجعلنی من الذین
لا خوف علیهم ولا هم یحزنون بعد از آن دو رکعت نماز شکر وضو گذارد بعد از آن ملاحظهٔ اوقات
گذشته خود بکند که از سر غفلت نگذشته باشد شکر آن را بجا آورد و آنچه از سر غفلت و بیکاری
گذشته باشد در حسرت و عذر تقصیر او شده بازگشت بحضرت حق سبحانه و تعالی بکند تا توفیق
شکر زیاده شود مضمون قول حضرت حق سبحانه و تعالی لئن شکرتم لازیدنکم و این
کلمهٔ بازگشت سه بار بزاری و بتضرع و خشوع هرچه تمامتر بگوید خداوندا بحضرت تو بازگشتم

رسالۂ انفاسِ نفیسہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بدان ارشدک اللہ تعالے فی الدارین اے طالب صادق و اے مرید عاشق ہرگاہ
کہ حق سبحانہ تعالیٰ بندہ را محض عنایت خود بمضمون حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
التائب من الذنب کمن لاذنب لہ است مشرف گرداند باید کہ ہمگی ہمت
مصروف بران دارد کہ ہیچ لحظہ بلکہ لمحہ بے یاد کردن آنحضرت جل ذکرہ نباشد
و دائم عمر در طاعت و عبادت او صرف کند و بیاد مشغول باشد + سخن
نخست موعظت پیر صحبتم این است + کہ از مصاحب ناجنس احتراز
کشید + بدان کہ ناجنس جماعتے اند کہ در طریق این کس نباشند یا کسانی اند کہ روی
از خدا اگر دانیدہ دنیا را قبلہ خود ساختہ اند ایشان را نیز احمق مے نامند + سعدی

ز احمقان بگریز چون عیسےٰ گریخت	صحبت احمق بسے خونہا بریخت

اکابر طریقت قدس اللہ ارواحہم ضرر مصاحبت این جماعت را دریافتہ اند و مریدان
خود را درین باب مبالغہ تمام نمودہ اند عزیزی از سر شفقت قسم یاد کردہ میگوید سعدی

آنست کہ ادای نماز بطاق واقع شود چرا کہ اللہ تعالیٰ سبحانہ فردست و در کلام مجید
آمدہ است ہر سورۂ کہ خواہد بخواند درین دو رکعت بعد از سلام آیۃ الکرسی و آمن الرسول
بخواند و این دعا نیز بخواند اللہم ارزقنا حبک و حب من یحبک و حب ما یقربنا الیک
اللہم انصر من نصر الدین و انصر من نصر اہل الدین اللہم اخذل من خذل الدین و اخذل
من خذل اہل الدین اللہم احفظنا من العلۃ فی الغربۃ و من المذلۃ عند الشیب و من الشقاوۃ
عند الخاتمۃ و من الفضیحۃ یوم القیامۃ اللہم زین ظواہرنا بخدمتک و بواطننا بمحبتک و قلوبنا
بمعرفتک و ارواحنا بمشاہدتک و اسرارنا بمعائنۃ جناب قدسک اللہم ارنا الحق حقا و ارزقنا
اتباعہ و ارنا الباطل باطلا و ارزقنا اجتنابہ و لا تکلنا الی انفسنا و لا الی احد من خلقک طرفۃ
عین و لا اقل من ذلک و کن لنا ولیا و ناصرا و حافظا و عونا و معینا و علی کل خیر دلیلا و ملقنا
و مویدا اللہم ربنا آتنا و من حضرنا و من غاب عنا و کل مؤمن و مومنۃ فی الدارین حسنۃ یا
واسع المغفرۃ اللہم ارنا الاشیاء کما ہی اللہم سہل علینا بجودک و یسر علینا بکرمک یا اکرم الاکرمین
و یا ارحم الراحمین اللہم تب علینا حتی نتوب الیک و اعصمنا حتی لا نعود و حبب الینا الطاعات
و کرہ الینا الخطیئات بفضلک و کرمک یا ارحم الراحمین و صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ
اجمعین و ثواب این سیزدہ رکعت نماز را بارواح جمیع اولیا و پدران و مادران خود و جمیع
امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہ بخشد تا حق سبحانہ و تعالیٰ عوض ہر یک رکعت نماز
ثواب دہ رکعت نماز دہد **نظم** گر یک بدہے تو دہ دہندت ✦ گر شام دہی پگہ دہندت
ہر دہ بدہ بیاد مولا ✦ تا بر در دوست رہ دہندت ✦ بلکہ عوض ہر یک ہفصد بدہد و اگر خواہد
بیحساب بدہد ہمچنان کہ حق سبحانہ و تعالیٰ گفتہ است مثل الذین ینفقون فی سبیل اللہ کمثل حبۃ
انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ و اللہ یضاعف لمن یشاء و اللہ واسع علیم این
ثوابہا را نیز در راہ رضای خدای تعالیٰ بارواح آن جماعت بخشد و از فضل حق
سبحانہ تعالیٰ و از درہای رحمت او طلب عنایت و رحمت کند بلکہ از وجز او را نہ طلبد

از هر بدی و تقصیری که بر من گذشته است از دانسته و نادانسته اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ یک بار
این را نیز بگوید ابیات چون بدرگاه تو خود را در پناه آورده ام + یا اله العالمین
بار گناه آورده ام + بر درت زین بار خود پشت دوتا آورده ام + عجز و زاری بر در
عالم پناه آورده ام + من نمی گویم که بودم سالها در راه تو + هستم آن گمره که اکنون رو براه
آورده ام + چار چیز آورده ام حقا که در گنج تو نیست + نیستی و حاجت و عذر و گناه آورده
ام + درد درویشی و دلریشی و بیخویشی بهم + این همه بر دعوی عشقت گواه آورده ام +
چشم رحمت برکشا موی سفید من ببین + زانکه از شرمندگی روے سیاه آورده ام +
بعده به نیاز تمام صد بار استغفر اللہ ربے من کل ذنب اذنبته عمدا او خطأ
سرا او علانیته و اتوب الیه من الذنب الذے اعلم و من الذنب الذے
لا اعلم انت علام الغیوب و بعد ازان بنماز تهجد مشغول شود دو رکعت نیت کرده
دوازده رکعات بشش سلام بگذارد و در رکعت اول بعد از فاتحه آیة الکرسی و در دوم
آمن الرسول بخواند و در هشت رکعت سورهٔ یسین بخواند ده آیت در هر رکعت ازین
هشت رکعت در رکعت اول بعد از فاتحه تا انا نحن نحیی الموتی و در دوم تا و مالی لا
اعبد الذے و در سوم تا وایة لهم الارض المیتة و در رکعت چهارم تا انا حملنا
و در رکعت پنجم تا و نفخ فی الصور و در رکعت ششم تا و لقد اضل منکم و در رکعت
هفتم تا و اتخذوا من دون اللہ و در رکعت هشتم تا آخر سوره و در دو رکعت دیگر
سه سه بار سورهٔ اخلاص بخواند و این روش خواجه یوسف ابو ایوب همدانی ست که پیر سلسلهٔ
خواجگان ست قدس اللہ تعالی ارواحهم بعضے در هر رکعت یک نوبت سورهٔ یسین
خوانده اند و بعد ازان دو رکعت دیگر نشسته بگذارد و مجموع در حقیقت سیزده رکعت
میشود چراکه دو رکعت نماز نشسته بمنزلهٔ یک رکعت نماز استاده میشود و این از برای

باشد از دنیوی و اُخروی مشغول شود اما بحق سبحانه حاضر باشد اگر نتواند به پیر خود حاضر شود
تا زمانیکه آفتاب یک نیزه برآید دران محل چهار رکعت نماز چاشت گذارد در رکعت
اوّل بعد از فاتحه والشمس وضحیٰها و در دوم واللیل اذا یغشیٰ و در سوم والضحیٰ و در
چهارم الم نشرح واگر نه در هر رکعت سه نوبت اخلاص بخواند واگر فرصتی دست دهد
تا دوازده رکعت رخصت ست حضرت مولانا یعقوب چرخی قدس سره در انسیه
نوشته اند که پیغامبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرمود که هر که نماز چاشت را دوازده رکعت
گذارد حق سبحانه وتعالے در بهشت قصری از زر و نقره برائے او بنا کند بعد از نماز
چاشت سر بسجده نهاده هفت بار الوهاب بگوید تا هر چه محبت غیر و غیریت ست
از دل خبیث بیرون کشد دل صافی شود و دیگر هر وقت که طهارت شکنند زود
وضو سازد و شکر وضو گذارد و دعا کند که این جمله از آداب طریق است و دوام
وضو سبب فراخی رزق ست چون وقت نماز دیگر شود بجماعت ادا کرده شود
سه نوبت کلمه بازگشت و هفتاد بار استغفر الله من کل ذنب تا آخر بخواند تا بمضمون
حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم عمل کرده باشد یعنی لیغان علی قلبی حتی استغفر الله
فی کل یوم سبعین مرة دیگر سعی و جهد و اهتمام نماید که تا وقت نماز خفتن خود را
از گفتن مالا یعنی نگاهدارد و بذکری که جائز است مشغول باشد و اجر آن از مضمون
ان الله لا یضیع اجر المحسنین از حق سبحانه وتعالے چشم دارد و این اعمال بمنزلهٔ پرهیز ست
تا ماده مستعد مسهل شود آنگاه مسهل خورده موادی که از رهگذر نفس و طبیعت
حاصل شده اخراج کند خلاص یابد بدان اے طالب صادق هرگاه که باین
دولت شریف مشرف شوی زنهار هزار زنهار که از مصاحبت و همنشینی بد
پرهیز کنی بلکه گفتگو نیز بشیخ و با مریدان دیگر نکنی اگر چه آن شیخ همره پیر این کس
باشد مگر باجازت پیر خود چرا که در همنشینی ایشان ضررها و نقصانها بسیار باین کس

رباعی

برزنده دلان بیستو حرامست نفس	از زندگیم بندگیے تست هوس
جا بے از تو همین ترا خواهد وبس	خواهد ز تو مقصود دل خود همه کس

انگاه بذکر حق سبحانه تعالے که از پیر خود تلقین گرفته است مشغول شود واگر وقت تنگ باشد شش رکعت یا چهار رکعت یا دو رکعت نماز گذارد رواست اگر بنا بر ضرورتی ترک شود باید که پیش از نیم روز قضا کند بطریق نفل تهجد گفتن درکار است گویا در وقت ادا کرده است واگر در سفر باشد و یقین داند که سحر نخواهد یافت از اول شب گذارده بخواب رود واگر سحر بگاه باشد در حالت اقامت بجهت دفع غفلت اندکے تکیه کند بر دست راست متوجه قبله و باز پیش از صبح برخیزد و طهارت تازه کند و سنت بامداد در خانه گذارد بجهت روشنے اول این دعا چهل یکبار بخواند یا رحمن یا رحیم یا حے یا قیوم یا بدیع السموات والارض یا ذا الجلال والاکرام یا لا اله الا انت اسالک ان تحیے قلبی بنور معرفتک ابدا یا الله یا الله یا الله انگاه بمسجد رود و فرض فجر را بجماعت گذارد و در جای نماز خود متوجه قبله نشیند بذکر یا باحضار پیر خود چنانکه گذشت مشغول باشد تا آفتاب یک قد نیزه برآید برخیزد و دو رکعت نماز اشراق نیت کرده گذارد و در هر رکعت بعد از فاتحه پنج بار سورهٔ اخلاص بخواند ثواب آن چنان باشد که صد برده خریده در راه رضای خدا تعالے آزاد کرده باشد و بقول دیگر یک حج و عمرهٔ تام گذارده باشد و بعد ازان دو رکعت نماز استخاره نیت کرده گذارد در رکعت اول از فاتحه قل یا ایها الکافرون یکبار و در دوم اخلاص یکبار و از حق سبحانه تعالے طلب خیر کند وازدیاد توفیق طلبد حق سبحانه و تعالے چشم و دل او را بجانب خیر کشاید واگر تقصیر رود کاتب نامهٔ حسنه کاتب نامهٔ سیئه را نگذارد که آن تقصیر را نویسد بامید آنکه باشد که توبه کند درین میان ندامت پیش آرد و بجانب حق بازگردد بعد ازان هر کارے که داشته

آغاز رسالهٔ شریفهٔ
خواجه عزیزان علی رامتینی قدس سره

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی رسوله محمد وآله اجمعین بدان ای دوست
خدا ازادک الله تعالی صدقا ویقینا ودولة واقبالا اعزا وجلالا که رونده راه
راده شرط نگاه داشتنی ست شرط اول آنست که باطهارت باشد وطهارت
برچهار انواع است طهارت ظاهر ست وطهارت باطن وطهارت دل وطهارت سر
طهارت ظاهر معلوم خاص وعام ست ولیکن درپاپه گی وحلالی آب تا امکانست
احتیاط باید کرد ودرپاکی جامه که اثرها بسیار دارد وطهارت باطن از لقمهٔ حرام
از مشروبات حرام که در حدیث آمده است که هرکه یک لقمه حرام خورد چهل روز نه فرض
او قبول است ونه نافلهٔ او ونه دعای او مستجاب وطهارت دل از صفات ناپسندیده
واز غل وغش وکینه وحسد ومکر وخیانت وبغض وعداوت ومحبت دنیا ظاهر که منظور
نظر خلق ست تا پاک نمی شود نماز وطاعت او قبول نبود پس منظور نظر خالق تا پاک
نشود بدولت محبت وعشق الهی مشرف نگردد وطهارت سر از توجه کردن ست
بغیر حق سبحانه شرط دوم خاموشی زبان ست از کلام ناشایست ومشغول داشتن
آن بقرارت قرآن وامر معروف ونهی منکر واصلاح آدمیان وآموختن علم وآموزانیدن

عارض مے شود پس بر طالبان این راہ باید کہ از صحبت ہم چنین کسان
وازان جماعتے کہ غیر ازینہا باشند بطریق اولے اجتناب نماید والسلام

تمت

الحمد للہ العظیم والصلوٰۃ علے رسولہ الکریم کہ درین ہنگام خیر و برکت انضمام نسخۂ معتبرۂ
نافعہ یعنے **انفاس نفیسہ** من تالیفات حضرت کاشف الاسرار زبدۃ
الابرار خواجہ **عبید اللہ الاحرار** قدس اللہ اسرارہم الی یوم القرار برائے
افادات طالبین حسب اصرار شائقین حلیۂ انطباع پوشید مسرت
بخش دیدۂ نظارگیان گردید و در دماغ ناظرین معرفت
قرین ہوائے خریدارش بسر پیچید
الحمد للہ علے ہذا الانعام المستزید

فقط
تمت
بالخیر
والعافیۃ
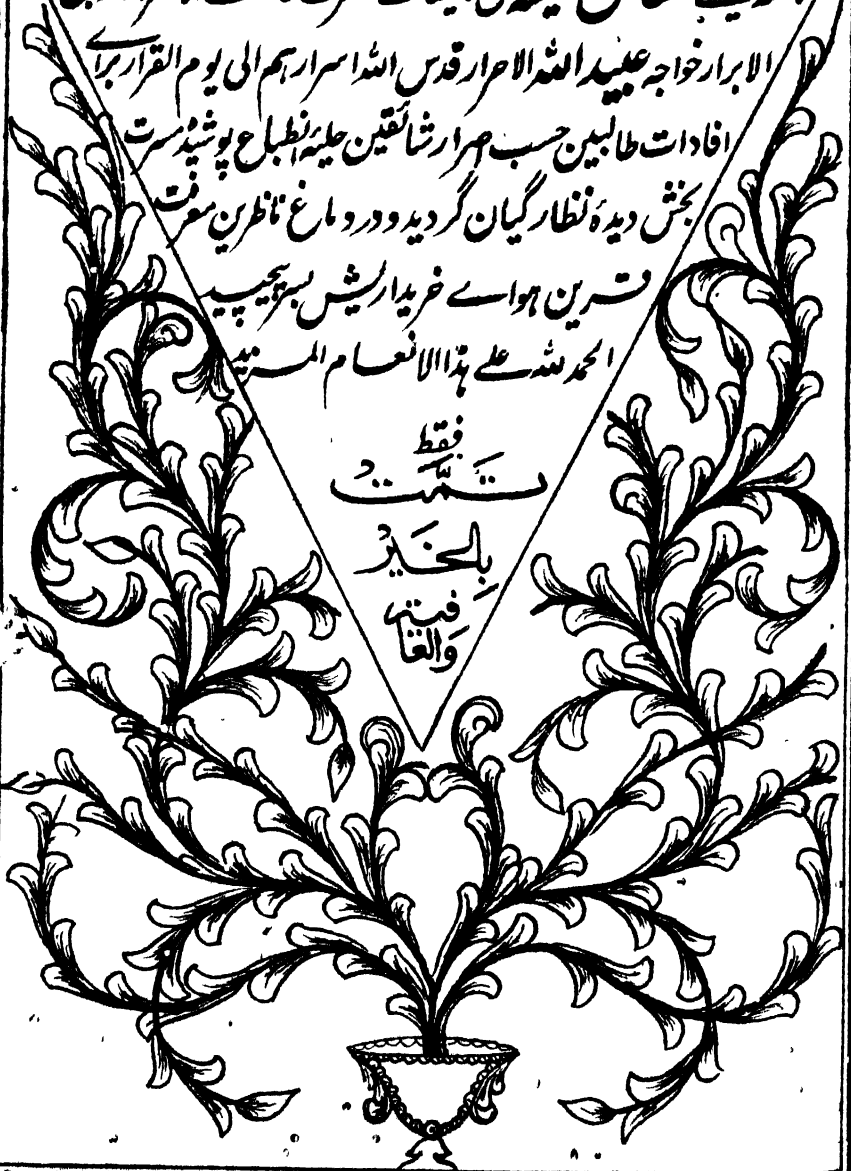
عزلت نگاہداشتن دست ست از نا شایست گرفتن و فائدہ پای باز نا بایست رفتن
و فائدہ گوش از نا شنیدنی که حبس نفس ست که دشمن ترین دشمنان ست و کشادہ
شدن درہای غیب بر دل فائدہ دیگر نقوش دنیا از روی آئینۂ دل دور کردن
تا نقوش آخرت پرتو زند چون صافی تمام یابد نور وحدانیت در وی پرتو زند اہل تجلی شود
فریاد برآرد در باعی زان می خوردم که روح خمخانہ اوست * مستے شدہ ام
که عقل پیمانہ اوست * دود سے بمن آمد آتشے در من زد * زان شمع که آفتاب
پروانہ اوست * شرط چہارم روزہ است فائدہ روزہ تشبہ است بار وحانیان
و قہر کردن نفس اماره است خصوصیت الصوم لے وانا اجزی به و ثواب بے نہایت
انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب و راہ گذر شیطان را گرفتن و سپر حاصل کردن
که الصوم جنة من النار و درد دل گرسنگان شناختن و بخشودن بر ایشان و شادمانی رسیدن
که للصائم فرحتان فرحة عند افطاره و فرحة عند لقاء الرحمان صحت تن حاصل کردن و فائدہ
روزہ بسیار ست و بیشمار خاصہ در ایام متبرکہ در ماہ رجب و ذوالقعدہ و ذوالحجہ و محرم
که در حدیث باسناد صحیح که راوی روایت کردہ است و گفتہ است که ہر دو گوشم کر باد
که اگر از فلان نشنودہ باشم که رسول صلے اللہ علیہ وسلم فرمود که ہر که سہ روزہ دارد از ماہ حرام
که این چہار ماہ است که ذکر کردہ شد بہ پنجشنبہ و آدینہ و شنبہ مقصد سالہ عبادت
در دیوان عمل وے ثبت گردانند توفیق باد انشاء اللہ تعالے شرط پنجم ذکر ست
و فاضلترین اذکار گفتن لا الہ الا اللہ ست نظم بر تخت وجود ہر که شاہنشاہ است *
اوراسوئے عالم حقیقت راہ نست * ہر نور یقین که در دل آگاہ است * دستش
ز بد و نیک جہان کوتاہ است * زین پیش دلے بود ہزار اندیشہ * اکنون ہمہ
لا الہ الا اللہ ست * ای خواجہ ترا غم جمال و جاہ است * اندیشہ باغ و راغ و خرگاہ است
ما سوختگان عالم تجریدیم * ما را غم لا الہ الا اللہ ست * و مرغ ذکر را دو بال و پر می باید

که رسول صلی الله علیه وسلم فرمود هل یکب الناس علی مناخرہم فی النار الا حصائد
السنتہم یعنی آدمیان که در آتش انداخته میشوند در روی از درودهای زبان ایشان ست
دباعے ایزد چو بنا کرد بحکمت تن وجان + در هر عضوے مصلحتے کرد نهان +
گر مفسدتے ندیده بودے ز زبان + محبوس نے کرد بزندان دهان + چون
مریم رضی الله عنها خاموشی گزید حق تعالے عیسے علیه السلام را در طفلی بسخن درآورد
که قال انی عبد الله آتانی الکتاب چون مریم تن خاموشی گزیند اگر حق تعالی
عیسے دل را بگویائے درآرد هیچ عجیب وغریب نباشدے تا مریم تن عرقه قدسے
نگزیند + بانفخه احیا چو مسیحا نتوان بود + در خبرست که اهل بهشت را هیچ حسرتی
بزرگتر از آن نیست که لحظه بر ایشان گذشته باشد در دنیا که در و ذکر حقتعالے نگفته
باشند یا بر پیغامبر صلے الله علیه وسلم صلوة نگفته باشند شرط سوم خلوتست وعزلت
از خلق تا دیده در زنان نامحرم نه نگرد که رسول صلے الله علیه وسلم فرموده اند که نظر
در نامحرم تیر زهر آلوده است چو بر دل رسد جز هلاک چه باشد چنانکه حضرت رسالت
صلے الله علیه وسلم فرموده است النظر سهم مسمومة من سهام ابلیس ست زتیر مکر
شیاطین بدپوش دو چشم + هلاک گردی اگر تیر کارگر یابے + چنانکه در زنان
نامحرم نظر کردن حرام ست در امردان خوبصورت نیز نشاید نظر کردن که حرامست
قال الله تعالے قل للمومنات یغضضن من ابصارهن ویحفظن فروجهن منقول ست
از رسول صلے الله علیه وسلم که مر عائشه صدیقه را رضی الله عنها وعن ابیها دید که
نان بیرون آورده بود تا بدرویش دهد رسول صلے الله علیه وسلم فرمودند که خود
چرا بیرون آوردی که او مردست ام المومنین رضی الله عنها فرمود که این درویش
نابیناست حضرت رسالت صلے الله علیه وسلم فرمودند اگر او نابیناست تو بینائے
و هر که حلال دارد دیا جائز دارد نظر نامحرم کردن را خوف کفرست دیگر فائده

خاطر شیطانی تزیین معصیت است وخاطر نفسانی مطالبهٔ شهوات ست ورونده راه را
خاطرے کہ پیدا میشود در وقت ذکر باید کہ نفی کند و بر کار باشد تا روشن شود کہ قبول
کردن است یا رد کردنست واگر نتواند تمیز کردن گوید خداوندا میدانی کہ نمیدانم و میدانم
کہ میدانے انچہ خیر منست آن کرامت فرمای واین دعا خواند بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ ولا تکلنا الی انفسنا
ولا الی احد من خلقک طرفۃ عین ولا اقل من ذلک وکن لنا ولیا وحافظا وناصرا وعونا ومعینا وعلی کل
خیر ذلیلا ولفقا مؤیدا ربنا آتنا ومن حضرنا ومن غاب عنا وکل مؤمن ومومنۃ فی الدارین حسنۃ
یا واسع المغفرۃ ویا ارحم الراحمین **شرط ہفتم** رضا دادن ست بحکم خدا تعالے وتوکل وتفویض
ہم ازین بابست در سر وجہر وشدت ورخا ودرمیان خوف ورجا باید بود درجمیع احوال چون
بکریے ورحیمی وغفوری وستارے حقتعالے نظر کند رجا قوت گیرد وچون بقہاری و
شدید العقابے نظر کند خوف قوت گیرد وچون نظر بر توفیق شود بندہ را رجا پیدا شود کہ اگر
خواست داد واگر نخواستے توفیق ندادے بیت توفیق عزیز ست بہر کس ندہند +
واین گوہر ناسفتہ بہر خس ندہند + وچون بتقصیر خویش نظر کند خوف پیدا شود بیت بندہ ہمان
بہ کہ بتقصیر خویش + عذر بدرگاہ خدا آورد + ورنہ سزاوار خداوندیش + کس نتواند
کہ بجا آورد + وخیر او در دنیا انیست کہ درمیان خوف ورجا باشد درجمیع احوال اگرچہ در
طاعتی درحضرت او لا تامن وارچہ در چہ معصیتے ازدراو لا تیاس بیت این مباش خواجہ
ونومید ہم مشو + اسلام درمیانۂ خوف ورجا بود + **شرط ہشتم** اختیار صحبت صالحانست
وہجران مفسدان وہم ضعیفگان را در پس حجاب باید بود تا نظر بر نامحرم نیفتد ونامحرم را نیز
بروی نیفتد وسخن عزیز است **رباعی** با ہر کہ نشستے ونشد جمع دلت + وزتو نرہید
زحمت آب وگلت + از صحبت او اگر تبرا نکنے + ہرگز نکند روح عزیزان بحلت +
شرط نہم بیداریست ودر وی فواید بسیارست اول تخلق باخلاق اللہ لا تاخذہ سنۃ

تا پر باز کند بعد ازان پرواز که الیه یصعد الکلم یک پر حضور و یک پر اخلاص و دیگر بدانکه حضور
آگاهی باشد یعنی داند که حقتعالی دانا و بینا و شنواست اگر بلند و پست میخواند و اخلاص
آن بود که از کردار و گفتار نه دنیا خواهد نه جاه و مال و آنچه بدنیا تعلق دارد و نه عقبی
طلبد از بهشت و حور و قصور و انهار و اشجار و اثمار و در میان ذکر گوید الهی مقصود من توئی
از تو ترا میخواهم رسول صلی الله علیه وسلم فرموده اند که هر که گوید لا اله الا الله بیرون آید
از دهان او مرغی سبز و مر و یرا بود دو بال سفید مکلل بر زویا قوت بر آید بر آسمان تا بعرش
رسد و آواز کند همچون زنبور انگبین فرمان آید مرا ورا که ساکت باش گوید چگونه ساکت باشم
تا که گوینده من آمرزیده نشود حقتعالی فرمان فرماید مر آن مرغ را که ساکت باش که گوینده
ترا آمرزیدم و ای فرشتگان شما نیز گواه باشید که بسجلات زلات گوینده این مرغ را بآب
غفران محو گردانیدم حقتعالی مر آن جانور را هفتاد زبان کرامت فرماید تا آمرزش خواهد
صاحب خود را تا روز قیامت شود و امنا به و صدقنا آن جانور بیاید و دست گوینده
خود را بگیرد و پر د تا بهشت ولیکن تلقین از مردی باید گرفتن که او را اجازت باشد
چنانکه تیر از ترکش سلطان باید گرفتن و اگرنی ترکش باید گرفتن قال تعالی یا ایها الذین
امنوا اذکروا الله ذکرا کثیرا در خبر است که روزی هزار اندر هزار نفس زده میشود مرد را از نفسی
سوال خواهند کرد که بر چه آوردی و بر چه فرود آوردی رباعی ز هر نفس بقیامت
شمار خواهد بود + گنه مکن که گنهگار خوار خواهد بود + بسا سوار که فردا پیاده خواهد شد +
بسا پیاده که فردا سوار خواهد بود + پس بنده را باید که نفسهای گذشته را که بی فائده
بر آورده است قضا کند و این سریست تا صاحب بیعت نشود شمایان را نشاید گفتن
بیت سریکه با تو دارم در نامه چون نویسم + اسرار فاش گردد از کلک سر بریده +
شرط ششم نگاهداشت خاطر ست و خاطر چهار قسم است خاطر رحمانی و خاطر ملکانی
و خاطر شیطانی و خاطر نفسانی خاطر رحمانی تنبیه غفلت است و خاطر ملکانی ترغیب طاعت است و

آغاز رسالہ حضرت مولانا یعقوب چرخی قدس اللہ سرہ کہ مسمی برسالہ انسیہ است

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد وثنا مبدع ارض وسمارا کہ جنس انس را مظہر انواع کمالات گردانید وانبیا و
اولیارا وسائط تکمیل ساخت و محمد رسول اللہ را علیہ الصلوۃ والسلام درینباب بمزید
ارشاد بر ہمہ انسان تفضیل کردہ است او را نیز بنابرین بہترین امم گردانید و بعضے
از امت را بولایت خاصہ محفوظ داشت و دلیل بران متابعت ظاہرہ و باطنہ او را
گردانید قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم ؕ و ہر کس
کہ از سعادت متابعت او روی بتافت بشقاوت ابدیہ مستہلک شد کہ قل اطیعوا اللہ
والرسول فان تولوا فان اللہ لا یحب الکافرین پس ہر کہ خواہد کہ بخلعت ولایت خاصہ مشرف
شود ویرا از متابعت او چارہ نباشد بنا برین معنے فقیر حقیر یعقوب بن عثمان
بن محمود الغزنوی ثم الچرخی لازال جدہ کجدہ محمود اخواست کہ شمہ از سیرت و طریقت
مستقیمہ کہ بوی رسیدہ بود از حضرت مخدومی شیخ الاسلام والمسلمین قطب المشائخ
والاولیاء فی العالمین خواجہ بہاء الحق والدین المشتہر المعروف بنقشبند رحمۃ اللہ
تعالے علیہ در قید کتاب آوردہ تا فوائد آن بر روزگار بماند و سبب رشد اصحاب و احباب

دلا نوم سے گفتم بچہ خدمت بوصالت برسم + گفتاکہ تخلقوا باخلاق اللہ + وشب
خلوتخانۂ عاشقانست کہ راز و نیاز بحضرت بے نیاز عرضہ میدارند بے تشویش اغیار
سے از صبح وجود بیخبر بود عدم + آنجاکہ من وعشق تو بودیم بہم + در رد ازاگر کسے نیام
محرم + شب ہست غمت ہست مرا پیش چہ غم + ہر دولتے وسعادتے کہ سالکان
راہ یافتند درشب یافتند سے دولت شبگیر خواہے خیز وشب رازندہ دار + خفتہ نابینا
بود دولت بہ بیداران رسد + شرط دہم نگاہداشت لقمہ ست باید کہ لقمۂ حلال و
پاک بود واین ازجملہ فریضہاست قال اللہ تعالے کلوا مما فے الارض حلالا طیبا و
رسول صلے اللہ علیہ وسلم فرمودہ اند کہ عبادت دہ جزست نہ جزروزی حلال طلب
کردن ست وباقی ہمہ عبادت یک جزست وحلال آنست کہ بوقت ورزیدن او
بخدای عاصی نشود وطیب آنست کہ بوقت خوردن او برنیت قوت طاعت باشد و
چون حلال پاک بود اسراف نکند سے گرچہ خدا گفت کلوا واشربوا + از پیے آن گفت
ولاتسرفوا + وچون خورد باید کہ باذکر بود اگر بغفلت خورد ہمچنان بود کہ ذبیحۂ بے بسملہ
مے خورد ولاتاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ ظاہر آیۃ تقاضا مے کند وچون خورد با غافلان
ہمکاسہ نشود رباعی منشین بابدان کہ صحبت بد + گرچہ پاکے ترا پلید کند + آفتابے
بدان بزرگے را + ذرۂ ابر ناپدید کند + گوہر از ناقصان رہ مطلب + زانکہ این مایہ
کلے دارد + وباید کہ پزندۂ طعام باطہارت وباذکر بود تا سبب غفلت وتیرگی نشود
کہ خواجہ خضر صلوات اللہ علیہ وسلامہ بر نزدیک خواجۂ خواجگان خواجہ عبدالخالق غجدوانے
قدس اللہ تعالے روحہ آمدند سفرہ حاضر ساختند خواجہ خضر صلوات اللہ علیہ وسلامہ
نخوردند وگفتند آنکس کہ خمیر کردہ است بے طہارت بودہ است این لقمہ لایق
خلق ما نیست رزقنا اللہ وجمیع محبینا حلالا طیبا آمین رب العالمین ۵ فقط

تمت الرسالۃ الشریفہ من خواجہ عزیزان علی رامیتنے قدس سرہ

ومشهورست که آن بندهٔ بزرگ خضر بود زاده الله تعالی علما و حکمته بعده چند وقت
در ملازمت ایشان می بودم تا غایتے که این فقیر را از بخارا اجازت سفر شد گفتند
که انچه از ما تو رسیده است به بندگان خدا تعالی برسان تا سبب سعادت
ایشان باشد و در حال وداع سه بار گفتند که ترا بخدا سپردیم ازین سپارش امید بسیار
شد زیرا که در حدیث ست ان الله تعالی اذا استودع شیئا حفظه و چون از بخارا
ارتحال افتاد بشهر کش سبز رسیده شد و چند وقت آنجا اقامت افتاد خبر وفات ایشان
رسید خاطر مجروح و محزون شد و خوف عظیم مستولی شد که نعوذ بالله مبادا که باز بعالم طبیعت
میل افتد و داعیهٔ طلب نماند و روحانیت ایشان را دیدم که زید بن الحارثه را یاد کردند و
این آیه را خواندند و ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل افان مات او قتل انقلبتم علی
اعقابکم و چون از صحبت ایشان محروم شده بودم میل شد که طائفهٔ دیگر را که از درویشان
بودند لاحق شوم و بطریقه ایشان متوجه شوم باز روحانیت ایشان را دیدم که میگویند
قال زید بن الحارثة الدین واحد دانستم که اجازت نیست و از میان صحابه زید بن
حارثه را تخصیص کردند زیرا که زید دعی حضرت رسول بود صلی الله علیه وسلم یعنی پسر
خواندهٔ رسول بود صلی الله علیه وسلم حضرت خواجگان ما قدس الله ارواحهم طالبان
را بفرزندے قبول مے کنند پس اصحاب ایشان ادعیای ایشان باشند والله اعلم
و دیگرت ایشان را در وقت دیدم گفتم ما شما را در قیامت بچه یابم فرمودند بتشرع یعنی
عمل کردن بشریعت ازین سه بشارت اشارت شد بانچه در میان خود میفرمودند
که ما هرچه یافتیم بفضل آلهی برکت عمل کردن بآیات قرآن و احادیث مصطفی و طلب
کردن نتیجه از ان عمل و رعایت تقوی وحدود شرعیه و قدم زدن در عزیمت و عمل کردن
سنت و جماعت و اجتناب از بدعت بود و چون در بخارا اجازت میکردند مر ابطلب
خواجه علاء الدین عطار رحمة الله علیه من الملک الجبار فرستادند بطریق اشارت بتابعت

باشد و ذکر سلسلهٔ و احوال عجیبهٔ ایشان را ببعضے بطریق اختصار کرده شد فاما آنچه به نسبت
جذبه ترتیب کرده اند بقلم شرح نتوان داد چون بعنایت بیغایت داعیهٔ طلب درین
فقیر پیدا شد و قائد فضل آلهی بحضرت ایشان کشید در بخارا ملازمت ایشان میکردم و بکرم
عام ایشان التفات مے یافتم تا بهدایت صمدیت یقین شد که از خواص اولیاء الله اند
و کامل مکمل اند بعد از اشارت غیبیه و واقعات کثیره تفاؤل بکلام الله کردم این آیت
آمد که اولئک الذین هدی الله فبهداهم اقتده در فتح آباد که مسکن این فقیر بود متوجه مزار شیخ عالم
سیف الحق والدین الباخرزی رحمة الله علیه نشسته بودم که ناگاه پیک قبول آلهی در
رسید و بیقراری در من پیدا شد قصد حضرت ایشان کردم چون بقریهٔ کوشک هندوان
که منزل ایشان بود رسیدم حضرت ایشان را بر سر راه منتظر دیدم تلطفے و احسان نمودند
و بعد از نماز شام صحبت داشتند و هیبت ایشان بر من مستولی شده بود و مجال نظر نبود
گفتند العلم علمان علم القلب فذلک علم الانبیاء والمرسلین وعلم اللسان فذلک حجة علے
ابن آدم امید ست که از علم باطن نصیبے بتو رسد فرمودند در حدیث اذا جالستم
اهل الصدق فاجلسوهم بالصدق فانهم جواسیس القلوب یدخلون فی قلوبکم وینظرون الی
همکم و ما موریم امشب تا اشارت بچه شود تا بآن عمل کنیم چون بامداد کردند گفتند مبارکباد
که اشارت بقبول شد و ما کس را قبول نے کنیم و اگر میکنیم دیر قبول میکنیم فاما تا هر
چون آید و وقت چون باشد سلسلهٔ مشایخ خود را بخواجه عبد الخالق غجدوانی رحمه الله
بیان کردند و این فقیر را بوقوف عددی مشغول کردند و فرمودند که اول علم لدنے
این سبق ست که خواجه عبد الخالق غجدوانے در پیش یکے از کبرا مولانا صدرالدین
تفسیر میخوانده باین آیه رسید که ادعوا ربکم تضرعا و خفیة که حق سبحانه و تعالی بندگان
خود را فرموده است اگر ارادت حق سبحانه و تعالے باشد بتو رسد بعد از آن یکی
از بندگان خاص خدا یتعالے بخواجه عبد الخالق رسید و ایشان را این سبق تلقین کرد

درعلم باطن به پدر مادر خود قاسم بن محمد بن ابی بکر ست که از کبار تابعین بوده است
و قاسم را انتساب در علم باطن بسلمان فارسی ست و سلمان را با وجود دریافتن حضرت
رسالت صلی اللہ علیہ وسلم انتساب در علم باطن بابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نیز بوده
پس حضرت خواجه ما را قدس اللہ تعالی ارواحہم در تصوف نسبت بچهار وجه است
یکی بحضرت خواجه خضر زاده اللہ تعالی علما وحکمة دوم بحضرت شیخ جنید رح سوم
بسلطان العارفین سلطان بایزید تا بحضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق و امیر المومنین
علی رضی اللہ عنہما واز بهر این معنی ایشان را نک مشایخ می نامند در فضیلت
دوام وضو خواجه ما رحمة اللہ علیہ می فرمودند که دائم بر طهارت می باید بود که
حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرموده اند لا یواظب علی الوضوء الا مومن یعنی
همیشه وضو نتواند بود مگر کسی که مومن باشد قال اللہ تعالی فیه رجال یحبون ان
یتطهروا واللہ یحب المطهرین یعنی در مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا در
مسجد قبا مردانند که دوست میدارند خود را که پاک سازند از نجاست بکلوخ و باز
بآب بشویند و بعضی گویند که دوست میدارند آنکه خود را بغسل کردن پاک کنند
از نجاست وخباثت و بشب بخواب نروند و خدایتعالی دوست میدارد
آن کسانی را که خود را پاک سازند از انجا دانسته شد که در طهارت ساختن و خود
پاک داشتن دوستی خدایتعالی حاصل آید و چه سعادت خوشتر ازین باشد که بنده
دوست خدایتعالی باشد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ المومن
وغسل وجهه خرج من وجهه کل خطیئة نظر الیها بعینه مع الماء واذا غسل یده خرج
من یده کل خطیئة بطشتها یداه مع الماء واذا غسل رجلیه خرج کل خطیئة مشتها رجلاه
الماء حتی یخرج نقیا من الذنوب یعنی رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمود که چون
وضو سازد بندهٔ مومن و بشوید روی خود را بیرون آید بآب از دست دو

ایشان فرمودند بموجب سپارش چند سال ملازمت ایشان کرده شد لطف و کرم
ایشان را برهمه کس نهایت نبود علی الخصوص باین فقیر چون از صحبت شریف ایشان محروم
شدم خواستم که امتثال امرے که خواجهٔ ما رحمه الله کرده اند که آنچه از ما بتو رسیده است
بدیگرے برسان بقدر حال بکنیم بطریق خطاب مرحاضران را و کتاب مرغائبان را
و این فقیر خود را مستحق این نمیداند فاما اعتقاد اینست که اشارت بے حکمت نبوده باشد
بیت تو چشم خویش را دیدن میاموز ٭ فلک را راست گردیدن میاموز ٭ و از روح
مقدس ایشان مستفید مے شدم و درین کار عظیم یکے از ان امور که فرمودند دوام
وضو بود و ذکر مداومت بر وقت قلبے بود و ذکر اشارت بود و نمازهاے نافله در اوقات
شریفه و این وصیتها را و فوائد آن بیان کرده شد و بعضے از فوائد ایشان و فوائد خواجه
علاء الدین رحمهما الله تعالے آورده شد بعون خالق الکون بدانکه حضرت خواجهٔ ما را قدس
الله تعالے روحه در طریقت نظر قبول از فرزندی از شیخ طریقت خواجه محمد باباسماسی
بود و ایشان را از حضرت خواجه علی رامیتنی و ایشان را از حضرت خواجه محمد ابو الخیر فغنوی
و ایشان را از حضرت خواجه عارف ریوگری و ایشان را از حضرت خواجه عبد الخالق
غجدوانی و ایشان را از حضرت شیخ ابو یعقوب یوسف همدانی و ایشان را از حضرت
شیخ ابو علی فارمدی که پیر شیخ امام غزالی رحمه الله بوده است و ایشان را از حضرت ابو القاسم
گرگانی و شیخ ابو القاسم گرگانی را در تصوف انتساب بشیخ جنید بسه واسطه میرسد و
دیگر شیخ ابو علی فارمدی را انتساب بشیخ ابو الحسن خرقانی و ایشان را بسلطان العارفین
بایزید بسطامی و ایشان را بامام جعفر صادق و ایشان را به پدر خود امام محمد باقر و ایشان را
به پدر خود امام زین العابدین و ایشان را به پدر خود سید الشهدا امیر المومنین حسین رضی
و ایشان را به پدر خود امیر المومنین و امام المتقین علی بن ابی طالب کرم الله وجهه و ایشان
بحضرت رسالت صلے الله علیه وسلم و دیگر امام جعفر صادق رضی الله عنه را انتساب

رود کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم فرمود کہ ما من مؤمن بات طاہرا فی شعار
طاہر الا بات فی شعارہ ملک فلا یستیقظ ساعۃ من اللیل الا قال الملک اللہم اغفر
عبدک فلانا فانہ قد بات طاہرا یعنے ہر کہ شب بخواب رود بطہارت در جامہ
پاک مگر در جامہ وی باشد فرشتہ ہر ساعت کہ از خواب بیدار شود آن فرشتہ وے را
از خداے تعالے آمرزش خواہد وقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم النائم الطاہر
کالقائم الصائم یعنے ثواب کسی کہ در خواب رود بطہارت ہمچو ثواب روزہ دار
وشب طاعت کنندہ باشد وبے ضرورت جنب بخواب نرود رسول صلی اللہ
علیہ وسلم فرمود لا یدخل الملائکۃ فی بیت فیہ الصورۃ والکلب والجنب یعنے در
نے آید فرشتہ رحمت در خانہ کہ در وے صورت وسگ یا جنب باشد و
چون خواہد کہ در خواب رود در جاے خواب متوجہ قبلہ بنشیند وآیۃ الکرسی و
آمن الرسول بخواند وہر بار کہ خواند در میان دو کف دست بدمد وبر ہمہ اعضای
خود بمالد کہ حضرت رسول صلے اللہ علیہ وسلم چنین کردہ اند وسہ بار بگوید
استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ در حدیث ست کہ ہر کہ
در وقت خفتن سہ بار استغفار کند حق تعالے ہمہ گناہان ویرا بیامرزد و بذکر
مشغول باشد تا غایتے کہ خواب بر وے غلبہ کند بعد ازان بدست راست
روئے سوے قبلہ تکیہ کند وکف دست راست بر روے نہد وسہ بار بگوید اللہم
انی اسلمت نفسی الیک ووجہت وجہی الیک وفوضت امری الیک
والجات ظہری الیک رغبۃ ورہبۃ الیک لا ملجا ولا منجا منک الا الیک امنت
بکتابک الذی انزلت ونبیک الذی ارسلت اللہم ایقظنی فی احب الساعات
الیک واستعملنی باحب الاعمال الیک الذی یقربنی الیک زلفا ویبعدنی
من سخطک بعدا اللہم لا تؤمنی مکرک ولا تولنی غیرک ولا تنسنی ذکرک ولا تجعلنی

وے ہر گناہے کہ بدست وپاے کردہ باشد تا پاک شود از گناہان و بطہارت
ظاہر طہارت باطن کند و در وقت شستن ہر عضوے کلمۂ شہادت را بخواند و مسواک
را بے ضرورت ترک نکند کہ ثواب بسیار است و چون تمام کند بگوید اشہد ان لا الہ
الا اللہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ اللہم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطہرین واجعلنی
من الصالحین رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ بعد از طہارت کردن این بگوید
کشادہ شود بر وے ہشت در بہشت کہ از ہر در کہ خواہد در آید و آیستادہ شود از
آب وضو پارۂ بیاشامد و بگوید اللہم داونی بدوائک واشفنی بشفائک واعصمنی
من الوہن والامراض والاوجاع و بعد ازان دو رکعت تحیت وضو بگذارد و
بعد ازان بمحاسن شانہ کند و آغاز بابر وے راست کند بعضے از مفسران گفتہ
اند درین آیۃ یا بنی آدم خذوا زینتکم مراد ازین زینت محاسن شانہ کردن ست
و درین دو رکعت نماز نفی خاطر کند و بظاہر و باطن متوجہ باین نماز باشد رسول
صلی اللہ علیہ وسلم فرمود ما من مسلم یتوضا فیحسن الوضوء ثم یقوم فیصلی رکعتین مقبلا
علیہما بوجہہ الا وجب الجنۃ یعنے ہر مسلمانی کہ وضو بسازد و وضو را نیکو بسازد یعنے
فرائض و سنن و آداب بجا آرد پس برخیزد و دو رکعت نماز بگذارد بحضور تمام نیست
جزاے وے مگر بہشت و حضرت خواجہ بہاء الدین رحمۃ اللہ علیہ مے گفتند کہ درین
نماز باید کہ خود را بارکان نماز و احکام مشغول دارد و این بہ نسبت مبتدی باشد
در نماز تحیت وضو ثواب بسیار ست شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ
علیہ گفتہ اند در ہمہ اوقات بگذارد و شیخ محی الدین عربی رحمۃ اللہ علیہ گفتہ
کہ در اوقات مکروہ نگذارد و این بمذہب علماے ما موافق است و بعد
از نماز سہ بار بگوید استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ بہ نیت
توبہ از گناہان دعا کند و شب و روز باید کہ با طہارت بود و بطہارت در خواب

چنانکه گفته اند رباعی با هر که نشستی و نشد جمع دلت ✤ وز تو نرهید زحمت آب و گلت ✤ زنهار ز صحبتش گریزان می باش ✤ ورنه نکند روح عزیزان بحلت ✤ و صحابہ رضی اللہ عنہم گفتندی مریدیکدیگر را تعالوا نجلس فنؤمن ساعة بیایید تا نشینیم و یک ساعت بایمان حقیقی مشرف شویم که نفی ما سوی ست و فوائد صحبت دوستان خدای تعالی بسیار ست ✤ نار خندان باغ را خندان کند ✤ صحبت مردانت از مردان کند ✤ و چون بوقوف قلبی ملازمت نماید خاصه اینچه در ذکر ست حاصل شود چشم بصیرت کشاده شود و بارگاه دل از خار اغیار خالی شود و ذاکر در بحر فنا محو شود و بمقتضای فاذکرونی اذکرکم بشرف مذکوری مشرف شود بحکم وعدهٔ لا یسعنی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبدی المؤمن جمال سلطان الا اللہ تجلی کند و ذاکر سالم از اسم بمسمی مشغول شود و اشتغال باسم بطریق رسم بمنزلهٔ غفلت ست روزی در صحبت خواجه ما قدس اللہ روحه یکی از اصحاب سلوک به آواز بلند اللہ گفت خواجه گفتند این چه غفلت ست علم من علم و فهم من فهم و در حقایق التفسیر آورده اند که یکی را از کبرا پرسیدند که در بهشت ذکر خواهد بود جواب گفت که حقیقت ذکر آنست که غفلت نماند و چون غفلت در بهشت نخواهد بود پس همه ذکر باشد بعد از ان گفت سخن اهل تحقیق ست کفانی حویان انا جیک ذا یا کانی بعید او کانک غائب یعنی گناه است که من در ذکر و مناجات ترا بر زبان یاد کنم یعنی بحضور زیرا که من از علم حضرت تو دور نیستم و تو غائب نیستی اشاره باین آیه که و نحن اقرب الیه من حبل الورید و در وقوف عددی و قلبی باختیار چشم فراز نکند و سر در گردن شیب نکند که آن سبب اطلاع خلق ست و خواجه رحمة اللہ علیه ازین منع می کردند و از امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنه منقولست که هر دو بی را دید که سر در گودن غیب انداخته بود گفت یا رجل ارفع عنقک یعنی

درخوردن وخفتن ورفتن ذفروختن وخریدن وطہارت ساختن ونمازگذاردن
وقرآن خواندن وکتابت کردن ودرپیش وعظ گفتن باید کہ یک چشم زدن غافل
نباشد تامقصود حاصل آید وکبراگفتہ اندمن غمض عینیہ عن اللہ غمضۃ لایصل الیہ
طول عمرہ یعنے ہرکہ یک چشم زدن ازخداے تعالے غافل شود بانچہ مقصود ست
نرسد درعمردراز ونگاہداشتن باطن کارمشکل ست فامابعنایت حق تعالے و
تربیت خاصان حق زود میسرشود بیت بے عنایات حق وخاصان حق
گرملک باشدسیاہستش ورق ✣ ودرصحبت دوستان خدای تعالے کہ ہم سبق
باشندومنکریکدیگرنباشندوشرائط صحبت نگاہدارندزود میسرشود وبیک التفات
باطن شیخ کامل مکمل تصفیہ باطن حاصل آید کہ بریاضات کثیرہ حاصل نیاید چنانکہ
عارف رومے گوید ۵ آنکہ بہ تبریز دید یک نظرشمس دین ✣ طعنہ زند بردہہ
سخرہ کند برچلہ۔ وسخن شیخ ابویوسف ہمدانی ست قدس اللہ سرہ العزیزاصحبوا
مع اللہ فان لم تطیقوا فاصحبوا مع من یصحب مع اللہ یعنے صحبت باخدایتعالی
دارید واگرمیسرنشود شمارا باخدایتعالی پس صحبت بکسی دارید کہ مصاحب ست با
خدایتعالے وخواجہ علاءالدین عطار ترتبہ مے گفتند کہ این معنے ہمہ ازفنا دست
دہد واگرنتوانید صحبت باخدایتعالے داشتن صحبت بااہل فنا دارید ودرین حدیث
کہ اذاتحیرتم فی الامور فاستعینوا بااہل القبورنیزمے گفتند کہ اشارت صحبت
اہل فنا ست فاما اگرازبہر دفع ملامت واغراض فاسدہ وجمع دنیا واستمالت
اہل دنیا باشد ازان صحبت حذر باید کرد وسخن خواجہ عبدالخالق غجدوانی ست
رحمہ اللہ ازصحبت بیگانگان بگریز چنانکہ ازشیرگریزانی واگر درصحبت بباطن
مشغول مے باشید بظاہرازما لا یعنے نیزحذرکنید وعلامت صحت صحبت بااہل
آنست کہ دروے فیض روحانی بدل بندہ برسد وازماسوی خلاص یابد

ے گویند و خلوت سے نشنید گفتم نے گفت درویشان را انہا ہست چون
بشمار نیست گفتم جذبہ عنایت حق سبحانہ تعالیٰ بمن رسید و مرا بفضل خود
بے سابقہ مجاہدہ قبول کرد من باشان حقانیہ خلفائے خواجہ عبدالخالق
رحمۃ اللہ علیہ پیوستم و ایشان را اصلا ازین چیزہا نبودہ است ملک فرمود
چہ کار بودہ است گفتم بظاہر بخلق باشند و بباطن بحق ملک گفت چنین دست
دہد گفتم آرے حق تعالیٰ مے فرماید رجال لاتلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ
و مے گفتند خلوت شہرت و شہرت آفت و سخن خواجگان ماست کہ خلوت
در انجمن سفر در وطن ہوش در دم نظر در قدم و مے گفتند حضوری و ذوقی
کہ در ذکر بلند و سماع حاصل مے شود دوام ندارد و مدام دست بوقوف
قلبی بجذبہ مے کشد و بجذبہ کار تمام مے شود ع گرمے مجوے الا از آتش
درونے ✤ و ہو الموفق **بیان نماز ہای نافلہ** حضرت خواجہ رحمہ اللہ
بندہ را فرمودند کہ پیش از صبح بسبق باطن مشغول باشی و بآن اشان بود بہ تہجد
کہ بعضے از کبرا گفتہ اند کہ اول حال رسول صلے اللہ علیہ وسلم پیش از صبح بیدا
بودے و نماز بگذاردے و در اول حال نماز تہجد بر ایشان فرض بودے
و بعضے برین اند کہ نماز تہجد در آخر عمر بر رسول صلے اللہ علیہ وسلم فرض نماندہ
بود بطریق نفل مے گذاردے و بعضے مے گویند کہ در آخر عمر نیز بر ایشان فرض
بودے قال اللہ تعالیٰ و من اللیل فتہجد بہ نافلۃ لک عسےٰ ان یبعثک ربک
مقاما محمودا یعنی بعضے از شب را بیدار دار اے محمد بقرآن خواندن در نماز
کہ فریضہ باشد مر ترا یا نماز نفل باشد مر ترا شاید کہ برگیرد پروردگار تو مر ترا در
مقام محمود کہ آن تجلے ذاتے باشد یا مقام شفاعت مر اولین و آخرین را پس
مقام محمود محمد را است صلے اللہ علیہ وسلم داعی بود بحق عزوجل بسبب تہجد در شب و در آیہ

اے مرد گر دنت بر دار چنان ست کہ باید کہ ہیچکس از اہل مجلس نداند حال او را بعضے
از کبرا گفتہ اند الصوفی ہو الکائن البائن یعنے صوفی آنکس ست کہ پنہان باشد
و آشکارا یعنے بباطن بحق سبحانہ و تعالے مشغول باشد و بظاہر بخلق و خواجہ ما رحمہ اللہ
بسیار مے گفتند ؎ از درون شو آشنا و از برون بیگانہ باش * این چنین زیبا
روش کم مے بود اندر جہان * ؎ مردان رہش ہمت یدہ روند * زان در رہ
عشق ہیچ اثر پیدا نیست * و میگفتند بہ دو دانشمند دقیق النظر صحبت داشتیم
ایشان با وجود کمال مرا نشناختند زیرا کہ چون بندہ برین صفت رسد شناخت
وے مشکل بود علے الخصوص اہل رسم را حقیقت ذکر خفی بوقوف قلبی میسر مے شود
بجاے میرسد کہ دل نیز نمیداند کہ بذکر مشغول است و سخن کبراست کہ اذا علم القلب
انہ ذاکر فاعلم انہ غافل و در حقایق التفسیر آوردہ است درین آیہ کہ واذکر ربک
تضرعا و خیفۃ قال الحسن لا یظہر ذکرک لنفسک فتطلب عوضا و اشرف الذکر مالا تشرف
علیہ الا الحق و بعضی کبرا گفتہ اند ذکر اللسان ہذیان و ذکر القلب وسوسہ و این نسبت
منتہیان باشد ؎ دلا گفتم بیا داو شاد کنیم * من چون ہمہ او شدم کرا یاد کنیم *
حضرت خواجہ ما رحمۃ اللہ علیہ گفتند کہ چون از سفر مبارک کعبہ مراجعت افتاد
بولایت طوس رسیدہ شد خواجہ علاء الدین با صحاب و احباب از بخارا باستقبال
آمدہ بودند از ملک معز الدین حسین کہ والی ہرات بود مکتوبے بدست قاصدے
بما رسید و مضمون مکتوب این بود کہ میخواہیم کہ بشرف ملاقات مشرف شویم
و آمدن ما متعسر ست اگر عنان کرم باین صوب متوجہ سازند تمام بندہ
نوازیست بموجب واما السائل فلا تنہر و بمقتضاے یا داود اذا رأیت لی طالباً
فکن لہ خادما متوجہ ہرات شدیم چون بملک رسیدیم پرسید کہ شیخی بشما
بطریق ارث از آبا و اجداد رسیدہ است گفتم نے باز پرسید کہ سماع و ذکر بلند

وآن قربت و رحمت حق ست و سبب کفارت گناہان ست و سبب
باز داشتن از گناہان ست و در حدیث دیگر آمده است رسول صلے الله
علیه وسلم فرمود اقرب ما یکون الله من العبد فی جوف اللیل الآخر فان استطعت ان تکون
ممن یذکر الله فی تلک الساعة فکن یعنے نزدیک ترین بودن رحمت خدا
بہ بندگان میانۂ شب ست کہ بصبح نزدیک باشد اگر توانے کہ باشی از کسانیکہ
یاد مے کنند مر حضرت خدا تعالے را دران وقت بباش ازیشان و در فضیلت
شب خیزان احادیث بسیارست ادب آن را بتوفیق الله تعالے بیان
کنیم در خبرست کہ رسول صلے الله علیه وسلم چون شب بیدار شدے اوّل
مسواک کردے و وضو ساختے و بخواندے این آیه ان فی خلق السموات
والارض واختلاف اللیل والنهار تا آخر سورۂ الم الله واین دعا بخواند اللهم
لک الحمد انت قیم السموات والارض ومن فیهن ولک الحمد انت نور السموات والارض
ومن فیهن ولک الحمد انت الحق ووعدک الحق ولقاءک حق وقولک حق والجنة
حق والنار حق والنبیون حق ومحمد حق والساعة حق اللهم لک اسلمت وبک آمنت
وعلیک توکلت والیک انبت وبک خاصمت والیک حاکمت فاغفر لے
ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما انت اعلم بہ منی انت المقدم
وانت المؤخر لا اله الا الله بعد ازان دوازده رکعت نماز بشش سلام بگذارد
واگر سورۂ یٰس یاد داشته باشد در نماز تهجد بخواند حضرت عزیزان رحمه الله
گفته اند کہ چون سہ دل جمع شود کار بندۂ مومن برآید دل شب و دل قرآن
و دل بندۂ مومن واگر وقت تنگ باشد هشت رکعت یا چهار رکعت یا
دو رکعت نماز بگذارد و بعد از نماز دعا کند و بسبق باطن مشغول شود تا صبح
بدمد سنت نماز بامداد را در منزل خود بگذارد و در رکعت اول فاتحه و قل یا

دیگر فرمود که یا ایها المزمل اے مرد در خود پیچیده گلیم قم اللیل اے خیز در شب
بعبادت رب قدیم وصفت شب خیزان در قرآن بسیارست قال اللہ تعالی
ان المتقین فی جنات وعیون بدرستے وراستے کہ پرہیزگاران دران جہان
باشند در بوستانہا وچشمہای آب روان آخذین ما آتاہم ربہم گیرندہ باشند
آن چیز را کہ دادہ باشد ایشان را پروردگار ایشان انہم کانوا قبل ذلک محسنین
بدرستے وراستے کہ بودند این خداترسان در دنیا نیکے کنندگان وبیان
کرد آن را کہ کانوا قلیلا من اللیل ما یہجعون بودند کہ دراندکے از شب بخواب
رفتندے وبیشتر از شب بیدار بودندے وبالاسحار ہم یستغفرون ودر سحرہا
آمرزش خواستندے از گناہان در حدیث آمدہ است کہ سحرہا بسیار باید گفت
اللہم اغفر لنا وارحمنا وتب علینا انک انت التواب الرحیم ودر آیہ فرمود
تتجافی جنوبہم عن المضاجع یعنے یکسو مے رود پہلوہاے مومنان خداترس از
خوابگاہہا یعنے شب بیدار می باشند یدعون ربہم میخوانند پروردگار شان را
خوفا وطمعا از بہر ترس از عذابش وطمع داشتن رحمتش ومما رزقناہم ینفقون
وآن چیزہا را کہ روزے کردہ ایم ایشان را نفقہ مے کنند در راہ خدای تعالی
فلا تعلم نفس پس نمے داند ہیچ نفسے از مخلوقات ما اخفی لہم من قرۃ اعین
آن چیزہا کہ پنہان کردہ شدہ است از بہر ایشان کہ از روشنے چشم باشد
یعنے خوش آید جزاء بما کانوا یعملون وباشد آن درجہا ونعمتہا جزاے عملہای
ایشان ورسول صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ را گفت علیکم بقیام اللیل فانہ داب
الصالحین قبلکم وہو قربۃ الی ربکم ومکفر السیئات ومنہیات عن الاثم یعنے
بر شما باد کہ شب بیدار باشید کہ آن رفتار صالحان سنت یعنے انبیا ورسل
... شانہ اختیار کنند شب بیدار بودن

یعنی نماز اشراق را ترک نکرد چون دو رکعت بگذارد ده بار بگوید لا اله
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئ قدیر و
این ذکر حضرت سیف الدین باخرزی رحمۃ اللہ علیہ تلقین کردند فقیر را وقتیکہ
متوجہ مزار ایشان مے بودم بعدہ دعا کند واز حق تعالے توفیق خواہد و
چون از مسجد بیرون آید اللہم انی اسئلک من فضلک این دعا را بخواند
تا بمنزل خود در آید بعدہ اگر قرآن بداند مصحف پیش نہد وآن مقدار قرآن
کہ خواہد بخواند بعد ازان اگر طالب علم باشد بدرس مشغول شود واگر
سالک باشد بذکر و مراقبہ مشغول باشد تا آفتاب بلند برآید چنانکہ زمین گرم
شود نماز چاشت دوازدہ رکعت آمدہ است قال النبی علیہ السلام من
صلی الضحی اثنی عشر رکعۃ بنی اللہ لہ قصرا من ذہب فی الجنۃ یعنی ہر کہ
نماز چاشت دوازدہ رکعت بگذارد حق تعالے کوشکے از براے وی
در بہشت فرماید تا بنا کنند وہشت نیز آمدہ است وچار ودو نیز آمدہ است
و بعضے از مفسران بر این آیہ کہ انہ کان للاوابین غفورا بدرستے کہ خدا تعالے
مر اوابین را یعنی کسے کہ باز گردیدہ اند از گناہان نیک آمرزندہ است گفتہ
اند مراد از اوابین کسانی اند کہ نماز چاشت بگذارند ودر حدیث ست کہ صلوۃ
الاوابین حین ترمض الفصال یعنی رسول صلی اللہ علیہ وسلم گفت کہ نماز
اوابین وقتے ست کہ سنگریزہ گرم شود با آفتاب و پاے شتر بچہ چون بزمین
رسد بسوزد از گرما و بعضے از مفسران گفتہ اند کہ نماز اوابین درمیان شام و نماز
خفتن ست شش رکعت واگر تواند از نماز شام تا نماز خفتن در مسجد بنشیند و
بسبق باطن مشغول باشد کہ ثواب بسیار ست وحضرت خواجہ بندہ را باین فرمودہ
اند واللہ تعالے ہو الموفق بعضے فوائد کہ از حضرت خواجہ باین فقیر رسیدہ بود

ایها الکافرون و در رکعت دوم فاتحه و قل هو الله احد البته بخواند بعد ازان
هفتاد بار استغفر الله الذی لا اله الا هو الحی القیوم و اتوب الیه بگوید و اگر شب پگاه
باشد بعد از تهجد و اشتغال بسبق باطن ساعتے بدست راست روی سوی
قبله تکیه کند باز طهارت نو سازد از برای سنت و فریضه نماز بامداد و در راه
مسجد بگوید استغفر الله من جمیع ما کره الله قولا و فعلا و خاطرا و ناظرا و چون در مسجد
در آید پاے راست را پیش نهد و بگوید السلام علی اهل البیت اللهم افتح لی
ابواب رحمتک و چون نماز بامداد را ادا کند بر جاے خود بنشیند و بسبق باطن
مشغول گردد تا آفتاب بر آید و بعد ازان دو رکعت نماز بگذارد رسول
صلی الله علیه وسلم گفت من صلی الفجر بجماعة ثم قعد یذکر الله تعالی حتی
تطلع الشمس ثم صلی رکعتین کانت له کاجر حجة و عمرة تامة تامة یعنی هر که نماز
بامداد گذارد بجماعت پس به نشیند و یاد کند حق تعالی را تا آفتاب بر آید
بعد ازان دو رکعت نماز بگذارد و به نیت استخاره یعنی طلب کند از حقتعالی درین روز توفیق
خیر باشد ش مثل اجر حج و عمره تامه کامله رسول صلی الله علیه وسلم فرموده حکایة
عن الله عز وجل یا ابن ادم ارکع لی رکعات من اول النهار اکفک اخره
حق سبحانه و تعالی میفرماید اے پسر آدم بگذار براے من دو رکعت نماز
در اول روز تا کفایت کنم آخر روز ترا قال النبی صلی الله علیه وسلم من
قعد فی مصلاه حین ینصرف من صلوة الصبح حتی یصبح یصلی رکعتی الضحی لا
یقول الا خیرا غفر له خطایاه وان کانت اکثر من زبد البحر هر که نماز بامداد بگذارد
و به نشیند بر جاے نماز خود تا دو رکعت نماز اشراق بگذارد و نگوید مگر خیر
آمرزیده شود گناهان او اگرچه بیشتر از کف دریا باشد مگر بعضے از مفسران
گفته اند در تفسیر این آیه که ابراهیم الذی وفی یعنی ابراهیم پیغامبر وفا کرد

واین سخن حکیم غزنوی سنائی ست هر کجا معنے گفتند آخر بنده را پرسیدند
که تو چه مے گوئے گفتم این اشان بتجلے ذات ست که ونفخت فیه من روحی
بیان آن می کند بعده گفتند پس غم چراست مصرع جانا تو کجا و ما کجائیم
وحضرت خواجه بنده را فرمودند که صل من قطعک واعط من حرمک واعف
عمن ظلمک که سعادت بسیارست و معنے آنست که به پیوند با آنکه از تو بریده
است و چیزے بده آن را که ترا محروم کرده است و چیزے در وقت احتیاج
بتو نداده است و عفو کن از کسے که بتو ستم رسانیده است واین همه
خلاف هواے نفس ست و درین حدیث فوائد بسیارست و مے گفتند که در
حدیث ست الفقراء جلساء الله تعالے اے المقربون غایة القرب یعنے فقیران
وصبر کنندگان همنشینان خداوند عزوجل در قیامت یعنے نیک نیک بر حمت
او نزدیک اند و فرموده اند که فقر دو نوع ست اختیاری واضطراری اضطراری
افضل ست زیراکه اختیار نے حق ست بنسبت بنده و مے گفتند بے فقر
ظاهر و باطن کار تمام نمے شود و خواجه علاء الدین رحمه الله مے گفتند که همه
قرآن اشاره بنفے وجود ست و حقیقت متابعت سنت و مخالفت طبیعت
مشکل ست و درین اشارت ست

ازان مادر که من زادم دگرباره شدم حقتش	ازانم گبر مےخوانند کز مادر زنا کردم

مراد ازین مادر طبیعت ست و بنده بترک اختیار خود و تفویض جزئیات
وکلیات بخدا بمقام بے ینطق و بے یبصر میرسد و مراد ازین سخن که حسنات
الابرار سیئات المقربین طاعت ست که آن حسنه نزدیک ابرار سیئه است
نزدیک مقربان و مے فرمودند رروندگان راه دو قسم اند بعضے انواع
ریاضات و مجاهدات همه از فضل او مے بینند و عمل را ملاحظه نے کنند

واز خلیفهٔ ایشان خواجه علاء الدین رحمة الله علیه بیان کرده شد بتوفیق الله تعالی

حضرت خواجه فرموده اند که امیر خود مرا یک نوبتے گفتند که تا لقمه پاک نه شود

مقصود حاصل نشود بعضے گفته ما دریا شده ایم ما را زیان ندارد دروغ گفته اند

بلکه دریای بخشش شده اند زیراکه رسول صلے الله علیه وسلم احتراز کرد گوشت

گوسفند مغصوب را نخورد خداے تعالے فرماید یا ایها الذین آمنوا لا تاکلوا

اموالکم بینکم بالباطل یعنے اے مومنان مخورید مالہاے یکدیگر را به باطل یعنی بآن

وجه که شریعت بآن حکم نکرده است و صحابه رضے الله عنهم اجمعین در نماز

زیادتے و روزه زیادتے چندان اهتمام نمے نموده اند که در لقمه وسے

گفتند که در حدیث ست العبادة عشرة اجزاء تسعة منها طلب الحلال یعنی بندگی

کردن خدا یتعالے ده بخش ست نه طلب کردن حلال ست وسے گفتند

درویش باید که همت بلند باشد بماسوی تعالے التفات نماید و به واقعات

مغرور نگردد و دلیل بقبول طاعت پیش ازین نیست سه چو غلام آفتابم

همه ز آفتاب گویم + نه شبم نه شب پرستم که حدیث خواب گویم + و دران کوشند

که مظهر قبض و بسط شود تا سر وفی انفسکم افلا تبصرون معلوم وسے شود که

القبض والبسط فی الوے کالوحے للنبی وسے گفتند ما هرچه یافتیم از علو همت

یافتیم و بنده را وقتے که کلاه مبارک خود دادند گفتند که این را نگاه دارد

هرگاه که ویرا بسینے ما را یاد کن و برکت این بر خانوادهٔ تو باشد خواجه علاء الدین

رحمة الله علیه روزے آمدند و بنده محزون بود فرمودند چرا حزن دارے گفتم

معلوم شماست گفتند که معنے این سخن چیست سه

با ذات نهاده در صفاتیم همه	موصوف صفت بحرهٔ ذاتیم همه
تا در صفتیم جمله مائیم همه	چون رفت صفت عین حیاتیم همه

حضرت باشد نمی توان آوردن کہ وما قدروا اللہ حق قدرہ اسنے ما
عظموا اللہ تعالے حق تعظیمہ وسے فرمودند کہ اگر یار بے عیب خواہے
بے یار مانے واین بیت مے گفتند

بندۂ حلقہ بگوش ار ننوازے برود	لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش

وسے فرمودند کہ حقیقت اخلاص بعد از فنا دست مید ہد تا بشریت غالب ست
میسر نشود واین بیت مے گفتند

ساقے قدحے کہ نیم مستیم	مخمور صبوحی الستیم
مارا تو بما ممان کہ تاما	باخویشتنیم بت پرستیم

لک الحمد یا ذا الجلال والاکرام علے توفیق الاتمام والسلام علی خیر الانام

تمت

تمت الرسالۃ الانسیۃ من تصنیف مولانا محمد یعقوب
چرخی رحمہ اللہ تعالے
فقط

واین طائفه زود تر بمقصود میرسند الحقیقة ترک ملاحظة العمل و پیر مربی
مے فرماید عمل را رہا مکن ولکن گران بہا مکن و خواجہ ما رحمة اللہ علیہ مے گفتند
کہ ما طفیلیانیم دوست کس بودیم کہ قدم در کوے طلب نہادیم فضل حقتعالی
بمن رسید یعنے قطب وے مے گفتند بیست سال ست کہ بفضل آلہی بمقام بی
صفتے مشرف شدہ ایم چنانکہ بآن اشارہ شد بآنکہ عرتا در صفتیم جملہ مائیم ہمہ
و از خواجہ علاء الدین رحمة اللہ علیہ سماع دارم کہ مے فرمودند کہ حضرت خواجہ
محمد علی حکیم ترمذی در بعضے از تصانیف خود ذکر کردہ اند در بخارا مجذوبے پیدا
شود کہ ویرا چہار دانگ از ولایت نبے صلے اللہ علیہ وسلم نصیب باشد
من بودہ ام وے مے گفتند کہ دو کرت تا حجاز رفتم کسے کہ ویرا قابلیت ایمعنی
باشد نیافتم وے مے فرمودند دریں آیة کہ ابراہیم علیہ السلام گفت رب ارنی
کیف تحیے الموتے قال اولم تومن قال بلے ولکن لیطمئن قلبے مراد از اطمینان
قلب آن بود کہ ابراہیم مظہر صفات احیاے شود وے مے گفتند این آیة
لا تخافوا ولا تحزنوا و اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون بآن آیت کہ
انما المومنون اذا ذکر اللہ وجلت قلوبہم مناقض نیست زیرا کہ دران آیة سلب
خوف و حزن از اولیاے نسبت وعدۂ الوہیت و صفت جمالی حق ست
و دریں آیة نسبت بندہ و در آیة فمن یکفر بالطاغوت و یؤمن باللہ مراد از
طاغوت ماسوے حق ست سبحانہ وے مے فرمودند روزۂ ما نفی ماست و
نماز ما کانک تراہ است و این بیت از ایشان باین فقیر رسیدہ

تا روے ترا ندیدم ای شمع طراز	نے کار کنم نہ روزہ دارم نہ نماز
وربے تو بوم نماز من جملہ مجاز	چون باتو بوم مجاز من جملہ نماز

و معنے آنست کہ بعد از وصول بمقصود معلوم مے شود کہ طاعتے کہ لائق

از زمان قطب اہل حقیقت و عرفان مظہر صفات اللہ باننفی ومور د اخلاق سبحانہ

گشت بے کبو وریا و کینہ	نور قدسی رازخش آئینہ
وان لقاے او جواب ہر سوال	مشکل از وی حل شود بی قیل وقال
و علی تفسنن و اصفیہ محسنہ	یفنی الزمان و فیہ مالم یبعث
اردت لہ مدحا فما من فضلہ	تاملت الاجل عنہا وقلت

یعنی قدوۃ العارفین انسان عیون المحققین وارث الانبیاء والمرسلین شیخنا وسیدنا شیخ بہاء الحق والدین محمد بن محمد البخاری المعروف نقشبند قدس اللہ تعالے روحہ وطیب مشہدہ ونور ضریحہ ونفعنا بمحبتہ والاقتدار بسیرتہ وشمہ ایست از لطائف معارف کہ در خلال اقوال در مجالس صحبت علی الدوام فی اللیالی والایام بر زبان مبارک خویش میگذارند و بندہ ضعیف محمد بن محمد الحافظ البخاری وفقہ اللہ سبحانہ لما یحب ویرضی بعضے آن کلمات قدسیہ را از سر صدق وارادت بہ نیت تیمن واسترشاد در قلم سے آورد داکنون بامر واشارہ اعزہ و دوستان متعنا اللہ تعالے بلقاہم وادام برکۃ بقاہم حرفے چند ازان انفاس براے تبرک واستیناس در قید کتابت در آورد تا چون طالبان صادق ومحبان محقق باستماع آن کلمات انتفاع گیرند چنان بود کہ گویا شرف مجالست صحبت ایشان دریافتہ اند وازایشان سخن شنیدہ اند

ذکر احوال ومقامات شریفہ وکرامات وآثار عجیبہ

لہ ہر کہ خود از سر او آگہ بدی + مخزن رازش رازدان رہ بدی + چون کہ او من لم یذق لم یدر بود + عقل تخیلات او حیرت فزود ۱۲ ۲؎ یعنی بنتج العنون فی نسخۃ المحذومی بخط شریف قدس سرہ ۱۲ ۳؎ المراد باعیون اقطاب والانسان قطب الاقطاب ۱۲ ۴؎ وتوصیف کلمات بقدسیہ بواسطہ آنست کہ از عالم قدس وارد شدہ و وجود بشریت دران مدخل نیست واشارت سے آنکہ بزبان مبارک ایشان سے گذرانید ۱۲

رسالهٔ قدسیه من کلام خواجهٔ خواجگان خواجه بهاء الدین نقشبند که خواجه محمد پارسا نوشته اند از فرمودهٔ خواجه علاء الدین عطار که از اجل خلفای حضرت خواجه اند قدس الله سرهم

بسم الله الرحمن الرحیم

حمد و ثنای بیحد و بی منتهی و شکر و سپاس بی اندازه و قیاس حضرت پادشاهی را جل ذکره که طالبان وصال و مشتاقان جمال او را دلیل وجود او هم وجود اوست و برهان شهود او هم شهود اوست [1] تو بدو بشناس او را نی بخود + راه از و خیزد بدو نی از خرد + تلطفت باولیائک فعرفوک + ولو تلطفت باعدائک لما جحدوک + وصلوات متعالیات و تسلیمات متوالیات حضرت نبوی را صلی الله علیه وسلم که جمیع [2] انبیا را پیشوای بحق و همه اصفیا را رهنمای مطلق است

خواجهٔ کونین [3] وسلطان همه	آفتاب [4] جان و ایمان همه

و خلفا و احباب او و بر محبان و بر آل و اصحاب و متابعان او اجمعین الی یوم الدین و بعد این کلمهٔ چند ست از انفاس نفیسه و کلمات متبرکه حضرت علیه صدر مسند ارشاد و هدایت جامع نعوت و خصائص ولایت

---

[1] یعنی یافت او بطریق ذوق و وجدان میسر نیست مگر بآنکه حق سبحانه و تعالی بنده را بمحض عنایت بخود راه نماید و بر وی تجلی کند ۱۲

[2] هر یک از انبیا حاجب امت خود ست و پیغامبر ما صلی الله علیه وسلم حاجب الحجاب و افاضهٔ معارف و حقائق بر جمیع اولیا و انبیای او بواسطهٔ روحانیت آنحضرت صلی الله علیه وسلم ۱۲

[3] مراد کونین عالم غیب و شهادت ست و غیب میگویند ماسوای عالم شهادت را و گاه غیب میگویند وجود علمی که مسمی باعیان ثابته ست میخواهند و ماسوای وجود علمی را چه وجود خارجی شهادت و چه وجود روحانی را عالم شهادت میگویند ۱۲

[4] بنور طلعت تو یافتم وجود ترا + بآفتاب توان دید کآفتاب کجاست + مظهر [illegible] عالم ظاهر آفتاب ان ۱۲

گر تو مرد رازجوئے رازجوی	جان فشان و خون جگر می بازجوی

بقدر تصفیهٔ دل از علائق[1] و عوائق و شواغل و بر مقدار تأمل بسیار در سخنان ایشان فهم و معانی ظاهره تخم فهم معانی خفیه میگردد و جمال فهم حقیقت روی می نماید با آنکه سخنان این طائفه که از عالم علم وراثت[2] و عیانست نه از علم دراست و بیان از طوریست که هر چند ازان طور بلسان علم و عبارت یا بلسان ذوق[3] و اشارت سخن گفتند بحقیقت شرح آن باکسی که بدان نرسیده است نتوانستند گفت و ما قدروا الله حق قدره و ما نادیناهم بغیر ستره فان الاعراب عنه بغیر ذائقة ستر و الاظهار بغیر واجده اخفاء و مقصود گویندگان جز به تنبیهی و تشویقی بیش نبود زیرا که این نوع سخن طلب طالبان را قوت دهد و همت ایشان را قوی گرداند و اگر کسی را در سر پنداری بود درهم شکند تا فضل دیگران و افلاس خود بیند سخن بعضی از مشائخ است قدس الله تعالی ارواحهم لا تزن الخلق بمیزانک وزن نفسک بمیزان الصدیقین لتعلم فضلهم و افلاسک شیخ شهید مجد الدین بغدادی قدس الله روحه دعا میکرده و میفرمود الهی کار تو بعلت[4] نیست مرا ازین قوم گردان یا از نظارگیان این قوم گردان که قسم دیگر را طاقت ندارم

نظم گر نیم مردان این ره را چو کس	ذکر ایشان کرده ام اینم نه بس
بکر نیم زیشان از ایشان گفته ام	خوش دلم کین قصه از جان گفته ام

[1] مراد بعلائق موانع ظاهریست و بعوائق باطنی چون خیالات واوهام فاسده ۱۲ [2] مراد بعلم وراثت علمی ست که نتیجه عمل ست و اشارت بدین علم ست انچه حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم فرموده است که من عمل بما علم الله فی علمه [illegible] علم ما لم یعلم ۱۲ [3] انچه طریق دریافت آن بغیر ذوق ممکن نیست اگر کسی آن را از الفاظ و عبارات فراگیرد و گمان برد آن چیز را دریافته است چون در حقیقت غیر آن [2] دریافته است جهل مرکب خواهد بود ۱۲ [4] یعنی بمحض فضل و عنایت است نه آنکه کار او بعلت نیست یعنی همه افعال مستند باوست نه با سباب هر چند ظهور افعال او از پس پرده اسباب است [5] بی دفع عطش تشنگان آب کند + بی دفع ملال خفتگان خواب کند + حاشا که کند بغیر سبب کاری لیکن زپس پرده اسباب کند ۱۲

که ازمبدا تا منتهای ایشان گذشته است والی من ان یعد ذیمی ست اگرچه درین
وقت قوای درخورست وپسندیده تا از نسیمات ریاض احوال عجیبهٔ ایشان
شمهٔ بمشام جان طالبان صادق برسد ودلهای وجانهای ایشان را ازان
استراحی حاصل باشد و بر موجب عند ذکر الصالحین تنزل الرحمة در ذکر آن امید
وصول بفضل آلهی ونزول فیض نامتناهی باشد اما درینوقت بدین مقدار اختصار افتاد

حدیث معجز تبریز وشمس دین کم گوی	که نیست درخور او گفت عقل سودائی
خموش زیر زبان ختم کن تو باقی را	که هست بر تو موکل غیور لالائی

وخود سخنان این طائفه که از ذوق وحال ست نه از حفظ وقال بحقیقت چنانکه
اهل بصیرت گفته اند فقه الله اکبر و برهانه الاظهر ست ویقینی که اهل بصیرت را
از تامل در سخنان این طائفه حاصل آید اقوی واعلی بود از یقینی که بمشاهدهٔ
خوارق عادات باشد ازینجا گفته اند

موجب ایمان نباشد معجزات	بوی جنسیت کند جذب صفات
معجزات از بهر قهر دشمن ست	بوی جنسیت پی دل بردن ست

وچون سخنان این طائفه از تجلی کلام الهی بود صفت آن سخن را کماهی درزبان
نتوان آورد یکی از کبرا میگوید الحمد لله الذی جعل الانسان الکامل معلم الملک و
ادار تشریفًا وتنویهًا بانفاسه الفلک وبا این همه بعضی از منکران قرآن اساطیر الاولین
خواندند یضل به کثیرا ویهدی به کثیرا پس سخنان این طائفه کنیل مصر للمحجوبین وبلاء علی المحجوبین ست

هرکس افسانه بخواند افسانه است	وانکه دیدش نقد خود مردانه است
آب نیل ست وبقبطی خون نمود	قوم موسی را نخون بود آب بود
دشمن این حرف این دم در نظر	شد ممثل سرنگون اندر سقر

له خوارق عادات مشترک است میان مومن ومشرک اما یقینی که از سخنان اینطائفه پیدا شود که اهل استقامت اند درانجا هیچ
اشتراک نیست ۱۲

فان کلام المشایخ یفسر بعضه بعضاً و درمیان دو سخن که شرح و مشبر واست دایره در خط
کشیده شود تا فصلے باشد یعنی از وصل زیرا که سے جمله معشوقست و عاشق پرده
زنده معشوقست و عاشق مرده ❊ و این ضعیف در خود سے بیند که برین معنی اقدام
نماید اما بحکم اشاره شریفه قدوة اهل الله صفوة اصحاب الانتباه ارباب الطریقة
موضح رموز اهل الحقیقة اسوة طلاب الیقین خدمت خواجه علاء الحق والدین محمد بن محمد
البخاری المشتهر بعطار اطال الله تعالیٰ مدة حیاته دا فاض علی المسترشدین انوار برکاته
در فرصت در املاء این مجموعه شروع افتاد اگر مدد همت و نظر قبول ایشان زیاده گردد نظم

این سخن را چون تو مبدا بوده	گر فزون گردد تواش افزوده
دیده غیب چو غیب ست استاد	کم مبادا از جهان این دید و داد
شرح توحیف ست با اهل جهان	همچو راز عشق باید در نهان
لیک گفتم وصف تو تاره برند	پیش ازان کز فوت آن حسرت خورند

باشد که درین گفتن و نوشتن وجود این ضعیف درمیان نباشد و این جمع و تالیف برکت
دعوات صالحه صاحب نظران سبب درجات قربت گردد و به سبحانه الحول و القوة
فمن تلک الکلمات القدسیة مسلمانی وانقیاد احکام و رعایت تقوی و عمل بعزیمت و
دور بودن از رخصتها بقدر قوت همه نور و صفاست و رحمت ست و واسطه وصول
بدرجات ولایت بمنازل و مقامات شریفه اولیاء الله از پردرش این صفات میسر
آنچه حضرات خواجه ما قدس الله روحه درین کلمات فرموده اند اشاره بآن نفسی ست
که ایشان را از حضرت خواجه بزرگ خواجه عبدالخالق غجدوانی قدس الله تعالیٰ
روحه رسیده است در مشاهده و واقعه که حضرت خواجه ما را قدس الله تعالیٰ
روحه واقعه بوده است در مبادی جذبات و غلبات احوال ایشان و این واقعه
دران شب بوده است که بسه مزار از مزارات متبرکه رسیده اند دران سیر و جذ

و شیخ امام عارف ربانی ابو یعقوب یوسف بن ایوب همدانی را قدس الله تعالی
روحه پرسیدند چون این طائفه روی در مقام نقاب آرند چکنیم تا بسلامت
مانیم فرمودند هر روز از سخنان ایشان بخوانید و یکی از صدیقان میفرماید کسی باید
که از و گوید تا من شنوم یا من گویم تا او شنود اگر در جنت گفتگوی او نخواهد بود
مرا با جنت چه کار اقتباس جذوات مواجید از انفاس طیبه ایشان توان کرد

ومن احسن قولا ممن دعا الی الله و عمل صالحا

گر ندارم از شکر جز نام بهر	این بسے بهتر که اندر کام زهر
آخرم زان کاروان گردی رسد	قسم من زان رفتگان دردی رسد
لفظها نسبت با و قشرست لیک	پیش دیگر فهمها مغزست نیک
آسمان نسبت بعرش آمد فرود	ورنه بس عالیست پیش خاک تود

و این کلمات قدسیه اگرچه قصیرة المبانی ست کثیرة المعانی ست والقلیل یدل علی الکثیر
والجرعة تنبئ عن الغدیر قدوة الکبار شیخ بزرگوار شیخ عبد الرحمن سلمی نیشاپوری قدس الله
تعالی روحه که مصنف حقائق التفسیر و صاحب کتاب طبقات مشائخ اند قدس الله
تعالی ارواحهم و غیر هما در کتاب طبقات از هر یک از ان مشائخ کبار مقدار یست
سخن و کلماتیش ایراد فرموده اند همان مقدار را در نظر اولی الابصار و اهل بینش و حقبا
دال بر سیرت و طریقت و علم و حال آن بزرگوار گردانیده اند و دران چند سخن بیان
بعضے از علوم و معارف ایشان که اساس سیر و سلوک بران ست کرده اند و لنا فیه

اسوة حسنة فی تقلیل الکلام مع الدلالة علی المرام و حاصل الکلمه

در نیابد حال پخته هیچ خام	پس سخن کوتاه باید والسلام

بدانکه این کلمات قدسیه را در بعضے از مواضع احتیاج باندک شرحی افتاد اولی این
آن بود که آن شرح باستعانت و استمداد از کلمات مشائخ و انفاس نفیسه اهل الله باشد

غجدوانی از خلفای امام ربانی شیخ یعقوب ابو یوسف همدانی اند و امام ابو یوسف همدانی
را در تصوف انتساب بشیخ طریقت شیخ ابو علی فارمذی طوسی ست که از کبار مشائخ
خراسانند و حجة الاسلام امام محمد غزالی را تربیت در علم باطن از ایشان ست و شیخ ابو علی
فارمدی را در تصوف انتساب بشیخ بزرگوار ابو القاسم گرگانی طوسی ست نسبت ایشان
بسه واسطه بسید الطائفه شیخ جنید بغدادی می پیوندد و دیگر نسبت شیخ ابو القاسم گرگانی
در تصوف بشیخ بزرگوار شیخ ابو الحسن خرقانی ست که پیشوای مشائخ و قطب زمان
خویش بوده اند و چون دران عهدهای گذشته صاحب دولتان حقیقی که کاملان راه
و سالکان طریق انتباه اند بسیار می بوده اند و در دورهای اخیر کمتر بل اعز من الکبریت الاحمر
گشتند لاجرم وقت بودی که طالبان صادق بعد ازانکه در صحبت و متابعت یکی
از کبراے دین و مقتدایان اهل یقین مرغ روحانیت ایشان از بیضه بشریت
بواسطه تسلیم تصرفات آن مقتدا بکلی بیرون آمده بودی بسی از کاملان مکمل دیگر نظر تربیت
و قبول یافتندی و بشرف صحبت و سعادت خدمت ایشان رسیدندی و انوار علوم
و معارف احوال ایشان اقتباس کردندی بسبب این انتساب در تصوف و علم باطن
متعدد و متضاعف شدی و شیخ شهید شیخ مجد الدین بغدادی قدس الله تعالی روحه
اشارة باین معنی فرموده اند که در سند علم باطن هرچند واسطه بیشتر آن اسناد عالی تر زیراکه
مشائخ که مقتبسان انوار حقیقت اند از مشکاة نبوت هرچند انوار بواطن ایشان
را اجتماع بیشتر راه بر طالب بواسطه آن روشن تر که نور علی نور یهدی الله لنوره
من یشاء و ازینجاست که همه مشائخ را اتفاق ست که معروف کرخی را قدس الله
تعالے روحه که سلسلۂ اکثر مشائخ باو می پیوندد انتساب او در علم باطن بدو کس ست
یکے بداؤد طائی ست قدس الله تعالے روحه که نسبت او درین معنی بحبیب
عجمی ست و او بحسن بصری ست رضی الله عنهما و او را به امیر المومنین علی کرم الله وجهه

فارمدی قدس سره از ... ولی ... امام ... بغدادی ... سی ... است

مزار متبرک که در نواحی بخارا است و منسوب بخواجه محمد بن واسع رضی اللہ عنہ بوده است از کبار تبع تابعین اند و رسیدن ایشان به بلاد ما وراء النهر بنقل صحیح ثابت شده است و امر حضرت خواجه بزرگ مر حضرت خواجه ما قدس اللہ سرهما دران واقعه این بوده است که قدم در عزیمت زنی و از رخصتها دور باشی و متابعت سنت کنی و از بدعتها اجتناب نمائی و دیگر سخنان فرموده اند که بمبدأ سلوک و وسط و نهایت تعلق دارد و حضرت خواجه ما قدس اللہ روحه علی الدوام در سلوک از سر تحقیق به آن امرها و وصیتها عمل میکردند و بعنایت حق سبحانه و تعالی نتیجه عمل بهر وصیتی در خود مطالعه می نموده اند و بر موجب آنکه دران واقعه مامور بودند بعمل بعزیمت بذکر علانیه عمل نکرده اند و بواسطه عمل به آن وصیتها ترقی در احوال باطنی خود مشاهده می نموده اند قصه شرح آن واقعه و سائر احوال و کرامات غریبه ایشان در مقامات ایشان مسطور است که بعضی از اعزه اصحاب خلص احباب متعنا اللہ ببقائهم و ایدهم و نفعنا بهم جمع و تالیف آن قصه نموده انشاء اللہ العزیز که علی اکمل الوجوه و اجملها تمام کرده و بذکر نشر آن مقامات گوشها و زبانهای محبان و مخلصان منور و معطر شود و حضرت خواجه ما را قدس اللہ روحه در طریقت نظر قبول بفرزندی از خدمت شیخ طریقت خواجه محمد بابا سماسی است که ایشان از خلفای حضرت عزیزان خواجه علی رامیتنی اند و ایشان از خلفای خواجه محمود انجیر فغنوی اند و ایشان از خلفای خواجه عارف ریوگری اند و ایشان از خلفای حضرت خواجه بزرگ خواجه عبد الخالق غجدوانی قدس اللہ تعالی ارواحهم و نسبت ارادت و صحبت و تعلیم آداب سلوک و تلقین ذکر ایشان را بخدمت امیر سید کلال رحمة اللہ علیه که از خلفای خواجه محمد بابا مذکور است اما نسبت تربیت حضرت خواجه ما قدس اللہ تعالی روحه در سلوک بحقیقت از روحانیت خواجه بزرگ خواجه عبد الخالق غجدوانی ست قدس اللہ تعالی روحه چنانکه شمه ازان در بیان آمد و حضرت خواجه عبد الخالق

ربوده بعد از انتساب بحضرت رسول صلے اللہ علیہ وسلم و ہمچنین اہل تحقیق بر آنند
امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ بعد از حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم از خلفای
سول صلی اللہ علیہ وسلم کہ بر امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ مقدم بوده اند ہم بہ نسبت
ئن تربیت یافتہ اند و شیخ الطریقۃ شیخ ابوطالب مکی قدس اللہ روحہ در کتاب
ۃ القلوب فرموده است کہ قطب الزمان در ہر عصری الی یوم القیمۃ در مرتبہ و
ۃام نائب مناب حضرت ابوبکر صدیق ست رضی اللہ عنہ و آن سہ دیگر از اوتاد کہ
ر د تتواز قطب اند در ہر زمان نائب مناب آن سہ خلیفۂ دیگر اند حضرت امیر المومنین
ر و حضرت امیر المومنین عثمان و حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین
بر مثال یقین و صفت و حالت ایشان اند و آن شش دیگر از صدیقان کہ صفت
یشان ست کہ بہم یقوم الارض و بہم یرزقون و بہم یدفع البلاء عن اہل الارض و بہم
طرون در ہر زمانے نائب مناب آن شش دیگر اند از عشرہ مبشرہ رضوان اللہ تعالے
ہم اجمعین و حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم در اواخر حیوٰۃ خطبہ فرمودند و دران
طبہ چنین گفتہ اند اما بعد فان اللہ عز وجل اتخذ صاحبکم خلیلا و لو کنت متخذا احدا خلیلا
تخذت ابابکر خلیلا و در حدیث دیگر فرموده است ان اللہ عز وجل اتخذ ابراہیم خلیلا
موسے نجیا و اتخذنے حبیبا ثم قال و عزتے و جلالی لاوثرن حبیبے علے خلیلے و نجی
غمون این دو حدیث آنست کہ اہل بصیرت و ارباب تحقیق گفتہ اند خلت عبارتست
ز دو مقام یکے نہایت مرتبہ محبی و این معنی مرادست در حدیث دوم و دیگر نہایت
رجات مراتب محبوبی و مراد این معنی ست در حدیث اول و ہیچکس را با حضرت
رسالت صلی اللہ علیہ وسلم درین مرتبہ شرکت نیست لفظ مقام محمود مشعر باین
ہایت ست و مبنی باین درجہ کمال ست و آنکہ فرموده صلے اللہ علیہ وسلم اگر
کسے را درین مقام خاص با من شرکت بودی ابوبکر را بودے دلیل ست برآنکہ

وایشان را بحضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم و دیگر معروف کرخی را انتساب در علم
باطن به امام علی بن موسی رضاست رضی اللہ تعالی عنہ وایشان را به پدر خود امام موسی
کاظم رضی اللہ عنہ وایشان را به پدر خود امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ و طریقۂ ایشان
طریقۂ ائمۂ اہل بیت ست ابا عن جد رضی اللہ عنہم اجمعین چنانکہ مشہورست و سلسلۂ ائمۂ
اہل بیت را رضی اللہ عنہم در علم ظاہر و علم باطن علمای و کبرای امت رضی اللہ عنہم
بیا نا لغرتہا و نفاستہا و تعظیما لشانہا سلسلۃ الذہب نامند و شیخ ابوالحسن خرقانی را انتساب
در تصوف بسلطان العارفین شیخ ابویزید بسطامی ست قدس اللہ روحہ و تربیت
ایشان در سلوک از روحانیت شیخ ابویزیدست و ولادت شیخ ابوالحسن بعد از وفات
شیخ ابویزید بمدتی بوده است و شیخ ابویزید را انتساب به امام جعفر صادق ست
رضی اللہ عنہ و تربیت ایشان ہم از روحانیت امام جعفرست رضی اللہ عنہ و بنقل صحیح
ثابت شده است کہ ولادت شیخ ابویزید بعد از وفات امام جعفرست رضی اللہ عنہ
و امام جعفر را انتساب در علم باطن بدو طرف ست یکے به پدر خود امام محمد باقر
رضی اللہ عنہ و امام محمد باقر را به پدر خود امام زین العابدین علی بن الحسین بن علی رضی اللہ
عنہم و امام زین العابدین را به پدر خود سید الشہدا حسین بن علی رضی اللہ عنہم و سید الشہدا
حسین بن علی را به پدر خود امیر المومنین علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ و امیر المومنین
علی را بحضرت رسالت صلے اللہ علیہ وسلم و علی آلہ و اصحابہ اجمعین دیگر امام جعفر را
انتساب در علم باطن به پدر مادر خود قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق ست رضی اللہ عنہم
و قاسم بن محمد از کبار تابعین ست و از فقہاء سبعہ است کہ در میان تابعین مشہور
و آراستہ بعلم ظاہر و باطن و قاسم را رضی اللہ عنہ انتساب در علم باطن بسلمان فارسی ست
رضی اللہ عنہ و سلمان فارسی را با وجود دریافت شرف صحبت رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم و تشریف سلمان من اہل البیت انتساب در علم باطن با بوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

بادشاها دل بخون آغشته ایم | پای تا سر چون فلک سر گشته ایم
گفته من با شمائیم روز و شب | یک نفس فارغ مباشید از طلب
چونکه با لطفت چنین همسایه ایم | لطف تو خورشید و ما چون سایه ایم
چون بود جان بخش بی سرمایگان | گر نگهداری حق همسایگان
رهبرم شو زانکه گمراه آمدیم | دولتم ده گرچه بیگاه آمدیم
هرکه در کویت بدولت یار شد | در تو گم گشت و ز خود بیزار شد
مبتلای خویشم و حیران توام | گر بدم ور نیک هم زان توام
نیستم نومید و هستم بی قرار | بو که در گیرد یکی از صد هزار

چون سالک را بهر دو صفت جلال و جمال پرورش دهند جلال او را جمال بود و جمال او را جلال باشد در استیلای خوف رجا بود و در غلبه رجا خوف باشد و در عین آن زمان که مظهر صفت جلال گردد بصفت جمال توجه تواند نمود آن نظر سلطان العارفین ابویزید قدس الله تعالی روحه بر مرید ابوتراب بخشی نظر جلال بود به نسبت تجلی ذات و آن مرید بصفت جمال پرورش یافته بود اگر بهر دو صفت پرورش یافته بودے او را قوت کشیدن بار آن نظر سلطان العارفین بودی و وجود بشریت او متلاشی نگشتے وقتے با محمد زاهد که درویش صادق بود در صحرائی بودیم بکاری بیرون آمده و نیشها با ما بود حالتے پدید آمد تیشها را گذاشتیم و روی دران بیابان آوردیم و با هم گرم از هر نوع سخن می گفتیم تا سخن بدین جا رسید که سخن در عبودیت و فنا میرفت او گفت فنا تا چه باشد گفتم تا غایتے که اگر درویش را گویند ترا می باید مردن فی الحال بمیرد درین زمان گفتن صفتے در من پدید آمد که روی به محمد زاهد کردم و گفتم بمیر فی الحال محمد زاهد بیفتاد و روح از وی بکلی مفارقت کرد و مدتے برین صفت بگذشت چاشت او بعد از مفارقت روح بیفتاده بود و تشت برزمین و روی او در آسمان و ماسوی قبله

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بحسب ولایت و علم باطن که علم باللہ ست اکمل و افضل و اعلم و اعظم اولیای امت ست بلکه اکمل افضل همه صدیقان بعد از پیغامبران صدیق اکبر است و کبرای اہل بصیرت را قدس اللہ تعالی ارواحهم برین معنی اجماعیست و این معنی بکلی دفع خیال کسانی می کند که برخلاف این اعتقاد دارند و افضلیت او را تاویل بر وجه دیگر می کنند از آنچه مذکور گشت از احوال حضرت خواجهٔ ما قدس اللہ تعالی سره درین محل و از بیان سلسلهٔ مشائخ قدس اللہ ارواحهم معلوم گردد که ایشان را طریقهٔ اویسیان بوده است و بسیار از مشائخ ایشان که درین سلسله مذکور اند اویسی بوده اند و معنی اویسی آنست که حضرت شیخ طریقه شیخ عطار قدس اللہ روحه گفته اند که قومی از اولیا اللہ عز و جل باشند که ایشان را مشائخ طریقت و کبرای حقیقت اویسیان نامند و ایشان را در ظاهر حاجت به پیری نبود زیرا که ایشان را حضرت رسالت صلی اللہ علیه وسلم در حجرهٔ عنایت خود پرورش میدهد بیواسطهٔ غیری چنانکه اویس را داد رضی اللہ عنه و این عظیم مقام بود و بس عالی تا کرا اینجا رسانند و این دولت بکه روی نماید ذلک فضل اللہ یؤتیه من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم و بسیار از مشائخ این طریق را در اوان سلوک توجه باین مقام بوده است چنانکه شیخ بزرگوار شیخ ابوالقاسم گرگانی طوسی را که سلسلهٔ مشائخ ابوالجناب نجم الدین الکبری قدس اللہ تعالے ارواحهم بایشان مے پیوندد و از طبقه شیخ ابوسعید ابوالخیر و شیخ ابوالحسن خرقانی اند قدس اللہ تعالی ارواحهم در ابتدا ذکر این بود که علی الدوام مے گفتے اویس رہ و در طریق سلوک ارواح مقدسه وسائط اند در وصول فیض ربانی و تجلیات رحمانی اما در طریق جذبه که طریق وجد خاص ست هیچ واسطه درمیان نبود و مقصود از ذکر لا اله الا اللہ توجه بوجه خاص ست که ضروری همه موجودات را والتجا و اعتصام بصفت قیومیت ست چنانکه عطار قدس اللہ سره می فرماید غزل

تیر جستہ باز گرداند ز راہ	اولیا را ہست قدرت از آلہ

ونیز گفتہ اند کہ اولیاء اللہ در وقت ظہور مثل این صفت عیسوی المشہد باشند یعنی آن
مرتبہ زندہ گردانیدن ایشان را بواسطۂ روحانیت عیسے باشد علیہ الصلوٰۃ والسلام
سلطان العارفین ابویزید قدس اللہ تعالیٰ روحہ مورچہ در زیر قدم مبارک اسپردہ شد
از کشتہ شدن آن مورچہ متالم ومتاثر گشت الہامی بدل او رسیدہ کہ در آن مورچہ
دم در دم او در دمید مورچہ زندہ شد دران حالت ابویزید عیسوی المشہد بودند و
نیز گفتہ اند کہ کاملان اولیاء اللہ را نصیب تمام ست از نور حیوٰۃ حقیقیہ کہ صفت ذاتیہ
جناب احدیت ست و عکسے ازان بر فطرت سلیمۂ انسانیت یافتہ است ایشان
اند کہ بر طہارت فطرت اند و از ظلمات طبیعت وصفات بشریت کہ تغیر کنندۂ آن
فطرت ست خلاص یافتہ اند وچون ایشان از نور حیوٰۃ حقیقیہ بہرۂ تمام دارند باین
نور بر بواطن واستعدادات وخواطر ونیات واعمال واحوال مخفیہ خلق مطلع میشوند
بطریق فراست واز مطالعۂ ہیآت واوضاع بدنیہ آن معانی مخفیہ را ادراک میکنند
و دیگر ہم باین نور حیوٰۃ حقیقیہ کہ نور آلہی ست دلہای طالبان مستعد را زندہ می
گردانند وآن زندہ گردانیدن بحیوٰۃ حقیقیہ شریف تر ست از زندہ بحیوٰۃ حسیہ
اما زندہ گردانیدن بحیوٰۃ حسیہ ومظہر احیاے حسے شدن کمتر ست ووقوع وے
درمیان اولیاء اللہ عظیم تر ست در نفوس خلق بدان التفات نمودند منہا ہمہ
دور افتادگی ہاے خلق از انست کہ خود را دور مے انداز ندو باختیار بار بر خود
زیادہ مے کنند وگرنہ قصور در فیض آلہی نیست خدمت امیر سید کلال تمثیل مے نمودند
مے فرمودند کہ تا تم تعلقات دور نشود کوزۂ وجود شائستۂ آن نشود کہ او را در خمدان
درست در آرند باز چون کوزہا را در خمدان تصرف در آورند بعضے ازان خمدان درست
بدر مے آید وبعضے شکستہ واین بہ نسبت ظہور ارادت ازلیت وبا این ہمہ آن را

از چاشت تا نیمروز دران روز هوا بغایت گرم بود و آفتاب در برج میزان بود
ازان صفت قوی مضطرب شدم و نیک متحیر گشتم در نزدیک آنجا سایهٔ بود زمانی
دران سایه در تحیر نشستم و باز از انجا بزدی آمدم و در روی وی نگاه کردم تنگ
او از اثر گرمے هوا سیاہے میز دحیرت من زیاده شد ناگاه دران حالت الهامی
بدل من رسید که بگو محمد زاهد زنده شو سه بار این کلمه را گفتم اثر حیوة دران ظاهر شدن
گرفت و در اعضای وی حرکت پدید آمد و درهمان ساعت زنده شد و بحال اصل
باز آمد بخدمت امیر سید کلال رفتم و آن قصه را بر ایشان عرض کردم چون در اثنای
قصه گفتم روح از بدن او مفارقت کرد و من متحیر شدم امیر فرمودند ای فرزند چرا
دران حالت نگفتی زنده شو گفتم الهامے بدل من رسید تا چنین گفتم وا و بحال خود آمده
اهل تحقیق گفته اند پرورش هر دو صفت جمال وجلال سالک را وقتی بود که بحقیقت
محبت ذاتی رسد و یکے از علامات رسیدن به محبت ذاتی سالک آن بود که
جهات صفات مقابلهٔ محبوب همچو اعزاز و اذلال وضرر و نفع نزدیک سالک
یکسان بود و نیز اهل تحقیق گفته اند یعطی الحق سبحانه المحبوب من اولیائه فی الدنیا
اول ما یعطی اهل الجنة فی الآخرة وهو قوله کن فیکون و تلک الکلمة صورة الارادة الکلیة
و درصفت این مقام ست انچه گفته اند نظم

چون چنین خواهی خدا خواهد چنین	مید هد حق آرزوی متقین
کان لله بودهٔ در ما مضے	تا که کان الله پیش آید جزا

اما کمال معرفت و کمال ادب اقتضای آن کند که آن ولی محبوب ارادت خود را تابع
ارادت حق سبحانه و تعالے گرداند و ارادت حق را تابع ارادت خود نسازد و بشناسد
که آنحضرت تبعیت را نشاید و اگر این صفت از وی ظهور کند بے اختیار وی باشد
یعنے از خواست امتناع نماید بیت

قلیل یطلع قباتی الی الحمے	کشہیر واما الواصلون قلیل
غواصان را اگرچہ ستیمے نبود	در ہر صدفے درّ یتیمے نبود
در عمر بنا در آنچنان سرمے افتد	وین دولت ہر سیہ گلیمی نبود

این سیر فی اللہ را مقام وصول خوانند و در سیر الے اللہ سیر عاشق ست بمعشوق و در سیر فے اللہ سیر معشوق ست در عاشق واین سعادت بعد از فنای صفات بشریت و بے اختیاری حقیقی میسر گردد چنانکہ در ہر دو عالم اورا ہیچ مرادے و خواہشے نباشد جز او واین بے اختیاری حقیقی بواسطہ بے اختیاری در تسلیم ولایت شیخ بود تسلیم ارادت شیخ نردبان تسلیم احکام قضا وقدرست چون اینجا از عہدۂ تسلیم بیرون آید آنجا تسلیم تواند بود وچون از عہدۂ تسلیم در تصرفات ولایت شیخ بیرون آید تق عزت از پیش جمال حقیقت بکشاید وقاصد بمقصود ومرید بمراد رسد قال الجنید رح الاتصال بالحق بقدر الانفصال عن الخلق ومنہا اثر توجہ بروحانیت اویس قرنی رضی اللہ عنہ انقطاع تمام وتجرد کلی از علائق ظاہری وباطنی بود ہرگاہ کہ توجہ بروحانیت قدوۃ الاولیا خواجہ محمد علی حکیم ترمذی قدس اللہ روحہ نمودہ شدی اثر آن توجہ ظہور بے صفتے محض بودے وہرچند دران توجہ سیر افتادی ہیچ اثری وگردی وصفتے مطالعہ نمے افتاد وچون آن وجود روحانیت در انوار حقیقت بے نہایت محو شود ہرچند آدمی از خود وجودی طلبد وانچہ سرمایۂ ادراک ست از خویشتن بجوید جز بے صفتے وبے نہایتے چیزی دیگر نہ بیند این سخن را وقتے سے فرمودند کہ از مبادی سلوک واحوال خود حکایت سے کردند وتوجہات خود بارواح طیبہ مشائخ کبار رضی اللہ عنہم وظہور اثر ہر توجہی را در بیان آوردند گفتہ اند اولیاء اللہ مختلف اند بعضے بے صفت اند وبے نشان وبعضے بصفت اند وبعضے از صفات نشان مند گشتہ اند مثلاً گویند ایشان اہل معرفت اند یا اہل معاملہ اند یا اہل

که شکسته بیرون آمده است فی الجمله هم امیدی هست که دیگر بار او را آرد سازند و باگلی دیگر یار کنند و کوزه سازند و بار دیگر بجمدان برند تا باشد که این بار درست بیرون آید و میفرمودند که امیر در آخر حیات سه شبان روز روی بقبله متوجه نشسته بودند و با کسی سخن نمی گفتند بعد ازان بسخن آمدند و شکر گفتند و فرمودند مقصود ازین توجه آن بود که شناخته شود که این در را بالقبول باز مے کنند یا به رد اولیاء الله را بحکم آیة لهم البشری فی الحیوة الدنیا و فی الآخرة الآیة هم در دنیا در وقت رفتن از حق سبحانه و تعالی بشارت می بود بالقبول و غفران و دیگر انچه فرمودند همه در اقتادگیها است آخره بنا بر آنست که هرچند بنده را صفت اختیار و خواستهای طبعی کمتر مے گردد وجود بشریت بیشتر نفی می شود و ازان نفی قرب بنده بحق سبحانه و تعالی زیاده میگردد زیرا که گفته اند

قرب حق دوری تست از بود خویش	سبحان زیان خود دنیا بے سود خویش

و بمقدار نفی اختیار بنده را با حضرت الوهیت موافقت در تدبیر تقدیر او بیشتر میشود و بمقام رضا و سعادت نزدیکتر می گردد همواره بنده بواسطه ترک اختیار ها و خواستهای گوناگون طبیعی و محو گردانیدن آن صفات و تعینات بشریت از خود در درجات قرب ترقی می نماید تا چون بدرجه اعلی بی اختیاری رسد و او را بحقیقت هیچ خواستے نماند انگاه از حضیض بشریت بذروه عبودیت ترقی تواند بود و شایسته آن تواند گشت که بتصرفات جذبات الوهیت او را بمرتبه الفناء فی الله والبقاء به رسانند که اول درجات ولایت خاصه اوست و منتهای سیر الی الله است و مبدء سیر فی الله است عجایب این طور را نهایت نیست و سلوکی که عبارت از سیر الی الله است غالبا بحکم سنت الهی شرط این جذبه است که در سیر فی الله است نه آنکه هر که علی القطع طلب کند یا هر که سلوک کند به مقصود رسد

نه هر صدف که خورد قطرهٔ باران	درون سینهٔ او گشت جای دُر دانه
صدف بباید و باران و بحر و چندین سال	هنوز نیست محقق که مے شود یا نه

ستقامت باطن آنست که در جنب کلمهٔ توحید همه تعلقات روحانی وجسمانی منفی گردد
آن همه تعلقات استقامت احوال ست ودلیل بر استقامت احوال استقامت
ال ست که امتثال امر ونهی خداوندست وتعظیم فرمانهای حضرت او جل ذکره است
ز با استقامت افعال استقامت احوال معلوم نمی گردد ور روندهٔ راه را هر آئینه
ش وکوشش می باید تا کار او بجای رسد روش یعنی رعایت ادب با اهل الله
شش یعنی سعی نمودن در کارهای حق سبحانه وتعالی وعمل کردن بانچه او را معلوم شده
ست هرچه میگوئیم از لوازم است که بآن عمل کنیم لم تقولون ما لا تفعلون کاری مشکلست
ذکر و نفی از ذکر کم ذکر حق سبحانه وتعالی یا ذکر دست بدان هر آیتی که مذکورست
هرچه دیده شد ودانسته شده همه غیرست وحجابست بحقیقت کلمهٔ لا آنرا نفی باید کردن
ی خواطر که شرط اعظم سلوک ست بی تصرف عدم در وجود سالک که آن تصرف
م از نتیجهٔ جذبهٔ الهی ست بکمال میسر نگردد ووقوف قلبی برای آنست که اثر آن جذبه
طالعه کرده شود وآن اثر در دل قرار گیرد و رعایت عدد در ذکر قلبی برای جمع
اطر متفرقه است ودر ذکر قلبی چون عدد از بیست ویک بگذرد واثر ظاهر نشود
یل باشد بر بیحاصلی آن عمل واثر ذکر آن بود که در زمان نفی وجود بشریت منفی شود
ور اثبات اثری از آثار تصرفات جذبات الوهیت مطالعه افتد آنکه خداوند جل
کره در کلام مجید میفرماید ما عندکم ینفد وما عند الله باق در معنی این آیه چنان باید
انستن که اعمال صالحه وافعال حسنه که از اهل ایمان در وجود می آید وقتی عندالله
می گردد که در محل قبول حضرت او جل ذکره افتد وعلامت قبول عمل نفی شدن
جود بشریت است دران عمل وظاهر شدن اثر تصرفات جذبهٔ الهیت بدان
وفقک الله تعالی ذرتمهٔ بعضی از این فوائد که اهل بصیرت روح الله ارواحهم
گفته اند مقصود از سر همه عبادات ذکر خداوندست عزوجل وبسعادت عظمی کسی رفتن

مجسات اند یا اهل توحید اند و کمال حال و نهایت درجات اولیا را در بے صفتی و بے نشانی گفته اند بی صفتی اشارت بکشف ذاتی ست که مقام بس بلندست و درجه بس شریف ست و عبارت و اشارت از کنه آن مرتبه قاصرست و این سخنان نسبت بمتوسطانست که ادراک بصفتی میتوانند کرد نه نسبت حال مبتدیان که از ادراک قاصر اند

نظم

برتر از علم ست و بیرون از عیان ۔ ذاتش اندر هستی خود بے نشان
زو نشان جز بے نشانی کس نیافت ۔ جان جز جان فشانی کس نیافت
گر عیان جوئی نهان آنگه بود ۔ ور نهان جوئی عیان آنگه بود
ور بهم جوئی چو بیچون ست او ۔ آن زمان از هر دو بیرون ست او
صد هزاران طور از جان برترست ۔ هر چه خواهم گفت او زان برترست
عجز از ان همراه شد با معرفت ۔ کو نه در شرح آید و نه در صفت

و کمال این مرتبه بے صفتی حضرت سید المرسلین است صلی الله علیه وسلم و همه انبیا و اولیا علی حسب مراتبهم خوشه چینان خرمن سعادت اونید و باستمداد از باطن مقدس او در درجات این مرتبه ترقی مینمایند و مقام محمود که مخصوص بحضرت اوست صلی الله علیه وسلم اشارت بکمال این مرتبه است و از خواص مرتبه بے صفتی آنست که صاحب این مرتبه از اهل تمکین بود و از صحبت قلب بصحبت مقلب قلب پیوسته باشد و بجمیع صفات و اخلاق الٰهی متخلق و متصف گشته باشد و متصرف بود در احوال باطنی و بنا برین او را ابو الوقت گویند و از صفتی بصفتی باختیار خود انتقال تواند نمود و از بقایای وجود بشریت بکلی صافی شده باشد و ازین معنی گفته اند

صوفی ابن الوقت باشد در مثال ۔ لیک صافی فارغ ست از وقت حال
حالها موقوف عزم و رای اوست ۔ بسته بر رای جهان آرای اوست

و منها حدیث اجمعوا وضوءکم جمع الله شملکم اشارت ست بآنکه وضوء باطن را با وضوء ظاهر جمع کنید تا استقامت باطن بحال

مستعد و تلقین و تصرف صاحب ولایت افتاده باشد ثمرهٔ ولایت بکمال حاصل آید تو کرامت
کلمه بقدر نورانیت دلیست و نورانیت دل بقدر زوال هواست و شیخ کامل هوا را
تبع نبود و دل او را نورانیت تمام بود و اول راه آن بود که صفات مذمومه را از
باطن خویش بقدر وسع دفع کنند تا چون زمین اول از خار و خاشاک طبیعت خالی
گردد شایستهٔ آن شود که تخم ذکر دران پاشیدن گردد لیکن صفت ذمیمه پیش مبتلا بود
جهد دفع آن نیز کند اگرچه اول در تصفیه دل باید کوشیدن در مبدائ بکلی بر تبدیل اخلاق
مشغول نباید شدن زیرا که چون توجه بشرط حاصل آید و بر مراقبه ادامت شود تصفیه
دل دست دهد بامداد فیض حق سبحانه و تعالی چندانی به تبدیل اخلاق و تحصیل صفات
دل میسر گردد که بعمرها بمجاهدت دست ندهد و چون این معنی بفیض فضل حق سبحانه و تعالی
بحاصل آید بحد اعتدال و طریق صواب باشد و هرچه او را از رفتن راه مشغول گرداند
از پیش بردارد زیرا که راه نتوان رفتن الا بدل فارغ و چون این همه گرچه مثل و چون
مثل کسے بود که طهارت کرد اکنون او را با امام حاجت بود که با واقتدا کند
و آن پیر راه دکامل تصرف است بسبب آنکه راه حق سبحانه تعالے پوشیده است و راه
های شیطان براه حق آمیخته راه حق یکیست و راه باطل هزار ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیله

نظم

نیست ممکن در رہِ عشق اے پسر	راه بردن بے دلیل راه بر
رو بجو یار حندانے را تو زود	چون چنین کردے خدا یار تو بود
گر ز تنہائے تو نومیدے شوی	زیر ظل یار خورشیدے شوے
وانکه در خلوت نظر بر دوختہ است	آخر آن را هم زیار آموختہ است
خلوت از اغیار باید نہ زیار	پوستین بہر دے آمد نے بہار
یار آئینہ است جان را در حزن	در رخ آئینہ اے جان دم مزن
تا نپوشد روے خود را از دست	دم فرو خوردن بباید ہر دست

که ازین عالم انس و محبت حق سبحانه و تعالی بر وی غالب بود و غلبه انس و محبت او جز
بدوام ذکر او عز وجل نبود و اصل مسلمانی کلمه لا اله الا الله ست و وی عین ذکرست و همه
عبادات دیگر تاکید این ذکرست و روح نماز تازه کردن ذکر حق ست سبحانه بر دل
به سبیل هیبت و تعظیم و مقصود از روزه کسر شهوات ست تا چون دل از مزاحمت شهوات
خلاص یابد صافی گردد و قرارگاه ذکر شود و مقصود از حج ذکر خداوند خانه است و شوق
بلقای وی و ترک دنیا و ترک شهوات و معاصی برای فراغت ذکرست پس مقصود
از امر و نهی ذکرست و حقیقت ذکر آن بود که از همه گسسته شود و از محبت حضرت الهی
هیچ چیز دیگر التفات ننماید و او را هیچ معبودی نماند که طاعت او برد جز حق سبحانه و تعالی
و هوای معبودی نبود و علامت حقیقت ذکر آن بود که در وقت امر و نهی خداوند را
عز وجل فراموش نکند و امتثال فرمان بجا آورد و گرنه نشان آن بود که ذکر او جز حدیث
نفس هیچ نبوده است پس می باید که اساس مواظبت بر ذکر بر توبه نصوح باشد از
جمله معاصی ظاهری و باطنی به نسبت خلق و نسبت حق سبحانه تعالی که ذکر با وجود
مخالفت مذکور را اثر حقیقی نبود و دیگر از شرائط آنست که در طلب صادق بود و در طلب
و داعیه سلوک راه او را کمال حاصل باشد تا هرچه او را از سلوک مانع آید و مشغول گرداند
ازان متوحش گردد و نفور شود و از وجود نیز گریزان شود تا از همه روی تواند گردانید
و مشغول ذکر حق سبحانه و تعالی تواند گشت ؎

سیر آمده ز خویشتن می باید	برخاسته ز جان و تن می باید
و شیخ عطار قدس الله سره العزیز میفرماید	؎ یاد او مغز همه سرمایه است
ذکر او ارواح را پیرایه است	تو ز ننگ خویش نگذشتی دمی
بر تهور نام او گویی همی	و فایده کلی از ذکر آنگاه حاصل شود

که از شیخ کامل صاحب تصرف تعین گرفته باشد تا ازان تخم ذکر حقیقی که در طالب

نفس در وقت ذکر سبب ظهور آثار لطف ست و مفید شرح صدر و اطمینان دست
دیاری دهنده است در نفی خواطر و عادت که آن باز داشت نفس سبب وجدان
حلاوت عظیمه است در ذکر و واسطه بسیاری از فوائد دیگر و حضرت خواجه ما قدس الله
روحه در ذکر باز داشتن نفس را لازم می شمردند چنانکه رعایت اعداد را لازم نمی شمرده اند
اما رعایت وقوف قلبی را هم میداشتند و لازم می شمردند زیرا که خلاصه آنچه مقصود ست
از ذکر در وقوف قلبی ست و واسطه مطالعه جمیع مکونات و محدثات بنظر فنا و مشاهده وجود
قدیم حق سبحانه بنظر بقا و ملازمت برین معنی صورت حقیقت توحید در دل ذاکر قرار گیرد
و چشم بصیرت وی کشاده گردد تا او را میان عقل و توحید هیچ تناقض نماید و درین مقام
حقیقت ذکر صفت لازم دل گردد و بعد ازان بجای رسد که حقیقت ذکر با جوهر دل
یکی گردد هیچ اندیشه غیر حق سبحانه نماند و ذاکر در ذکر و ذکر در مذکور فانی گردد و چون بارگاه
دل از زحمت اغیار خالی گردد و به حکم لا یسعنی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبدی المؤمن
الحدیث جمال سلطان الا الله تجلی نماید بر حکم دعوة اذکر کم مجرد از لباس حرف و صوت
و خاصیت کل شیئ هالک الا وجهه آشکارا گردد و ذکر روح با ذاکر وجود او در بحر نا متناهی
اذکر کم مستغرق و مستهلک گردد

ذکر کن ذکر تا ترا جان ست	پاکی دل ز ذکر یزدان ست
چون تو فارغ شوے ز ذکر بذکر	ذکر خفیه که گفته اند آن ست

یا دکرد و بازگشت و نگهداشت
و یاد داشت مقصود از ذکر لسانی و قلبی و نگهداشت که مراقبه خواطر ست یاد داشت
است که مشاهده و فانی شدن و ذکر خفیه است علی الحقیقة و ذکر لسانی و ذکر قلبی بمنزلهٔ
تعلیم الف و باست تا ملکه خواندنی او را حاصل آید و اگر معلم حاذق بود و در طالب
صادق قابلیت استعداد آن یابد شاید که در قدم اول او را خواننده گرداند و بمرتبهٔ
یاد داشت بی زحمت تعلم الف و با برساند اما اغلب طالبان آنانند که ایشانرا بریاد داشت

در کلام مجید فرموده است اتقوا الله و کونوا مع الصادقین

گر نتوانی ز خود بریدن	در پهلوی پهلوان ما باش
هم درین معنی گفته اند	در پهلوی راستین نشین تا بدل رسی
پهلوی چیش نیابی از هر که پری	و چون سعادت صحبت او را دریافت

تصرف خود را فانی کند و در باطن او هیچ تصرف نبود کار خود جمله با و گذارد و بداند
منفعت در خطای مقتدای بیش از انست که در صواب او اگرچه وجه آن نداند حضرت
خواجه ما قدس الله روحه میفرمودند که یکی از فوائد مشورت با اهل دل و مردم عزیز آنست که
اگر در آخر امر وجه صواب در انکار ظاهر شود وجود تو در میان نباشد و اگر خلاف صواب
ظاهر شود هم وجود تو در میان نباشد مشائخ طریقت قدس الله تعالی ارواحهم از
جمله اذکار ذکر لا اله الا الله را اختیار کرده اند حدیث نبوی چنین وارد است که افضل الذکر
لا اله الا الله و صورت این ذکر مرکبست از نفی و اثبات و حقیقت راه بحضرت عزت
باین کلمه توان بر د حجب روندگان نتیجه نسیان ست و حقیقت حجاب انتقاش صور
کونیه است در دل و در انتقاش نفی حق و اثبات غیر ست و بحکم المعالجة بالاضداد
درین کلمه نفی ماسوای حق سبحانه تعالی ست و خلاص از شرک خفی جز از مداومت و ملازمت
بر معنی این کلمه حاصل نیاید پس ذاکر باید که در طرف نفی جمیع محدثات را بنظر فنا و
نا خواستن مطالعه میکند و از معنی ذکر می اندیشد و نفی خواطر دیگر می کند و در طرف اثبات
وجود قدیم حضرت عزت را جل ذکره بنظر بقا و مقصود مطلوب و محبوب
مشاهده می فرماید در هر ذکر در اول و آخر حاضر می باشد و هر چیزی که دل را با آن
پیوندی بیند بنفی آن پیوند را باطل می کند و باثبات محبت حق را قائم مقام آن محبت
می گرداند تا بتدریج دل از جمله محبوبات و مالوفات فارغ شود و هستی ذاکر در
نور ذکر مضمحل گردد و علائق و عوائق وجود بشریت از و برخیزد و گفته اند بازداشتن

به نسبت کسی که بآن نهایت دل و روح که ذاکر گردد شد نرسیده باشد و خفی بروحی نسبت
خاص حضرت که خلاصان حضرت را دهند که واند هم بروح منتها واسطه گردد میان عالم
صفات خداوندی و میان سر تا بواسطهٔ آن راه یابند بعالم صفات الوهیت مصرع
که رستم را کشد هم رخش رستم ٭ لا یحمل عطایا الملک الا مطایا الملک و ذکر در مرتبهٔ خفی تا
بحقیقت ذکر خفیه و سر آن چنانچه خلفای خانوادهٔ حضرت خواجهٔ بزرگ خواجه عبد الخالق
غجدوانی قدس الله تعالی روحه بآن اشارت فرموده‌اند یکیست زیرا که تا وجود
روحانیت باقیست و بمرتبهٔ فنا نرسیده است آن ذکر بحقیقت خفیه نیست سخن کبرا که لا
یطلع علیه ملک فیکتبه ولا النفس فتعجب به اشارت بآنست چون بحقیقت فنا برسد اینجا بود
که باطن او از نفی بایستد و جز اثبات نتواند بود و ذکر او الله الله شود اینجا بحقیقت کلمه و
سر او برسد و حضرت خواجهٔ ما قدس الله تعالی روحه در بیان این معنی بسیار فرموده‌اند
که حقیقة الذکر الخروج عن میدان الغفلة الی فضاء المشاهدة و مشاهده در تجلی ذات و
و مکاشفه در تجلی صفات و محاضره در تجلی افعال و مقصود از ذکر لسانی توجه کلیت بجمیع
قوای روحانی و جسمانی تا نفی خواطر شود باین توجه کلی از ملازمت و مداومت باین ذکر
بدل برسد و از زبان بدل باز منتقل شود و در دوام ذکر قلبی نوری از انوار الهی متجلی گردد
و باطن بنده را مستعد تجلیات صفاتی و اسمائی و قابل تجلیات ذاتی گرداند و الله
الموفق و کمال درجات و مراتب ذکر آنست که مذکور بدل مستولی شود مذکور ماند و بس
و همگی دل او دوست گردد فرقست میان آنکه همگی دل ذکر دوست گردد و آنکه همگی
دل دوست گردد نتیجهٔ محبت مفرط بود که آن را عشق خوانند عاشق گرم و همگی او را
معشوق دارد و باشد که از غایت مشغولی بمعشوق نام معشوق را نیز فراموش کند و چون
چنین مستغرق گردد که وجود خود را و هر چه هست جز خدا تعالی فراموش کند بحقیقت
این معنی رسد که واذکر ربک اذا نسیت غیره و نسیت نفسک لان تحقیق المذکور و شهوده

دلالت کردن بیش از ذکر لسانی و قلبی بمنزلهٔ آنست که یکے پر و بال ندارد و او را
تکلیف ے کنند و می گویند بر پر و بر بام بر آے

قطعه ما بہ پر بی پر یم سوی فلک | زانکہ عرشے ست اصل جوہر ما
ساکنان فلک ہمی گویند | از صفات خوش و ہمه بر ما
گل ما بجے ست و شکر ما | دلبرے ما شدست و لبر ما
ما ہمیشہ میان گل شکریم | زان دل ما قوی ست در بر ما
زہرہ دارد ہوا دشت طبعے | کہ بگرود بگرد شکر ما
ذرّہ ہاے ہوا بریزد روح | از دم عشق روح پرور ما

وگفتہ اند حقیقۃ الذکر عبارۃ عن تحلیۃ بذاتہ سبحانہ من حیث اسم المتکلم اظہار الصفات الکمالیۃ
و صفا بنعوتہ الجمالیۃ والجلالیۃ و ذکر بے شرک خفی اکنون دست دہد و سر کلمۂ شہد اللّٰہ
انہ لا الہ الا ہو آشکارا گردد تا ز خود بشنود نہ از من و تو لمن الملک و احد القہار
روح در بدایت فطرت اگرچہ حق سبحانہ را بہ یگانگی دانست اما یگانگی نشناخت
زیرا کہ شناخت از شہود خیزد و شہود از وجود درست نباشد کہ شہود ضد وجود ست
چون وجود روح پدید آید عین وجود او دوگانگی اثبات گردد و در شرح این اطنابی دارد
و مقصود آنست کہ اشارت شود بچیزی از معنی انچہ حضرت خواجۂ ما قدس اللّٰہ روحہ
فرمودہ اند در معنے اذکرکم و ذکر حق سبحانہ بندہ را توفیق یاد کردہ است بران
مراتبی کہ ذکر راست یعنی ذکر زبان و ذکر دل و ذکر روح و ذکر سر و ذکر خفی دل واسطہ
دو عالم جسمانی و روحانی ست و روح را واسطۂ دو عالم دل و سر ست و مرتبہ سر نزد
طائفۂ اہل اللّٰہ برتر از مرتبۂ روح و قلب ست و نزد طائفۂ برتر از مرتبۂ قلب و
فروتر از مرتبۂ روح ست و بحقیقت سر عین روح و دل ست در نہایت مقام و ہر یک
چون در مقام خود متجلی گردند و بوصف غیریت متصف باشند و آن صفت غیریت سر باشد

دنیا خالی کرد و تخم ذکر در وی ودیعت نهاد اکنون ہیچ نماند کہ باختیار تعلق دارد و اختیار
آنا اینجا بود و پس بعد ازان منتظر می باشد تا چہ پیدا آید و غالب آن بود کہ این تخم ضائع نماند
کہ من کان یرید حرث الآخرۃ نزد لہ فی حرثہ و ذکر بر دوام کلید عجائب ملکوت ست
و قرب حضرت آلہیست و ذکر بر دوام نہ آنست کہ بزبان یا بدل بود بلکہ آنست کہ
ہمیشہ ملازم و مراقب دل باشد و دل را بعد ازانکہ صافی گردانیدہ باشد از عداوت
خلق و ذکر ایشان و از ذکر ماضی و مستقبل و از مشغلہ محسوسات و از غضب و اخلاق بد
و شہوات دنیا و طلب آن باحق تعالی دارد و ہیچ غافل نباشد کہ حقیقت ذکر نزد بعضے
غفلت ست کہ گفتن دل ہم حدیث نفس بود و غلاف و پوست حقیقت ذکر باشد و
دوام مراقبہ دولت بزرگیست و علامت صحت مراقبہ موافقت احکام آلہیست و نیک
دشوار بود ہمیشہ دل خویش را بر یک صفت و بیک حالت داشتن و مداومت مراقبہ
طریق ست موصل بحقائق و دوام مراقبہ بی مقدمہ قطع علائق و عوائق و صبر بر مخالفت
نفس و احتراز از صحبت اغیار میسر نگردد و شیخ بزرگوار شیخ شہاب الحق والدین السہروردی
قدس اللہ سرہ العزیز فرمودہ اند کہ مبتدی بر فرائض و سنن اقتصار نماید و اوقات دیگر
بذکر بسر برد و متوسط را مداومت بر تلاوت قرآن بعد از ادای فرائض و سنن اولی ست و
ہمان خاصیت کہ اہل ہدایت را از ملازمت ذکر روی نماید او را از تلاوت حاصل گردد
با زوائد دیگر چون تجلیات صفات مختلفہ بواسطہ تلاوت آیات مختلفۃ المعانی و دقائق
فہوم و حقائق علوم وہبی را کہ نور ذکر صفت ذاتی او گشتہ است فاضلتر وردی و
کاملتر عملی نمازست کہ عبادت تامہ جامعہ است و حضرت خواجہ امام محمد بن علی حکیم
ترمذی قدس اللہ تعالی روحہما از سفیان ثوری رضی اللہ عنہ نقل کردہ اند باسناد خود
کہ فرمودہ بمعنا ان تلاوۃ القرآن افضل من الذکر وانگاہ در تقویت این سخن فرمودہ وچہ
نیک غواصی کردہ است گویندہ این سخن برای آنکہ بکلام حق سبحانہ ذکر حق کردن فاضلتر

بوجب نفی الغیر فاثباتک تثبت الغیریة فاثبتنیتک تثبت الغیریة وچون بحقیقت این معنی برسد که خود را وهرچه هست جز حق تعالی فراموش کند واین حالت را فنا ونیستی گویند ونهایت سیر الی الله بود واکنون با دل راه تصوف وعالم توحید ووحدانیت ومبدأ درجات ولایت خاصه رسیده باشد واین جا گفته اند

قطعه

چیست معراج فلک این نیستی	عاشقان را مذهب و دین نیستی
هیچکس را تا نگردد او فنا	نیست ره در بارگاه کبریا

واینجا بود که صورت ملکوت بروی روشن گردد وارواح انبیا واولیا وجواهر ملائک علیهم الصلوة والسلام بصورتهای نیکو نمودن گیرند وانچه خواص حضرت الوهیت ست پیدا آمدن گیرد واحوال عظیمه پدید آید واز مشاهدهٔ صورت بدرجاتی ترقی کند که عبارت ازان نتوان کرد وهرکس را چیزی دیگر پیش آید ودرین گفتن فائده نیست این راه رفتن ست نه راه گفتن اما مقصود اهل الله از شرح این نوع سخنان ترغیب طالبان ودر وجود روحانی نیز فانی گردد تا از رویت جلال وکشف عظمت الهیت بر دل وغلبات اینحال دینی وعقل فراموش گردد واحوال ومقامات در نظر همت او حقیر نماید از عقل ونفس فانی گردد از فنا نیز فانی گردد واندرین عین فنا زبانش ناطق گردد وتن خاضع وخاشع گردد ودرعین این فنا حیرت وبے نشانے بود فخفیة فی کسوة الآیه بیت

کس را ندهد ز تو نشانے	اینست نشان بے نشانے

واگر کسی در ذکر باین درجه نرسد واین احوال ومکاشفات وی را نبود ولیکن ذکر بروی مستولی گردد ودر دل متمکن شود ومعنی کلمهٔ توحید آن معنی که دران حرف نبود وعربی وفارسی نباشد بر دل غالب آید ودل بذکر ومعنی او قرار گیرد وچنانکه دل را تکلف بجای دیگر باید برد واین نیز اعظم بود که چون دل بنور ذکر آراسته گشت کمال سعادت را مهیا باشد هرچه درین جهان پیدا نیاید در آن جهان پیدا آید وچون زمین دل از خار وساوس

رحمت بود هر روز و شبی بلکه هر ساعت و لحظه پندارد که در لا آله الا الله نور مسلمان ہست
زهر چه جز لا آله الا الله ست الا نماز فرض و سنت تبرا کند بکلی از چنان لا آله الله را لا بدو
ناچار داند و مابقی را بلا و محنت شناسد تهی گردد از اندیشه کلی کائنات و تعلق گیرد بذکر لا آله
الا الله در همه حالات و ساعات و در قطع علائق مخلوقات هیچ آلتی از افعال و اذکار
ظاهری و باطنی کاملتر و شافی تر از قول لا آله الا الله نیست شیخ شهید مجد الدین بغدادی
قدس الله تعالی روحه گفته اند اتفق المشائخ قدس الله تعالی ارواحهم علی ان المرید
السالم یسلک طریق لا اله الا الله مدة قریبة باربعین سنة لا یصل الی حقیقة الا الله و حضرت
خواجه امام محمد بن علی حکیم ترمذی قدس الله تعالی روحها فرموده اند کسیکه دوام دولت
ایمان طلبد باید که در هر کاری و در هر حالی عادت وی گفتن لا آله الا الله بود و ظلمت
شرک خفی را باین کلمه همواره دور می کند از خود و ظهور نور ایمان را بر دل خود تازه میدارد
چنانکه رسول صلی الله علیه وسلم فرموده اند جددوا ایمانکم بلا اله الا الله الحدیث و منها اهل
تلوین را مرتبه ندماست تا ایشان را بی اختیار ایشان بحضرت سلطنت ندارند بار نیابند
و اہل تمکین را مرتبه وزراست که حضرت سلطنت ایشان را نائب مناب خویشتن ساخته است
و در تصرف ملک اختیار داده و مطلق العنان گردانیده پس اہل تمکین حال ایشان از زوال
ایمن بود و هر گاه که خواهند باختیار از صفتی بصفتی و از حالتی بحالتی منتقل گردند اہل
تمکین را نیز تلوینات احوال ہست اما فرق ست ایشان بر احوال باطنی خویش غالب اند و
متصرف می توانند شد و آنکه طائفه از اہل الله گفته اند که مقصود از وعید تخفیف ست
این سخن از ایشان در وقت مطالعه الطاف ربوبیت بوده باشد و در زمان غلبه و تصرف
آن حال بر ایشان اما طائفه از اہل الله که بر احوال باطنی خویش متصرف باشند آن احوال
را بمیزان شرع سنجند اگر موافق قانون شریعت بود بران اعتماد نمایند و بظهور آرند و
اگر نه بران اعتماد نکنند یکی از کبرا قدس الله ارواحهم میگوید لا اقبل من قلبی الا بشاهدین

از آن باشد که بکلام خود فان القرآن لم یخلق منذ نزل الی العباد ولایخلق ولاتدنس

فهو علی طراوته وطیبه وطهارته وله کسوة الی نور عظیم لائق بجناب المتکلم وهو الله عزوجل و

ذکر الذی یذکره العبد مبتدعا من تلقاء قلبه من علمه بربه لاکسوة واگر کسی معنی قرآن نداند

باید که دل حاضر دارد در خواندن و نگذارد تا حدیث النفس او را بهر جانب برد و دل را

بنور تعظیم و توقیر آراسته دارد و در دل وی حاضر بود عظمت قرآن که سخن خداست

عزوجل و صفت وییست و قدیم ست اگر حقیقت معانی این حروف آشکارا شود هفت

آسمان و هفت زمین را طاقت تجلی آن نباشد و امام احمد حنبل رحمة الله علیه می گوید

خداوند عزوجل را بخواب دیدم گفتم یارب تقرب بتو بچه چیز فاضلتر گفت بکلام من قرآن

گفتم اگر معنی فهم کنند و اگرنه گفت اگر فهم کنند و اگرنه یحیی از کبرا میگوید قدس الله ارواحهم

کسیکه دارو خورد و نداند که چه میخورد اثر کند قرآن نیز اثر کند و هر حرفی از قرآن بمنزلهٔ کویست

که بر وجود بشریت واقع میشود و او را فنا می کند و آثار او را دفع می کند و چون نور قرآن

بنور دل مومن جمع شود نورانیت زیاده شود وجود بشریت بیشتر متلاشی گردد خواجه

امام محمد بن علی حکیم ترمذی قدس الله روحها فرموده اند که جملهٔ وظیفه تلاوت قرآن در شب

فاتحه و قل یا ایها الکافرون و قل هو الله احد و قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس

و خاتمه سورهٔ حشر و خاتمهٔ سورهٔ بقره ست و جملهٔ وظیفه سورهٔ یس ست و حضرت عزیزان

خواجه علی رامیتنی قدس الله روحه فرموده اند که هرگاه سه دل جمع آید کار بسته مومن

برآید دل قرآن و دل بنده مومن و دل شب و حضرت امام ربانی خواجه یوسف

بن ایوب همدانی قدس الله روحها که سلسلهٔ مشائخ خواجهٔ ما قدس الله تعالی ارواحهم

بایشان می پیوند و چنین فرموده اند طالب را باید که شب و روز را مستغرق کلمه

لا اله الا الله گرداند و خواب و بیداری بر گفتگوی وی نفقه کند دست از نوافل نمازها

و ذکرها و تسبیحها بدارد و اقتصار برین کلمه کند جائیکه علم لدنی و حکمت الٰهی بود خدمت نفل

آن وہم وتحقیق جواب ازان شبہہ بنا براین معنی ست کہ فرق ست میان شرف جاہ و
میان فضیلت وکمال **ومنہا** طریقۂ اہل اللہ برانواع ست بعضی برخصت عمل کردند
ایشان را مقصود از رخصت نفع خلق بود نہ وجود خود وبعضی عمل بعزیمت کردند مقصود ایشان
نیز نفع خلق بود نہ وجود خود اما نفع خلق در عمل بعزیمت بیشتر ست وظہور دران تمام تر واز خطر
دور تر ہمہ درکار اند ہر آدمی مثال درختی ست بے نتیجہ نبود یا میوہ دہد اگرچہ میوہ
مختلف طعم باشند یا در سایۂ او بیاسایند یا از حسن وطراوت او بنظر اعتبار بہرہ گیرند **نظم**

ہرکس بدرست در آرزوئی دگراست	اندر تگ وپوے وجست وجوی دگراست
گرچہ کس را ہیچ کار ودبار نیست	جملہ بیکار اند وکس بیکار نیست

کمال وجود اہل اللہ ورای عقیدۂ خلقست وزیادہ ازانست از عقیدۂ خلق جز بار خاطر چیزی
دیگر نیست مقصود ازان عقیدہ واظہار کمال البتہ تربیت وجود خلق است بار ہستے برای
منفعت دیگران می باید کشید ودر باطن آن ہستی را از خود نفی سے باید کرد نسبت تربیت
ومنفعت وجود ایشان در اظہار کمال قصور ونقصان ست در باطن ایشان ازین معنی در
دعا آمدہ است اللہم لا تحدث لی عزا ظاہرا الا احدثت لی ذلۃ باطنۃ بقدرہ ولا ترفعنی
عند الناس درجۃ الا حططتنی عند نفسی مثلہا داعیۂ طلب کہ در کسے پدید مے آید وصحبت
اہل اللہ را طالب مے شود محض فضل الٰہیست در حق آنکس زیرا کہ ع منشور غمش
بہر دل وجان ندہند* باید کہ قدر آن نعمت بزرگ را بشناسد واگر ہمہ آن بود کہ
زبانی گوش دل را بہ سخن اہل اللہ دارد وتوفیق آن یابد وآن داعیہ تربیت دہد و
تقویت کند ونظر اہل اللہ بران داعیۂ طلب کہ بے اختیار ایشان در کسے پدید آید و
ظہور کند بیشتر ست چہ اگر باختیار ایشان در کسے آن داعیۂ طلب ظہور کند آن اختیار
از ایشان محل خطر بود ونفی آن اختیار در باطن بر ایشان لازم می گردد تا بے اختیار
ایشان از غیب چہ پدید آید وبمستندیان واہل طلب را بنزدیک خداوند سبحانہ وتعالی

عدلین الکتاب والسنة وآن شام که عبداللہ خجندی با پیوست درآخر آن دوازده سال
بعد از واقعهٔ که خواجه محمد علی حکیم ترمذی قدس اللہ تعالی روحه در ترمذ بادنموده بود و باد در ان
واقعه فرموده که خود در تشویش مده این زمان وقت ظهور انچه می طلبی نیست این معنی در بخارا
بعد از دوازده سال ترا خواهد بظهور آمدن و بصحبت آنکس خواهی رسیدن وقصهٔ واقعه
خود را تمام بگذارند و اظهار طلب کردند دران واقعه دیده شد که مرا بر اندند و بگنج خانه
رسانیدند دریچه دران گنج خانه پدید آمد بران دریچه زنجیری و قفلی کلید آن قفل بیاوردند
و بمن تسلیم کردند مراسیل آن شد که قفل را بگشایم اندکی بگشادیم شعلهٔ بزرگ بران آمد با خوفیز
گفتم اگر این در را حالیا تمام بگشایم کس را قوت این شعلها نتواند بود کلید با منست هر وقت
که اختیار باشد بمقدار مصلحت میتوان کشود در صفت اهل تمکین گفته اند از رق تصرف احوال
آزاد شده اند و حجاب از پیش بصیرت ایشان بکلی برخاسته است هیچ سببی از اسباب تغیر
و ضعفی بحال ایشان راه نیابد و هیچ چیز از ممکنات سر ایشان را از مشاهدهٔ محبوب و اشتغال
بآن مشغول نتواند کرد اختلاط با خلق و مشاهدهٔ احوال ایشان در ایشان اثر نکند و صفت ایشانرا
تغیر نتواند کرد چنانکه اهل تلوین و اهل تمکین را به ندما و وزرا تشبیه فرموده اند ولی عزلت و
ولی عشرت هم بوزیر و ندیم تشبیه کرده اند ولی عزلت اشرف ست به نسبت حال و ولی
عشرت افضل ست بحسب کمال و هم چنین ملک مقرب اشرف ست از انسان ناقص و انسان کامل افضل
و اکمل ست از وی و آنکه در صحیح وارد ست در حدیث قدسی وان ذکرنی فی ملأ ذکرته فی ملأ
خیر منهم و هم چنین انچه وارد ست در حدیث قدسی دیگر در وصف ولی عزلت ست ان من اغبط
اولیائی عندی مؤمن خفیف الحاذ و انچه دران حدیث دیگر وارد ست که رسول صلی اللہ علیه
وسلم فرمود ان اللہ تعالی عبادا لیسوا بانبیاء ولا شهداء یغبطهم النبیون والشهداء لقربهم و مکانهم من اللہ
عز و جل و لقد تمنی اثنا عشر نبیا انهم کانوا من امتی و انچه وارد ست در احادیث دیگر که مثل این
احادیث ست موهم تفضیل خواص ملک بر خواص بشر است و موهم تفضیل ولی بر نبی ست در فع

علیه الصلوٰة والسّلام و به نسبت استمداد از روحانیت او اگرچه اولیاء رحمة الله علیهم بواسطهٔ صورت جسمانیت وقتی باشد که غافل باشند از آن استمداد اولیای امت را اقتباس انوار از مشکوٰة روحانیت بعضے از انبیاء علیهم السلام مے باشد و استمداد باطن از روح آن نبی منافی تبعیت حضرت رسالت صلے الله علیه وسلم نیست زیراکه همه انبیاء علیهم السّلام که بوده اند مقتبسان انوار حقیقت از مشکوٰة نبوت حضرت رسالت اند صلے الله علیه وسلم و مستمد اند از باطن مقدس او صلے الله علیه وسلم ارواح همه در تحت احاطت روحانیت او داخل ست و علم لدنی علمی بود که اهل قرب را بتعلیم الٰہی و تفهیم ربانی بیواسطه معلوم و مفهوم گردد و آن علم را بمعرفت ذات و صفات حضرت عزت جل ذکره تعلق باشد و آن علم را عالم غیب در دل ایشان در اندازد قل ان ربی یقذف بالحق علام الغیوب و آن علم بشهادت وجد و ذوق بود نه بدلالت عقل و نقل و در وقتے باشد که نور حقیقت ظهور کند و مباشر دل گردد بے حجاب صفات بشریت و لوح دل از نقوش علوم روحانی و عقلے و سمعی بکلے صاف شده باشد و بنده از وجود بشریت بدر آمده از لدن خویش بلدن حق سبحانه رسیده و از آنحضرت در معرفت ذات و صفات او جل ذکره ادراک معانی و فهم کلمات توانسته

نظم

چون ملائک گوے لا علم لنا	تا بگیرد دست تو علمتنا
گر درین مکتب ندانے تو هجا	همچو احمد پرے از نور حجی
دانشے باید که اصلش زان سرست	زانکه هر فرعے باصلش رهبرست
هر پرے بر عرض دریا کے پرد	تا لدن علم لدنے مے پرد

و منها نسبت باطنی درین طریقه چنان افتاده است که جمعیت در ملا و صورت تفرقه بیشتر از آن بود که در خلوت و صورت جمعیت بر مثال جوهریست که هر چند پوشیده تر بود جوهریت او صافی تر گردد و درین معنی گفته اند ع از درون سو آشنا و ان

ونزدیک اہل اللہ تعظیم ونفاذ تو یست دبرای انیست کہ یاد آور ذا از ذارایت سے
طالبا فکن لہ خادما ظہور داعیۂ طلب دولتے بزرگ ست زیراکہ تا حق سبحانہ وتعالے
بصفت ارادت بروح بندہ تجلے نکند عکس ارادت اگہے در دل بندہ پدید نیاید
وطالب حق سبحانہ وتعالی وطالب صحبت دوستان وی نگردد

ے جوئندہ ازان نہ کہ جویان تونیست	در جویائے بدان تراجویان ست

وتربیت وتقویت این صفت دران بود کہ تسلیم تصرفات ولایت شیخ کامل مکمل گردد
تا بعنایت خداوند عزوجل مقصود زود بحصول پیوندد واگر نہ خطر آن دارد کہ آن صفت
طلب در وی بقا نیابد ومنہا طریقۂ اہل باطن کم دیدن وکم زدن ونیستے وافتقارست
ودید قصور اعمال ومشاہدۂ نقصان احوال وجود بشریت ہیچ چیز چنان منتفے نگردد
کہ بدید قصور یکے از حکمتہاے کہ بنا بران زلت برانبیا گذرانیدند این بود وحقیقت استغفار
آنست کہ استغفار از وجود بشریت بود کہ اصل ہمہ گناہان ست بعد ازانکہ وجود بشریت
را بشناسد والم بقاے آن را در نہ دریابد دوران آن دورماندگی از سر تضرع
در حضرت صمدیت جل ذکرہ بنالد تا حقیقت استغفار بود نظم

خلق ترسد از تو من ترسم ز خود	کز تو نیکی دیدہ ام وز خویش بد
دولت در دمسلمانیم دہ	نیستی نفس طنلمانیسم دہ

در گذرانیدن قصور بر اہل اللہ ہم حکمت نفی وجود بشریت ایشان است واعتراض
موسٰی بر خضر علیہ السلام کہ بجہت غیرت شریعت بود یکے از حکمتہا کہ دران نفی وجود
موسی بود علیہ الصلوۃ والسلام مرشدے علے الحقیقۃ جل ذکرہ ہریک از دوستان
خود را نسبت بحال او تربیت مے فرماید چون اولیاے امت را از نسبت ولایت
سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم بہرہ الست ہر آئینہ از نسبت ولایت پیغامبران دیگر
علیہم السلام نیز بہرہ بود اولیاے امت را بہرہ از علم لدنی بہ نسبت مشرب خضرست

را از التفات بوجودی که طالب حظ جسمانی یا روحانی بود پاک افشانده اند بغایت
حزن و خوف را که سبب ظهور این در صفت طلب حظ روحانی یا جسمانی ست زیراکه
حزن بجهت فوات حظوظ بود در ماضی یا در حال و خوف بجهت فوات آن در
استقبال از ایشان پرداخته و این تشریف مر ایشان را ارزانی داشته که الا ان
اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون الآیه و بحقیقت درین زمان اسم ولایت بر
ایشان مطلق شده است زیراکه درجهٔ ولایت که الفناء فی الله والبقاء به است
بعد از فنا مطلق بود از همه حظوظ و تعلقات جسمانی و روحانی و با این همه در مقام ولایت
اولیاء خدا و ندرا خشیت و هیبت و عظمت و جلال الوهیت بجا لی خوف و حزن تشبیه
است و بحسب ترقی در درجات ولایت ادای حق عظمت آلهی لازم ذات شده و از یمعنی
سید اولیا و سند انبیا صلی الله علیه وسلم فرموده است انا اعلمکم بالله واخشاکم بالله
و خواجه محمد بن علی حکیم ترمذی قدس الله تعالے روحه فرموده اند الانبیاء والرسل
صلوات الله وسلامه علیهم لم یامنوا المکر بعد البشری ولیس المکر عندنا الذی یفعله
العامة فالذی یفعله العامة خوف التحویل فهذا غیر مامون فاذا ادمن وبشر ان
فاما المکر الذی لا یجوز امنه فاعظم شانا و منها چون سالک را بعد از بلوغ تفرقه
میان دل و زبان می شود یعنی اشتغال ظاهر از اعمال باطنه مانع نیاید و عمل باطن
از شغل ظاهر حجاب نگردد اجازت دعوت خلق بود و بلوغ سالک عبارت است
از تصرف وجود فنا در وے و رسیدن در سیر فی الله که مقام جذبه است
و چون سالک تصرفات جذبات الوهیت را در خود مشاهده کرده بود و
کیفیات آثار جذبات را در خود دیده و مظهر صفت جذبهٔ آلهی شده لاجرم بصفت
جذبه ذر باطن دیگرے تصرف تواند کرد و آن تصرف وے تصرف حق سبحانه
باشد گفته اند حقیقت ولایت که در باطن نبوة است تصرف بست در خلق بحق و لی

بر دن بیگانه وش ٭ این چنین زیبا روش کم مے بود اندر جهان ٭ حقیقت نیست کہ
بحقیقت تحت اختیار نیست درین طریقه درین صورت افتاده است روح صورت
هر عملی نیست ست و اگر نیت نبود چشم داشت نتیجه نبود هیچ عملے نتیجه ندهد اگر چه در کسب
اخلاص خود را از نظر به نتیجه نگاه مے باید داشت اینکه فرموده اند عمل بے چشمداشت نتیجه
ندهد معنے آن حدیث ست که وارد شده است عن بعض الصحابة رضی الله عنهم و روی
ایضاً مرفوعاً لا اجر لمن لا حسبة له حسبت و احتساب چشمداشت ثواب و نتیجه باشد و اجر
نتیجه عمل صالح هم در دنیا بود و هم در عقبے و ازینجا فرموده است ابو سلیمان دارانی
قدس الله روحه کل عمل لیس له ثواب فی الدنیا لیس له جزاء فی الآخرة و منها معلوم
نیست که در چه صفت دارند و ختم بر کدام صفت خواهد بود و گاہے ایمنے و گاہے
اضطراب کار نیست بے تدبیر و حیرت نیست ضروری هر کس از کسب صفتی بکمال رسیده اند
اما عاقبت کار همه تحیر بود تن در می باید دادن و تسلیم تصرفات غیب بودن و وجود
خود را بکلی بحضرت واجب الوجود جل ذکره تفویض نمودن که ابتدا و وسط معلوم ست
اما انتها معلوم نیست که ختم کار بر چه صفت ست و بر چه حالت ست همه برین بوده اند
شیخ عطار قدس روحه میفرماید نظم

پیش دانایان که ره بین آمدند
گاه بے گاه از پے کین آمدند

جان خود را عین حیرت ساختند
همره جان عجز و حیرت ساختند

در تگ این بحر بے پایان بسی
غرق گشتند و خبر نه از کسے

تو چنان دانی که این آسان بود
بلکه کمتر چیز ترک جان بود

واله و حیران شدم یکبارگے
مے ندانم چاره جز بیچارگے

چند گویم جز خموشے راه نیست
زانکه کس را زهره یک آه نیست

اولیاے خداے عز و جل خود را بکلی تسلیم تصرفات الٰهی گردانیده اند و دامن همت

ایشانند اولیای عشرت ایشان را از اذواق طور نبوۃ نصیبی ہست بر حسب مراتب
و درجات ایشان ومنہا وجود عدم شاید که عوذ کند بوجود بشریت اما وجود فنا ہرگز
بوجود عدم و وجود بشریت عود نکند ہیچ چیز از ممکنات وجود فنا را تغیر نتواند کرد
و مراد از وجود بشریت وجود طبعی اصلیست نه وجود طبعی عارضی عود وجود عارضی
حقیقت فنا را زیان ندارد و آن صورت طبیعت بود نه حقیقت طبیعت قطعہ

موسیٰ اندر درخت آتش دید	سبز تر می شد آن درخت از نار
شہوت و حرص مرد صاحبدل	ہمچنان دان وہمچنان انگار

حدیث صحیح وارد شده است انما انا بشر اغضب کما یغضب البشر وارضی کما یرضی البشر
و ناطق ست بصحت این معنی و اہل معرفت چون بعد از مرتبہ فنا فی اللہ بمرتبہ بقا باللہ
میرسند آنچه می بینند در خود می بینند و آنچه می شناسند در خود می شناسند
و حیرت ایشان در وجود خود ست و فی انفسکم افلا تبصرون من عرف نفسه فقد
عرف ربه الحدیث مراد از وجود عدم و دوام این دو صفت ست و مراد از عدم
آن صفتی ست که گفته اند ؎

ز ذوق این عدم آمد جہان جان بوجود	زہی عدم که چو آمد وجود از و افزود

و نیز گفته اند که این نه آن نیستی ست که او را محو و می نام ست بلکه آن نیستی ست
که ہمه ہستیہا او را غلام ست و اول کسی که عبارت از حال فنا و بقا بدین دو
لفظ کرد و طریقت خود را درین دو عبارت مندرج گردانید لسان التصوف
شیخ ابو سعید احمد بن الخراز بود قدس اللہ تعالیٰ سره که از کبار ائمه و اجل مشائخ
اہل تصوف ست از مشائخ مصر بوده است و در کتاب طبقات مذکور ست
صحبت او با ذوالنون مصری و سری سقطی و بشر حافی و غیر ایشان از مشائخ کبار
قدس اللہ تعالیٰ ارواحہم بوده و وفات وی در سنه سبعة وسبعین ومائتین پیش

بحقیقت مظهر تصرف نبی ست وعلامت صحت حال ولی متابعت اوست نبی خودرا
ومتصرف بحقیقت جزیکی نیست وگفته اند واصلان وکاملان دو قسم اند جماعتی از مستغرقان
حضرت جلال آنانند که بعد از وصول بدرجهٔ کمال حوالهٔ تکمیل دیگران بایشان نرفته است
غرقهٔ بحر جمع گشتند ودر شکم ماهی فنا مستهلک شدند قباب غیرت وقطان دریای
حیرت اند ایشان را از وجود خود آگهی نبود بدیگری کجا پردازند درایشان گنجائی
آن کی بود که دیگران بایمان جناب آشنا توانند کرد این طائفه را از ذواق طور
نبوة بهره نبود قسم دوم از واصلان وکاملان آنانند که چون ایشان از ایشان بربایند
باز تصرفات جمال ازلی ایشان را از ایشان دهد وخلعت نیابت پوشانند وحکم ایشانرا
در مملکت نافذ گردانند فضل وعنایت ازلی ایشان را بعد از استغراق در عین جمع لجهٔ
توحید از شکم ماهی فنا بساحل تفرقه ومیدان بقا خلاصی ومناصی ارزانی دارد تا خلق
را نجات ودرجات دعوت کنند این طائفه اند کاملان مکمل که بواسطهٔ کمال متابعت
رسول صلی الله علیه وسلم مرتبهٔ وصول یافته اند وبعد ازان در رجوع براثر
دعوت بدعوت خلق بطریق متابعت ماذون ومامور شدند قل هذه سبیلی ادعوا الی الله
علی بصیرة انا ومن اتبعنی الآیة هرکجا فرومانده در ظلمت بیابان تحیر لطلب برخاست
حواله او را در اقتباس جذوات ومواجید بانفاس طیبه ایشان فرموده اند مقام ایشان
آن بود که گویند

عیسی منم ومعجز من این نفس ست	هر دل که شنید این نفسم زنده شود

ومن احسن قولا ممن دعا الی الله وعمل صالحا وقال اننی من المسلمین وجعلنا منهم ائمة
یهدون بامرنا لما صبروا وکانوا بایاتنا یوقنون ودر صفت این طائفه گفته اند

ای بسا کوه احد کز راه دل برکنده اند	ای بسا وصف احد کاندر نظر بنموده اند
این همه دعویست یعنی وی زد دعوی پیشتر	وی دو صد چندانکه دعوی کرده بنموده اند

از سکر حال فنا بصحو آید و غیبت از احساس درین مقام تمکین لازم دل نبود و شاید
که بعضے را اتفاق افتد و بعضے را نی بلکه باطن وی غرقهٔ لجهٔ فنا بود و ظاهر وی حاضر
انچه میرود از احوال و افعال باشد اہل فنا و بقا بعد از طلب و مجاہدت به طمانینت و
وجدان و سرور مشاہدت رسیده باشد و در عین مراد نامراد گشته مقامات و کرامات
را حجاب دانسته و مشرب دل از کل حظوظ جسمانی و روحانی صافی کرده و رسیدن
بمرتبهٔ فنا نشان رسیدن بحقیقت ذاتی بود و مقام فنا موہبت محض ست و اختصاص
الٰهیست و سنت الٰهی رفته است که از عطای محض که بحقیقت موہبت باشد و صورت
عطا و عاریت نبود ہرآئینه رجوع نفرماید و ازینجا گفته اند الفانی لایرد الی اوصافه
ذوالنون مصری قدس الله تعالےٰ روحه فرموده است مارجع من رجع الامن الطریق
و ما وصل الی الله احد فلا یرجع عنه این ست معنی سخن حضرت خواجهٔ ما قدس الله تعالےٰ
روحه که فرموده اند وجود فنا ہرگز بوجود بشریت عود نکند و مقام فنای مطلق اگرچه موہبتی ست
اما ظہور این مقام بتدریج بحصول شرائط ست و شرط رسیدن بفنای مطلق توجه تمام ست
بجناب حق سبحانه بواسطهٔ محبت ذاتی و اجتناب از انچه مقتضای محبت ذاتی نبود و مراد
از فنا جهت بشریت و خلقیت و فنای این جهت است در ظهور سلطان ربوبیت و
حقیقت و این معنی را تمثیل کرده اند بآنکه ہرچه اندر سلطان آتش افتد تقہر وی و صفت
وی گردد اما این تصرف آتش مثلا اندر صفت آهن ست عین آهن ہمانست آهن
ہرگز آتش نگردد ٥ تو او نشوی ولیکن ار جهد کنی + جائی برسی کز تو دوئی برخیزد +
راه علم و عقل تا بساحل دریای فنا بیش نیست بعد ازان حیرت و بی نشانی ست و تجلی
این ظہور را نہایت نیست و احوال او جز بسلوک در رسیدن معلوم نگردد ع غاشقے
جز رسیده را نبود + و ازینجا مبدا شهود عالم وحدت و وحدانیت بوده فالحق سبحانه
یتحد الکل من حیث کون شئی موجودا به معدوما بنفسه لا من حیث ان له وجودا خاصا

از وفات سید الطائفہ جنید قدس اللہ تعالیٰ روحہ بہ بیست و دو سال و در تجرید
وانقطاع شان عظیم داشت و در علم باطن تصانیف بزرگ و کلام و رموز عالے
گفتہ اند فنا عبارت ست از نہایت سیر الے اللہ و بقا عبارت ست از بدایت
سیر فی اللہ و سیر الے اللہ وقتے منتہی شود کہ سالک از وطن مالوف و حظوظ
بشریت بکلے بیرون آید و در راہ طلب توجہ راست بحق بیارد و بادیہ ہستی
رابقدم صدق بیکبارگی قطع کند تا بکعبۂ وصال رسد نظم

الیک یا منتہی ہمی و مقصدی	ان حج قوم الے ترب واحجار

و سیر فی اللہ آنگاہ محقق شود کہ بندہ را بعد از فنای مطلق کہ فنائے صفات و فنائے
ذاتست وجود حقانی ارزانی دارند تا بدان وجود حقانی بعالم اتصاف باوصاف
الٰہی و تخلق باخلاق ربانی ترقی تواند نمود و درین مرتبہ بی یسمع و بی یبصر و بی یبطش و
بی یعقل کہ ذات و صفات فانیہ درین مقام در کسوت وجود باقی از قبر خفا در محشر
ظہور بر انگیختہ شدہ باشد و تصرفات جذبات حق سبحانہ و تعالے بر باطن بندہ
مستولی شدہ و باطن او را از جمیع وساوس و ہواجس فانی گردانیدہ بصفات ذاتی
خود در باطن بندہ متصرف گشتہ و او را از آنکہ بخودے خود تصرفے کند عزل کردہ
و درین مقام ہر آئینہ بندہ محفوظ بود در رعایت وظائف شریعت و اقامت
امر و نہی دلیل بکلی صحت حال فنا این بود و اگر محفوظ نبود در رعایت آنچہ مرحق را
عزوجل بر ویست دلیل عدم صحت حال فنا این بود ابو سعید خراز قدس اللہ روحہ
درین معنی فرمودہ است کل باطن یخالفہ الظاہر فہو باطل و ساوس و ہواجس نسبت
باکسی ست کہ ہنوز از مقام فنا نگذشتہ شرک ظاہر باشد خفی بود و بہ نسبت باکسے
کہ بہ بقا بعد الفنا رسیدہ باشد شرک نبود و آنکہ ہنوز در بدایت حال فنا بود سکرش
از احساس غائب گرداند و چون در مقام مشاہدہ ذات و صفات تمکین یافتہ بود

وصول محب بمحبوب کہ نہایت جمع احوال شریف ست بعد از فنا و بقای مذکور
صورت بندد و قبل الفنا امکان وصول نیست آنجا کہ سطوات انوار قدم تابیدن
آرد ظلمات حدثات راچہ مجال ماند و ہمچنین در فنا وصول متصور نشود اما بعد
از بقای وجود محب بمحبوب وصول تواند بود وجود محب کہ بقا یافتہ است بمحبوب
از سطوات تجلے مضمحل و ناچیز نگردد بلکہ قوت گیرد نظم

در تو کجا رسد کسی تا نزدد بپای تو	مرغ تو چون شود ولی تا نپرد ببال تو

فنا برین معنی اہل وصول را در مشاہدات قوای ایشان از تلاشی محفوظ بود

یحترق بالنار من یمسہا	ومن ہول النار کیف تحترق

و ہمچنین ایشان از تغیر بسبب مخالطت با خلق محفوظ باشند ہیچ چیز از ممکنات سر واصل
را از مشاہدۂ محبوب و اشتغال باو مشغول نتواند کرد چہ رجوع واصل در احوال
محبوب خود بود نہ شہود حق سبحانہ وتعالےٰ نے او را حجاب خلق گردد نہ خلق حجاب شہود
حق سبحانہ وتعالیٰ چنانکہ صاحب فنا را نہ مخالطت خلق او را حجاب حق سبحانہ وتعالےٰ
گردد تا رسیدگان بمنزل فنا بلکہ ہر یک را در مقام خود بحجاب دیگرے گردد
و مشاہدہ کنند و فنا و بقا در وی باہم مجموع بود در فنا باقے بود و در بقا فانی
الا آنکہ در حال ظہور بقا فنا بطریق علم در وی مندرج بود و مرتبۂ وصول را کہ مراتب
سیر فی اللہ است نہایت نیست زیرا کہ کمال اوصاف محبوب را نہایت نیست
و ہر چہ در دنیا بآن برسند از مراتب وصول ہنوز اول مرتبہ باشد از ان مراتب
بہ نسبت با نچہ ماندہ است و بعمر ابدی در آخرت نہایت آن مراتب نتوان رسید
و از ینجا شیخ طریقہ شیخ عطار قدس اللہ سرہ می فرماید نظم

اندرین حق جملہ ادب باید بود	تا جان باقیست در طلب باید بود
یکدم اگر ہزار دریا بخشے	کم باید کرد و خشک لب باید بود

اتحاد به فانه محال و بعد از رسیدن بدرجهٔ فنا فی الله و بقا بالله حکم تعین و تقید مطلقا
از بنده مرتفع نشود و در مرتبهٔ بقا بالله در اتصاف بصفات ربانی و در تعینات حقانی
باشد ابراهیم بن شیبان که از مشائخ طبقات ست قدس الله تعالے ارواحهم میگوید
الفناء والبقاء یدور علی خلاص الواحدانیة وصحة العبودیة وماسوی ذلک فمغالیط وزندقة
و فنای فنا که در میان اهل الله متعارف است آن بود که چنانکه از وجود جسمانی فانی
گشته اند وجود روحانی نیز فانی گردد تا در رویت جلال و کشف عظمت الوهیت و
غلبات آن حال دنیا و عقبی فراموش گردد و احوال و مقامات در نظر همت او حقیر نماید
از عقل و نفس فانی گردد و از فنا نیز فانی گردد و اندر عین فنا زبانش بحق ناطق شود و تن
خاضع و خاشع گردد و در عین فنا این همه حیرت و بے نشانی بود ✤ بیت
کس می ندهد ز تو نشانی ✤ اینست نشان بی نشانی ✤ فیخفیه فی کسوة الآیة از حضرت
خواجهٔ ما قدس الله تعالی روحه سوال کردند که فنا بر چند وجه است جواب فرمودند که
بر دو وجه است اگر زیاده گفته باشند اما بازگشت این همه دو وجه ست یکے فنا از
وجود ظلمانی طبعی و دیگر فنا از وجود نورانی روحانیست و حدیث نبوی علیه السلام باین
دو وجه ناطق ست که ان لله تعالی سبعین الف حجاب من نور و ظلمة و بعضے از کبرا
قدس الله تعالی ارواحهم همه در بیان این دو وجه فنا چنین فرموده اند که خطوتان
وقد وصلت و گاه گاه حضرت خواجهٔ ما قدس الله تعالی روحه در بیان این طریق سیر
الی الله همه حجب را به یکے باز می آوردند و می فرمودند حجاب تو وجود تو هست
دع نفسک و تعال خود را بر در بمان وانگه در رو ✤ از تو تا دوست ای بسی نیست توی
✤ در راه تو خاشاک و خسے نیست توی ✤ و از اینجاست که بعضے کبرا قدس الله تعالے
ارواحهم فرمودند لا حجاب الا وجودک و در حدیث نبوی علیه الصلوة والسلام که در هیچ
وارد ست اماطة الاذی عن الطریق اماطة اذی اشارت بنفی وجود بشریت ست و

رسالہ نور وحدت تصنیف حضرت خواجہ عبید اللہ المعروف بخواجۂ خرد خلف حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

این رسالۂ نور وحدت من تصنیفات حضرت قدوۃ المحققین برہان المدققین عارف
باللہ خواجہ عبید اللہ المعروف بخواجہ خرد قدس اللہ روحہ وافاض علی الطالبین
فتوحہ شب جمعہ مبارک روز عرس خواجہ بہاء الحق والملۃ والدین المعروف بنقشبند
قدس اللہ تعالی سرہ العزیز سوم ربیع الاول سنہ ہزار وپنجاہ وسہ اتفاق شروع
در اظہار این اسرار واقع شد الحمد للہ کہ حقیقت از آفتاب روشن ترست وجمال
وحدت از مرآت کثرت بہمہ حال در نظر اما بعد این رسالہ از حقیقت تو بسوی تست
اگر بچشم ہمت مطالعہ او فرمائی چنان دانم کہ از صورت بحقیقت برسی و وجد موہوم
از میانہ برخیزد اسے سید یکے از بعد خبر دہد وآن را وجہی بود و دیگری از قرب
نشان مند گرداند آن را نیز سببی باشد حقیقت تو کہ بزبان این رسالہ با تو حرف
میزند بر وحدت اطلاع دہد کہ آنجا نہ بعدست ونہ قرب وچون وحدت طلوع فرماید
بعد وقرب عین وحدت باشد اسے سید ہر فرقہ با فرقۂ دیگر در نزاع وجدال ست

و سیر فی اللہ مقام بقا بعد از ان ست و سیر عن اللہ باللہ مقام تنزل ست بمناسبت
عقول خلق برای دعوت ایشان بحق و این مقام خاصۂ پیغامبران مرسل ست
صلوات اللہ علیہ وسلامہ علیہم اجمعین و ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمے و
درین مقام تنزل در ہر امری ایشان را رجوع بحق و استغفار دوام لازم بود
و اولیا را ازین مقام بہ تبعیت انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام بہرہ بود چنانچہ
فرمودہ اند قل ہذہ سبیلے ادعوا الے اللہ علے بصیرۃ انا ومن اتبعنے و
سبحان اللہ وما انا من المشرکین واللہ یہدے وصلے اللہ علے خیر خلقہ محمد وآلہ
واصحابہ اجمعین وسلم تسلیما کثیرا کثیرا برحمتک یا ارحم الراحمین ۃ

تمت

رسالۂ قدسیہ من کلام خواجۂ خواجگان خواجہ بہاء الدین نقشبند کہ
خواجہ محمد پارسا نوشتہ اند از فرمودۂ خواجۂ علاء الدین
عطار کہ از اجل خلفاے حضرت خواجہ اند
قدس اللہ سرہم

فقط

سر آن را خدا داند و خاصان او پس در ایصال اعمال که مربوط بکثرت بود بسوی وحدت
شارتست با آنکه کثرت عین وحدت ست تفہیم ای سید نماز و روزه و زکوة و حج
امثال آن که موصل بوحدت اند بخاصیت و ایصال آنها بوحدت وقتے ست
که خالصاً لله مؤدی شوند چنانچه شرط کرده اند و معنی لله درین باب ہمه کس را فہم در نگنجد
ہر کس را تا کدام معنی بخاطر رسد اما آنچه طالب وحدت را ضروریست آنست که تصور کنند
نیت کردم که نماز گذارم یا روزه گیرم مثلا برای حقیقت خود و وجود یعنی یافت
و که اُو را گم کرده ام و میخواہم که بوسیلهٔ این عبادت وحدت که عین الله ست ظہور
نماید ای سید عابد اوست و معبود اوست عابد ست در مرتبهٔ تقید و معبود ست در مرتبه
طلاق و مراتب و تمیز در مراتب از امور عقلیه ست وجود نیست مگر یک حقیقت که ہستے
صرفست تفہیم ای سید چون نیک نگری اخلاق ذمیمه که رفع آنها در طریقت واجبست
ہمه مبنی و مشعر ست از بیگانگی و دوئی و اخلاق حمیده که تحصیل آنہا لازم ہمه مجرد و معلم ست
از اشیای یگانگی پس طالب وحدت را چاره نیست از شریعت و طریقت اگرچه سر ایصال
در اول او را معلوم نباشد و در ثانی اگر تامل نماید بشرط مناسبت غالباً بفہم آید چنانچه اشارتی
کردیم بآن ای سید این ہمه اشغال و اذکار و مراقبات و توجہات و طرق سلوک که
مشائخ وضع فرموده اند برای رفع اثنینیت موہومه است پس بدانکه فاصل میان
وحدت که حق ست و کثرت که خلق ست جز وہم و خیال نیست بحقیقت وحدت ست
که بصورت کثرت می نماید و یکی ست که بسیار در نظر می در آید چنانچه احول یکی را دو می بیند
و چنانچه نقطهٔ جواله بصورت دائره دیده مے شود و چنانچه قطرهٔ باران نازله بشکل خط
در نظر در آید پس وحدت عین کثرت ست و کثرت عین وحدت یعنے عابد که در
کثرت ست ہمان وحدت ست بذات و صفات خود و افعال و آثار ای سید.
عارفے رفیع المرتبه مے فرمود که درویشی تصحیح خیال ست یعنے غیر حق در دل نماند

مگر اہل وحدت کہ ایشان باہمہ یکے اند اگرچہ ہیچکدام با ایشان یکی نیست ای سید
اہل وحدت از مذاہب مختلفہ متضادہ و مشارب متنوعہ متناقضہ مشربی عذب لطیف
روحانی و مذہب عام و شامل حال وجدانی انتزاع نمایند و ایشان را جز این مذہب
خاص و مشربی مخصوص نیز باشد چنانچہ در گفتگو در آید و گفتہ شود کہ متکلم چنین گفت و حکیم
چنین و صوفی چنان اے سید وحدت باطن کثرت ست و کثرت ظاہر وحدت
و حقیقت در ہر دو یکی ست اے سید موجود یکی ست کہ بصورت کثرت موہوم
می نماید اے سید ترا از وحدت بکثرت آوردہ اند و از یگانگی بدوئی و انمودہ بجہت
حکمتے کہ او سبحانہ واند و بندگان خاص او نیز با علام او دانند و ترا چنان ساختند
کہ از وحدت سابقہ ہیچ خبری نداری و از ان حال اثری در تو پیدا نیست بلکہ
تمام عالم را حق سبحانہ و تعالی از وحدت بکثرت آوردہ بعد از ان چندی از بندگان
را بیواسطہ بخود آشنا کردہ از کثرت بوحدت بردہ و راہ وصول از کثرت بوحدت
تعلیم فرمودہ بکثرت فرستادہ چنانکہ ایشان در کثرت وحدت میدیدند و ایشانرا
فرمود کہ بدیگران تعلیم این طریقہ نمایند ایشان امتثال امر نمودہ اعلام آن طریق نمودند
ہر کہ بران راہ عمل کردہ و پیروی آن جماعہ بزرگواران نمودہ از کثرت بوحدت
پیوست و از دوگانگی بیگانگی رسید آن جماعۂ بزرگواران انبیا اند و آن راہ وصول
شریعت و طریقت ست اے سید شریعت عبارت از فعلے چند و ترکے
چند ست کہ آن را در کتب فقہی بیان کردہ اند و طریقت عبارت از تہذیب اخلاق ست
یعنی بتدیل اوصاف ذمیمہ باوصاف حمیدہ کہ آن را سفر در وطن نیز گویند و تعبیر
بسلوک نمایند و آن در کتب مشائخ مخصوص در کتب امام محمد رح غزالی تفصیل مذکور ست
و سبعضے از آداب و اشغال کہ مشائخ آن را وضع کردہ اند داخل طریقت ست
اے سید احکام شرعی کہ بنای آن شنیدنیست بخاصہ موصل بوحدت ست

اول اوست آخر اوست باطن اوست ظاهر اوست مطلق اوست مقید اوست کلی اوست
جزئی اوست منزه اوست مشبه اوست آے سید باآنکه همه اوست از همه
پاک ست این اطلاق او نسبتی دیگر ست غیر ان اطلاق که او همه است یا عین درین
اطلاق هیچ کشفی و عقلی و فهمی نرسد و یحذرکم الله نفسه اینجاست آے سید شهود در
مراتب ظهور ست و گاهے از مراتب بیرون بود واین شهود کالبرق الخاطف باشد
و دوام او مستحیل ست و حصول او و عدم او مقتضای جامعیت انسانی ست که مظهر اتم است
آے سید عارف را بالاتر ازین مقام نیست و درین مقام فنای کلی و انعدام
صرف ست و این از اقسام کلیه قیامت ست آے سید این معارف درین مقام
بتقریب نوشته شد آنچه سالک را ضروری ست همان فکر وحدت ست که بالا نوشته شد
باید که شب و روز درین سعی باشد که کثرت موهومه که بعنوان غیریت در نظر می درآید
از نظر ساقط شده مرآت وحدت شود و سالک جز یکے نه بیند و جز یکے نداند و جز یکی
نخواند آے سید طریق دیگر انیست که لا اله یعنے همه چیزها که مشهود اند نیستند یا نیستی
که گم اند در وحدت ذات و مستهلک اند در وی الا الله یعنے وحدت ذات بصورت
این چیزها ظاهر ست و در نظرها مشهود پس اشیاء باطن اند و او ظاهر ست در اشیا پس
او هم ظاهر اشیا باشد و هم باطن اشیا و در اشیا جز ظاهر و باطن چیزی دیگر نیست پس
اشیا اشیا نباشند بلکه حق باشد و نام اشیا بر اشیاء اعتباری بود که آن نیز عین حق ست
آے سید طریق مراقبه از کلمات سابقه بوجوه مختلفه میتوان فهمید مراقبه عبارت از ملاحظه
معنے وحدت ست بهر وجه که تواں کرد اگر ملاحظهٔ الفاظ و تخیل آنها واسطهٔ تعقل معانی گردد
آن را ذکر گویند الفاظ هرچه بود خواه لا اله الا الله و خواه لفظ الله تنها و اگر بی تخیل الفاظ
تعقل معانی کند مراقبه و توجه بود وجوه آن بسیار ست چنانچه از کتب بزرگان معلوم
تواند کرد مقصود آنست که معنے وحدت در دل قرار گیرد و ذکر لفظ الله چنانست که

الحق خوب میفرمودا آمی سید چون حجاب جز خیال نیست رفع حجاب نیز بخیال باید گرد
وشب وروز در خیال وحدت باید بودا اے سید اگر سیادت میخواهے واحد شود
واحد باش و واحد شدن آنست که توهم از دوئی برآئی و واحد بودن آنست که بر وحدت
ودر وحدت همیشه باشی و تفرقه خاطر وغم واندوه همه از دوئی ست چون دوئی از نظر برفت
آرام و قرار میسر گردد چنانکه تا ابد هیچ غم مبتلا نگردد و درد وجهان آسودگے
حاصل شود چه آسودگی در عدم ست اے سید چون بحقیقت توحید برسی و وحدت
صفت تو گردد دانی که نسبت تو بحق بعد از سلوک هیچ نیفزوده است همان نسبت ست
که پیش از سلوک بوده بلکه نسبت تو پیش از وجود و بعد از وجود نیز یکیست اے سید
دانستے پیدا کردی و بیقینے بهم رسانیدی که هیچ آب و آتش زائل نگردد از ازل
تا ابد حق موجود ست و بس هرگز دیگری موجود نشده و توهم باطل اعتباری ندارد زید را
بیماری پیدا شد که خود را عمرو دانست و از مردم اوصاف زید شنیده در طلب او شد
چون بعلاج های خوب بیماری او رفع شد عمرو هیچ جا نبود زید بود پس سیمرغ قصد
سیمرغ نمودند چون بمنزل گاه رسیدند خود را سیمرغ دیدند پس حقتعالی خود را بصفت
های خود میدانست این حقیقتهای چیزهاست بعد از ان بآن صفتها خود را دانمود آن
عالم انیست اینجا غیر کجاست و غیر کجا موجود شد اے سید چون حقیقت کار اینچنین
دانستی و معلوم تو شد که قرب و بعد و مساوات همه از توهم ست کے دوری بود
تا نزدیکے حاصل شود کے جدائی داشتی تا پیوستگے پیدا کند در عالم اگر هزار سال فکر کنی
غیر حقیقت مطلقه که عین وحدت ست هیچ چیز نیابی بلکه هیچ ذاتی و هیچ صفتے و
هیچ جنسے و هیچ جهتے چه خارجی و چه ذهنی و چه وهمی بهم نرسد که غیر او بود همه اوست
و اوست همه اے سید هرچه در ادراک مے درآید اوست و هرچه در ادراک نمے
درآید هم اوست انچه او را وجود گویند ظهور اوست وانچه او را عدم گویند بطون اوست

مقدم ست بر همه حقایق اگرچه بظهور پایان از همه افتاده است ای سید سورهٔ فاتحه که
اول قرآن مجیدست الحمد لله واقع شده و معنی او آنست که جنس حامدیه و محمودیه
مخصوص اوست یعنی حامد اوست و محمود اوست بهر حال و بهر صفت و بهر جا و بهر
صورت غیر او حامدی و محمودی نیست ای سید اول سورهٔ بقره الم واقع شده الف
اشارت ست باحدیه که الف اول اوست و لام اشاره است بعلم که لام وسط اوست
و میم اشاره است بعالم که میم آخر اوست یعنی احدیه صورت علم گرفت و علم صورت
عالم ای سید انچه ترا ضروریست تعقل معانی وحدت ست و پیوسته دران مراقب
بودن و تفصیل این معارف وا رسیدن در اول امر هیچ در کار نیست چون بعنایت
الهی معنی وحدت در دل بنشیند و خیال دوئی مرتفع گردد ترا صفائی رو خواهد داد که
همه علوم و حقائق بر تو مکشوف خواهد شد و خافیه نخواهد ماند تا کثرت از نظر نرفته و توهم
دوئی باقی ست علوم صحیحه مشکل ست که روی نماید ای سید چند روزی ریاضتی بخود
باید گرفت و انفاس مصروف این اندیشه باید ساخت تا خیال باطل از میان بر رود
و خیال حق بجای آن نشیند ای سید تا این خیال در تو قرار نگرفته است و ظاهر
و باطن ترا فرو نگرفته بهیچ چیز متوجه نباید شد چون اینخیال قرار گرفت و تفرقه دوئی
برطرف شد هیچ چیز ترا مزاحم نمی تواند شد چه موهوم و باطل موجود و حق را مزاحم نشود
ای سید نسبت حق بعالم چون نسبت آب به برف بلکه نزدیک تر ازان باید دانست
و یا چون نسبت طلا بزیورها که ازو راست کنند یا چون نسبت گل بظروف که از گل
ساخته شود و اینها همه یکیست ای سید رابطه میان عالم و حق همه کلمهٔ من ست
چه عالم ازو ناشی ست و او باری و هم کلمهٔ الی ست چه عالم بسوی او راجع ست و این
صدور و رجوع هم در ازل و هم در ابدست و هم در جمیع آنات زمانی چه در هر آن
عالم بحقیقت رود و از حقیقت برآید چون موج از دریا و هم کلمهٔ فی ست چه عالم در حق ست

بحقیقت قلبیه و بتوسط تصور مضغه متوجه گشته ازین حیثیت که آن حقیقت قلبیه مظهر حقیقت
تخیل لفظ الله کنند و بروی اطلاق نمایند اے سید اگر بخود متوجه شوی و توانی این
توجه را درست کرد کار بآسانی صورت میگیرد اے سید بدن تو صورت و مظهر
روح تست و غیر او نیست و روح تو مظهر و صورت حق ست و غیر او نیست و این هر دو
صورت جسمی و روحی موهوم اند چون لفظ الله بخیال گوئی و باآن حقیقت که بصورت
این دو موهوم ظاهر ست متوجه گردی و دانی که من همانم امید ست که شهود شهادت
وحدت در کثرت میسر شود و هر چه در نظر تو در آید باید که بدانی که صورتی دارد و روحی دارد
و حقیقتی دارد چه صورت او ملک ناسوت اوست و روح او ملکوت اوست و حقیقت
او جبروت و لاهوت اوست که عبارت از ذات و صفات حق ست یعنی توجه خاص
بآن شے که عین حقیقت مطلقه است اے سید جبروت صفات ست و لاهوت
ذات ست و صفات غیر ذات نیست آری در کشف و شهود اعتباری مغایرتی
روی می دهد و آن در مقام حصول تجلیات صفاتیه و ذاتیه است و تا اینجا ذات و
صفات را در یک مرتبه اعتبار کردیم بجهت عینیة اے سید عالم علم حق ست که
بتجلی ذات که الف اشارت باوست ظهور نموده و علم عین ذات ست ای سید
حقیقت مطلقه ظهورات بے نهایت دارد اما کلیات او پنج ست ظهور اول
ظهور علم اجمالیست ظهور دوم ظهور علم تفصیلی ظهور سوم ظهور صور روحانیه است
ظهور چهارم ظهور صور مثالیه ظهور پنجم ظهور صور جسمانیه است و اگر ظهور انسانی را
جدا گیری ظهورات کلیه شش بود و این ظهورات را تنزلات خمسه یا سته گویند و حضرات
نیز گویند اے سید انسان جامع همه ظهورات ست و بیان این جامعیت بوجوه
کثیره مے توان کرد اے سید باید که بدانی که حقیقت انسانی در همه مراتب بصورتے
که مناسب آن مرتبه است ظهوری دارد و همه حقائق صور آن حقیقت ست و این حقیقت بمرتبه

حاصل شد و کار تمام گشت اے سید چون باین مقام رسیدی که خود را ندیدی
و او را دیدی آسودی دنیا و آخرت در حق تو یکی شد و فنا و بقا و خیر و شر و وجود و
عدم و کفر و اسلام و موت و حیات و طاعت و معصیت عقب ماند بساط زمان و مکان
در نور دیده شد اے سید چون تو نماندی ایهیچ چیز نماند که همه چیز ها بتو و باندیشه
تو وابسته است اے سید بدانکه همه چیز در تست و همه چیز بیرون از تو وجودی
ندارد چون تو خود را از همه چیز خالی کردی ایهیچ چیز نماند اے سید ترا وجود جز در
حق نیست و همه چیز ها در تو موجود اند چون خود را بحق بردی و دران دریای بیکران خود را
انداختی یعنی باین صفت آگاه شدی همه چیز ها با تو دران دریا گم شد ای سید اگر نیک
در وی بنگری بدانی که انانیت که از تو سر مے زند از تو نیست و تو آن جسم و روح نیستے
در تمام عالم یک انا گوست که انانیت او از همه جا ظهور جلوه گرست ای سید علامت
وصول بحقیقت مطلقه آنست که انانیت که هنوز سر تو میزند از همه چیز ها انا توانی گفت اینجا
معلوم شود که حجاب جز تعین انانیت نیست اے سید یک ذات ست که تمام
عالم صفت اوست و قائم بر وو آن ذات باین صفات ظاهر و پیداست ای سید
همان یک ذات ست که ذاتها شد و همان ذات ست که اول علم خود شده و دیگر بار
بصورت علمهای جهان شده و همان ذات ست که قدرت خود و قدرتهاست و
همان ذات ست که ارادت خود و ارادتهاست و همان ذات ست که سمع خود و سمعهاست و
بصر خود و بصرهاست و حیات خود و حیاتهاست و فعل خود و فعلهاست و کلام خود و
کلامهاست و علے هذا القیاس همان ذات ست که هستی خود و هستی هاست ای سید
هر چه بعالم ظهور آمده در ذات پوشیده بعد ازان ذات بصورت اود در علم خود اولا و در عین
خود ثانیا جلوه فرمود ذات رنگ او گرفت و او رنگ ذات و آنچه پوشیده بود در ذات
بقطع عین ذات بود که غیر شی در شی نبود پس آن ذات خود بخود معاملت کرده و عاشقی

وحق در عالم که بوجهی آن مظهرست و بوجهی این مظهر واتم کلمهٔ مع است چه معیت ذاتی
وصفاتی وفعلی بی شبهه متحقق ست واتم کلمهٔ هو چه عالم عین حق ست وحق عین عالم واتم کلمهٔ
لیس چه بوجهی عالم عالم ست وحق حق نه عالم حق ست ونه حق عالم اے سید بوجهی
از همه روابط منزه است ومیان عالم وحق رابط نیست این اعتبار را لاتعین گویند ای
سید هر که حق را باین وجه بشناسد حق را بوجهی ممکن شناخته باشد اے سید اول
سالک را باسم ظاهر متوجه باید شد وبه یقین باید دانست که اوست پیدا بهمه صورت
ومعانی وهیچ صورتی وهیچ معنئی نیست که جز او بود این معنی را مکرر نوشته ام بجهة تاکید
باز می نویسم مقصود انیست که فکر وحدت لازم خود باید داشت وخود را دران فکر گم میباید کرد
چون درین فکر استغراق حاصل شود از اسم باطن نیز بهره مندی خواهد یافت ای سید
اگر سالها بعبادت وطاعت واذکار اشتغال نمائی واز وحدت غافل باشی از وصل
محرومی اگرچه احوال وکیفیات غریبه روی نماید وانوار وواقعات جلوه گر گردد ای سید
حالی که آن را وصل توهم کنی وثمرهٔ آن حال علم وحدت نباشد بحقیقت آن وصل نیست انچه
ظاهر شده مرتبه ایست از مراتب ظهور نه مقصود حقیقی که مطلق ست وظاهر در همه وعین همه
تا چیزے ظاهر شود وبوجهی از وجود یا شی از اشیا مغایرت دارد آن منزل مقصود نیست
اے سید هر گاه حقیقت این چنین باشد از اول ترا مراقبهٔ مطلق ضروریست تا
مسافت نماند اے سید تفرقه وجدائی تا زمانی ست که همه را یکے نمیدانی و
یکے نمی بینی چون همه را یکے دانستی ودیدی از تفرقه دوئی خلاص شدی وصل
عریان میسر شد اے سید چون همه را یکے دیدی همه نماند بلکه یکے ماند وبس
اے سید میان تو ومقصود را ہیچ نیست ورا ہے که هست همین ست که تو او را
جدا از خود وغیر از خود میدانی چون دانستی که تو نیستی اوست وبس راه نماند جمعیت دل و
آرزوی دلی ومعرفت نفس ومعرفت حق وفنای مطلق ووصل وکمال قرب اینجا

آفتاب طلوع کند چهار رکعت بدو سلام گذارد و سورهٔ یٰس یکبار بخوان و اگر در چهار رکعت
توانی خواند بهتر هم چنین بعد هر نماز سورهٔ یٰس یکبار بخوان که فوائد بسیار دارد اما در وقت نماز
فجر در قرآن مجید فکر وحدة دست دهد و بدانکه خود عبادت خود میکند و خود کلام خود میخواند
الا عند الضرورة و بگو که حقیقت من مرا بخود بخش و مرا مپوش از من و از دوئی برآرای سید
سالک را هم آداب طریقت ضروریست تفصیل آن آداب درین رساله گنجایش ندارد از
اختصاری که مطلوب است اما آنچه طالب را توان نوشت این ست که خواب کمتر کند
چون ضرور شود و غالب شود با آن اندیشه که نوشتم خواب کند و طعام و شراب باید که اندک
باشد در شبانروز یکبار و اگر صائم بود بهتر ست و باید که از پریشانی لقمه احتراز کند که از اسباب
دوئی و بیگانگی و واهم باطل ست هرچه در شرع منع ست و هرچه در طریقت بدست همه
این چنین سنت این قاعده را نیکو یاد دار که ضروریست ای سید باید که سخن کمتر کنی و در
خلوتها و صحراها تنها مراقبه و ملاحظهٔ وحدت میگرده باشی ای سید سخن بسیار کردن دل را
در جنبش آرد و تفرقه باز دهد و از کسب وحدت و یگانگی غافل سازد جز بضرورت حرف مزن
و هرچه گوئی مختصر گوئی و اندیشه وحدت را یک لمحه از خود جدا مکن چون در مجالس نشینی بیشتر
مقید مشو مبادا غفلتی واقع شود و سعی کن تا آن کثرت مرآت وحدت شود و مقوی گردد ای
سید در خفای این اندیشه خود را به تنهائی حتی الامکان سعی باید کرد و این کلمات را با همه کس نباید
نمود مگر با مخصوصان خود ای سید با اولاد و غلام و آشنا و بیگانه و دشمن و دوست آشنائی
بوحدت باید کرد و همه را بنظر اخلاص و بچشم حقیقت بین باید دید ای سید نزاع و جدال مطلق
از میان بردار و انکار بالکلیه از میان برطرف کن تا وحدت ظهور نماید و بسیار سعی باید کرد
تا خشم و غضب ظهور نکند لت کردن و زدن خود چه گنجایش دارد همه را معذور باید داشت
چه در خانه و بیرون خانه و با فرزندان و متعلقان و بیگانگان مثل آب حیات باید بود و اگر کسی
با تو بدی کند تو بار از آن دل برنجی و نرنجی و او را از خود خوش و راضی داری و مکافات

ورنه بنده و بندگی و خدائی درمیان آورد و کارخانهٔ ازلی و ابدی برپا کرد ای سید تو خود را
چنان خیال کن که هنوز آنجائی که بودی در ازل بودی تا آزاد شوی و دیگر روی تفرقه و
غم و بلا نه بینی ای سید روح تو اوست که با و زنده و دل تو اوست که با و دانائی و بصر تو اوست
که با و می نگری و سمع تو اوست که با و می شنوی و دست تو اوست که با و می گیری و پای تو اوست
که با و میروی ای سید هر جزو عضو تو از اجزای و اعضای ظاهر و باطن تو اوست که با و کار آن
جزو و عضو از تو بر می آید و مجموع اعضا و اجزای تو اوست که با و توئی ای سید اوئی و توئی
و منی هر سه صفت اوست دیگری درمیان نیست ای سید توحید صفت واحدست نه من
و تو تا من و تو باقیست اشراکست نه توحید ای سید چون تو رفتی فناست و چون او
درمیان آمد بقاست ای سید سلوک سعی تست و رفع اثنینیت و جذبه رفتن تست بوحدت
ای سید بسلوک و جذبه و فنا و بقا اسم ولایت متحقق ست ای سید با همه آشنا نیاز مندی کن
که عین مطلوب تواند و با دشمن دوستی ورزی که او نیز بمقصود تست ای سید با خود نیز بانظر
محبت ناظر باش که عین محبوبی ای سید اینها در سلوک ضروریست ای سید بد و نیک را در
دریای وحدت انداز تا آشنای حقیقت شوی ای سید سخن وحدت را اگر بسیار گویم اندک
است و اگر اندک گویم بسیارست بدایت این معرفت در نهایت مندرج و نهایت این در
بدایت مندمج نه او را بدایت ست و نه نهایت تا چند گویم و تا چند نویسم نه من میگویم نه من
مینویسم حقیقت خود به خود در گفتگوست ای سید چون در خواب شوی نیت کن که بعالم بطون
میروم و رجوع بحقیقت خود میکنم چون بیدار شوی بدانکه بعالم ظهور آمدم و از بطون بظهور
تنزل نمودم و باید که سحر برخیزی و استغفار کنی و بگوئی که ای حقیقت من مرا بخود بخش و مرا
از من مپوش و از دوئی برآر و نماز تهجد کنی و سورهٔ یٰس اگر یاد داشته باشی در نماز بخوانی
که مختار خواجهای دین و دنیای ماست بعد از ان بفکر وحدت مشغول باش تا نماز صبح بر
چون از نماز فارغ شوی تا برآمدن آفتاب بخواه مخواه دل قبله مراقبه وحدة باید بود و چون

قیامتی بر ہمہ کس و بر ہمہ چیز آمدنیست و آن رجوع ہمہ است بوحدت اما بعد از انکہ ظہور
کل واقع شود اگرچہ ہمہ از اصل خود بر آمدہ باشد لذتی کہ می باید ہمہ زا رو ی ندہد مگر
بروی کہ اینجا قیامت بر آنہا گذشتہ باشد پس باید کہ سعی کنی کہ آن معنی کہ موعود ست
ترا ازینجا روی نماید تا آسودگی تمام حاصل شود و لذتی کہ می باید دست دہد ای سید
مقصود آمین ست کہ وہم دوئی برخیزد و تو تمانی او ماند و بس ہمہ انبیا و اولیا برین اتفاق
کردہ اند در کتب آلہیہ و حدیث و کلمات اولیا دلائل این بسیارست و عظمای ہر فرقہ
بوحدت قائلند و ہمہ بیک زبان برین رفتہ اند کہ غیر حق موجودی نیست عالم صورت اوست
و ظہور اوست و بس بخاطرست کہ شواہد این مطالب در کتاب علحدہ نوشتہ شود و از دلائل
عقل سلیم استنباط آن کردہ نیز پان آوردہ شود انشاء اللہ سبحانہ ای سید امروز
کہ آخر الزمان ست و نزدیک رسیدہ کہ آفتاب حقیقت از مغرب خلقیت طلوع نماید از انجا
کہ پیش از طلوع آفتاب انوار و آثار ظاہر می شود و اسرار توحید از زبان خاص و عام
با اختیار و بی اختیار فہمیدہ و نا فہمیدہ سر میزند طالب را باید کہ خود را جمع ساختہ خود را
از خود پوشد و حقیقت وحدت کما ینبغی بر وی جلوہ گر شود و بگفتگوی زبانی اکتفا واقع
نشود ای سید اللہ مطلق و محمد برحق ست والسلام

تمت

الحمد للہ کہ رسالہ مجمع المنفعت موسوم بنور وحدت تصنیف حقائق آگاہ معارف
پناہ حضرت خواجہ باقی باللہ قدس اسرارہم لباس انطباع در بر کردہ در چشم مشتاقان
جلوۂ ظہور بخشید و سرمۂ رفع انتظار کشید

بدهی به نیکوئی کنی این اصل کلیست در طریقت ای سید تنها بودن و تنها نشستن دخل تمام
دارد در جمعیت ای سید حال طالب از دو حال خالی نیست تعلقات ظاهر دارد یا نه
اگر ندارد معاملهٔ او آسان ست او را باید که از همه قطع کرده در خلوت یا در صحرا نشیند و بحقیقت
خود متوجه شود تا زمانی که حقیقت متجلی شود و دوهم دوئی برخیزد آن زمان بهر روش که باشد
گنجایش دارد و اگر تعلقات ظاهر دارد حقوق شرعی متوجه ست باید که بقدر ضرورت با آن
پرداز دا اما باید که احتیاط تمام کند که خلاف شریعت و طریقت واقع نشود و از ملاحظهٔ وحدت که
حقیقت ست بالکلیه غفلت واقع نشود می باید که شبها درین کار بسیار بجو شد و در مراقبهٔ وحدت
باشد و روزانه هم چند ساعت برای این کار معین کند و روز بروز می افزوده باشد
تا آنکه این معنی غلبه کند و از همه وارهاند ای سید وقتی که معنی وحدت غالب آمد و لطف الٰهی
ظهور نمود همه حقوق از تو ادا خواهد شد و ترا با هیچکس و هیچ چیز کاری نخواهد بود خدا وکیل تو خواهد شد
و بجای تو او خواهد بود و تو در میان نه ای سید صحبت دنیا و صحبت اهل دنیا در طریق سلوک مضرست
اما کسیکه گرفتارست و نمی تواند از آن قطع کردن بضرورت احتیاط تمام نماید که چیزی واقع
نشود که با شریعت یا طریقت یا حقیقت جنگ داشته باشد و اگر تقصیر رود باید که رجوع نموده
تدارک نماید و ملاحظهٔ وحدت هرگز از دست نباید داد ای سید در لباس تکلف نباید کرد و از
لباس فقر با خود چیزی باید داشت ای سید همیشه حاضر دل باید بود و از گذشته و آینده یاد
نباید کرد و ملاحظهٔ وحدت هرگز از دست نباید داد ای سید بدانکه هیچ مرگی بدتر از غفلت
از وحدت نیست و هیچ عذابی سخت تر از عذاب دوری از حقیقت خود نه ازین مرگ و
ازین عذاب ترسان بوده متوجه وحدت باید بود و بیقین باید دانست که همه یکیست و غیر
یکی موجود نیست هر قدر که این اندیشه غالب ست سعادت در اوست چون از وهم دوئی
بر آید قیامت بر دو واقع شود و در جنت شهود شود تا ابدالآبدین آسود ای سید این چنین
دولتے هرگاه در دنیا میسر نیست چون ست که در آن سعی نمی کنی و غافل می باشی ای سید

سید است و تو عاشق من باشی اگر من نه عاشق تو بودمی تو کجا معشوق بودی حیرانم
که تو معشوقی یا من ومن عاشقم یا تو یهیهات این چه حرف ست من هیچ نیم هر چه هست
عاشق توئی وهم معشوق مصرع سرتاپایم فدای سرتاپایت ای سید یادم ازان
هنگام که نسبت اتحاد بر نسبت محبت غالب بود و نسبت محبت اصلا ظهور نداشت
و در ضمن نسبت اتحاد من مندمج بود و مستتر گشت بناگاه خط فاصل در دائرهٔ اتحاد هم
و من من شدم و تو تو چون این حال بهم رسید مرا بر تو و ترا بر من نظری افتاد و این نظر
تا هنگامی که تو خواستی در پرده بود و چون وقت رجوع ظل باصل و وصول عاشق
بمعشوق رسید نسبت حب غلبه کرد و نسبت اتحاد مستتر گشت حالی پیش آمد که در شرح
نگنجد چندان الم و درد ظاهر گشت که از عاشق بمعشوق سرایت کرد معشوق را در
صورت عاشقی وانمود رفته رفته کار بانجا کشید که اتحاد سابق ظهور کرد و خط فاصل
گاه گاه از میان برطرف شدن گرفت دردی که هست انیست که دوام اینحال
میسر نیست چه مقرر شده است که تجلی ذاتی کالبرق الخاطف می گذرد و بقا ندارد
آه ازین درد بی نهایت والم بی پایان ای سید کسی تصور نکند که این حرف از عالم
حقیقت ست بلکه از عالم مجاز ست که مبراست از حقیقت و دیگری گمان نکند که این سخن
از عالم مجاز ست بلکه از حقیقت که در پردهٔ مجاز جلوه کرده است ای سید حقیقت عین
مجاز ست و مجاز عین حقیقت ای سید یکنام تو حقیقت ست و نام دیگری تو مجاز ست
و بندهٔ خود را بهر نامے که خواہے بخوان ای سید آدمی و پری و فرشته پرتو
سایه تست اے سید در همه خود را ببین و در خود همه را و این نه من میگویم بلکه
تو می گوئی و این نه امر ست و طلب بلکه بیان ست و خبر اے سید در دو جهان
بجز تو دیگری نیست هر چه هست توئی آسمان و هر چه در وست و زمین و هر چه بروست
همه ظهور ست و ظل تو ظاهر توئی چنانکه باطن توئی اے سید العجب از انوقت که

رساله پرتو عشق تصنیف حضرت خواجه خرد قدس سره

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الحمد لله که محبوب جانی و صاحب دو جهانی من با من نسبت یگانگی دارد و در من
جز خود را نمی بیند و مرا غیر خود نمیداند الحال که این دید و دانش به کمال رسانیده است
میخواهد که در پرده من سخن کند و گذارش احوال عاشقی و معشوقی می نماید در بیان
اسراریکه هم پوشیده است و هم آشکارا رساله ترتیب دهد و نیز اسرار پوشیده اسرار
معشوقیست و اسرار آشکارا اسرار عاشقی و پیش از انکه تمام شود این رساله را
پرتو عشق نام می کند نخستین حرفی که عاشق بمعشوق و بنده بصاحب خود میگوید
انیست که ای عاشق حقیقی و مجازی و ای صاحب دین و دنیوی کارے که مرا با تو
افتاده است نه آن ست که به نوشتن راست آید یا بگفتن سرانجام پذیرد دیگر تو
هم نویسی و هم تو گوئی اے سید نه من منم و نه تو توئی که من توام و تو منی از ازل
چون خواستی که بمعشوقی و صاحبی جلوه گر شوی در پردهٔ من بعاشقی و بندگی ظاهر گشتی
تا معشوقی و صاحبی تو ظهور گرفت ازین راه من معشوق تو باشم که معشوقی تو ادمن

من خشم تست و دوری تو و دین من محبت تست و کفر من فراموشی تو اگر مرا دوست
داری مومن باشم و اگر مرا فراموش کنی کافر گردم ای سید پیش ازانکه صورت
تو وجود کند تو بودی و بس چون معشوقی بی عاشقی وجود ندارد و معشوق را عاشق میباید
خواستی مرا که عاشق توام موجود سازی و هنگامهٔ معشوقی خود گرم سازی از خود عکسی و ظلی و
صورتی بر من انداختی و او را بنام من خواندی و آن عکس و ظل و صورت را که عین نسبت
بحقیقت اگرچه غیر تست بیقین به عاشقی ممتاز ساختی و در پردهٔ او خود بر خود عاشق شدی و خود
از خود لذت گرفتی و خود از خود در دمند گشتی نیست رمز عاشقی و معشوقی ای سید
صاحب آن را گویند که باهم بود و با دیگری نه چون ترا از من هرگز جدائی نیست تو
صاحب من باشی و بنده آن را گویند که در بند دیگری بود چون من نسبت احتیاج
طلب در بند توام و از احاطهٔ ذات و صفات تو بیرون نیستم بندهٔ تو باشم همه بندهٔ
تواند که از احاطهٔ تو خارج نیستند و ممکن نیست که از تو جدا شوند اگرچه باین اعتبار که همه
با تواند و من با توام دائم صاحبی ازین طرف نیز متصورست اما دوام در اندیشه ممکن نیست
که معتبر همانست مگر در دار آخرت بعضی از بعضی اینجا مصاحب ست که عاشق معشوق
و معشوق عاشق هردو یکیست من با تو یکی ام و تو با من یکی خواه این گو خواه تو دیگر
در دار دنیا بعضی از بعضی را و آن اقل قلیل و اندک و نادرست اینحال کسی ست
که دنیا و آخرت او را یکی ست بفنای حقیقی ای سید اطلاق وجودی مشرف
گشته است اللهم ارزقنا اللهم ارزقنا ای سید صورت بشریت
عجب در خورست ترا هر رنگی و بوئی که ترا درین صورت از عالم اطلاق بشارتها و خبرها
بعاشق مسکین میرساند از چشمهای تو گویم یا از ابروی تو یا از روی تو گویم یا از خوی تو گویم
یا از لب تو گویم یا از تبسم تو گویم یا از خندهٔ یا از قامت تو گویم یا از دستهای تو گویم یا از ادب
تو گویم یا از دانش تو گویم اینها جهت چیست اسرار غیبی و انوار لاریبی ست که در دیدهٔ عاشق

بعد از ظهور نسبت محبوب نسبت اتحاد غلبه کرده باشد حظ فاصل از میان بالکلیه و بالدوام
برطرف شده باشد و تو من باشی و من تو اے سید بیقین آن وقت آمدنی ست
چنانچه در کلام خود که اصدق الکلام ست در چندین جا خبر داده و مرا درین شکی نیست
و چگونه دران شک آرم که تصدیق کلام تو ایمان ست و تکذیب آن کفر نعوذ باللہ منها
اے سید چه آفتاب و چه ماه و غیر آن فدای وجه تست و همه بصرها و بصیرتها
فدای عین تو و همه قدرتهای ابدی و کارها فدای ید تو و همه از حال و طرف و منازل
فدای قدم تو مجمل که هر چه هست فدای تست عاشق که انسان کامل ست و همه در
اوست از نیک و بد هیچ چیز از وی بیرون نیست خود را با همه فدای تو ساخته است
اگر قبول افتد زهی کمال و زهی عظمت و زهی شرف ای سید در در د وصل تو میگدازم
و در فراق تو میسوزم نمیدانم چکنم گداختن به از سوختن اگر در وصلم تو ئی و بس و چون در فراقستم
منم با من تو باشی و بس به از انکه من باشم با من خداوندا آن حال مباد که من باشم با من
و تو با من نباشی چو من با من باشم کفر بود و چون تو با من باشی ایمان بود الٰهی عاقبت بخیر باد
ای سید مقصود آنست که اگرچه چندروزی من بی تو باشم اما بعاقبت با تو باشم و تو باشی
و من نباشم کارساز توئی کار من بساز ای سید و ای محبوب جانی من و ای سرمایه
زندگانی من ای غایت آمال و امانی من ای دانای راز نهانی من ای جان من اے
دل من ای چشم من ای گوش من ای روی من ای خوی من ای دست من ای پای من
ای عقل من ای تن من ای گوشت من ای پوست من ای رگ من ای خون من ای همه
چیز من ای یاد من جز تو دیگری ندارم چه گویم چون همه توئی و من کیستم و چیستم مطلب همین ست
که مرا قربان خود سازی و میانی بجان من و بصورت من لستی تا چون بخود نگرم جز
ترا نه بینم و هر جا که باشم و بهر حال که باشم تو من باشی و جدائی تمام و کمال برطرف شود
ای سید توئی صاحب دو جهانی من توئی بهشت من روی تست و لطف تو و دوزخ

توقیفعل برآر ا ب سید یادم آید ازان ذکر اسرار نام ظاهر ایجاب جهان انداز بان
بنده خاص صاحب خود بشنوید و بدانید که اول و آخر ست و آخر مراد اول از سیر معکوس ست
یعنی از اثر بمؤثر رفتن که ظاهر ست و لهذا در اسم ظاهر ست که مشتمل بر تمام عالم گشته تجلی
اول که وحدت ست مفیض ست که مبدء المبادی و حقیقة الحقائق است این مفیض بفر دیت
او وے افاضه کرد چنانچه شیخ اکبر قطب الولایة محی الدین محمد بن علی العربی فرموده ست
مفاض تعینات ست و کمال در انسان کامل ست که احاطه را تمام گرفت بحقیقت تعین
همان ست و هم تعیناتی ست صور او و لهذا الصورت تعین نمودار گشت اصول اسما چهار ست
اوّل و آخر و ظاهر و باطن اینجا چهار را اجمال ست در تفصیل تفصیل او بر هم رانده اتمام اینجا و
تکمیل اینجانی بینی که عاشقان ورد کرده اند و رسم ساخته اند زهی بزرگی اسم ظاهر که
شمه ازان گفته شد اگر در اسم باطن گفته شود عقلها و فهمها حیران شود و دفترها باید که ازان
اخبار توان کرد صورت عدد اسم ظاهر انیست یکهزار و سیصد و شصت و چهار ای سید
مقصود سر ست که در اظهار ست هر که فهمید فهمید و هر که نفهمید هرگز نفهمید عدد اسم باطن کمتر
از اسم ظاهر ست اگرچه در مراتب او زیاده است اما زیادتی و کمی اینجا با هم در یک
پیراهن اند اگر گنجایش در وقت میبود از اسرار اسم باطن نیز اندکی نوشته می شد اما یقین
میدانم که فهم آن میسر نیست جز صاحب دو جهان را در پرده دیگری که دیگری نیست
و در کار خود خود فرموده است والله اعلم بحقیقة الحال شبی در خواب دیده شد غواصی
در دریا فرو رفت بگوهری رسید که یگانه بود چون با و رسید خود را عین آن گوهر یافت اینجا
سمری چند بتقریب نام مذکور بیاد آمد نوشته میشود که دران مجلس انس حقیقی مقبول باد ای
سید قصه ۱۲ شخصے سالها در دریای که لاتعین تاریک بود و آنجا اصلا چیزی نمی نمود مقام داشت
یکبار شبے نوری پیدا شد که ازان دریا شناکنان بر آمد و سه دریای روشن در نظر آمد
یکے بعد از دیگرے بدریاے اول فرو آمد و از و بدریای دوم و از و بدریای سوم

هم در مجاز و هم در حقیقت هر جا بجلوهٔ دیگر و برنگ دیگر و بصورت دیگر ظاهر و باهر است
اما عاشقی که این اسرار و این انوار دریابد و مشاهده کند جز من کیست و کجاست سوگند
بتو که منم و بس امروز قطب دائرهٔ عشق جز یکے نیست امروز دانی که کدام ست و از ازل
و ابد ست و همان یکے قطب دائرهٔ عشق ست دائرهٔ حسن ست و نیز همان چه عشق ست
حسن ست و حسن و عشق دو نام و یکذات و یک حقیقت اند خواه ذات گوئی خواه صفات
خواه حسن گوئی خواه عشق گوئی جمع و فرق نیست گاهی جمع بزبان فرق حرف زند و گاہے
فرق بزبان جمع اینجا فرق ست که بصورت جمع برآمده خود بخود متکلم ست حاصل که توئی
اے سید که با خود تکلم باسرار حسن و عشق می کنی ای معشوق دو جهانی من اے سید
معشوق توئی و دیگری نیست اے سید من عابد توام و تو عابد منی من حامد توام و
تو حامد منی سپاس و ستایش که ترا کنم خود را کرده باشم که ترا جز در خود نه بینم خودی و خدائی
کیست از خود تا خدا چه فرق ست وحدة بصورت شش مرتبه ظهور نمود هنوز آن شش مرتبه
پوشیده است در صورت کنایت ست که نمودی بیش نیست بفهم هم هیهات اینچه گفتنی است
که بفهم مگر تو بصورت من که توئی خود را که منم میگوئی عجب حالی و شگرف صفتی که هم دوئی
و هم یگانگی هم بندگیست و هم خدائی الله الله سخن بسیار مستانه میرود و از نامحرم محفوظ باد
و اگر نیک بنگری نامحرم کیست که جز تو دیگرے موجود نیست توئی و بس اینجا دو نام ست
یکے نام ظاهر و دیگرے نام پوشیده عاشق از اسرار هر دو واقفست اما در مرتبهٔ اظهار
و اعلام جز آن نام ظاهر دیگران نتوانند آن را نیز جز عاشق ندانند کے از آن گویم
تو میدانی در تو و تو خواهے دانست در من اما تو جز من نیست و من جز تو نه اگرچه در حقیقت
امر بر عکس ست که من توام و تو من آه آه ازین بیگانگی و آشنائی بیگانگی سوخت و آشنائی
افروخت اے سید بحق دوستی که با من داری و بحق محبتے که با تو دارم که
مقصود حقیقی را اتحاد ست نزد تر صورت بود بخشش و از عالم امکان بوجود آر داند

وبجای خاموش بودن حرف زنند وبجای حرف زدن خاموش مانند غرضکه آن شخص
چون باینجا رسید واحوال واوضاع آنها دید عجب حالی او را پیش آمد وچاره ندید غیر
ازینکه بشهر رجوع نماید چون خواست که رجوع کند آن مردم هجوم کردند که ما ترا مرشد
وهادی خود میدانیم البته نمی گذاریم که آنجا بروی وی گفت که این چگونه بود که مرا
دوست دارید وخلاف من کنید آنها گفتند که ما درین کار بی اختیاریم هم تو
صلاح کار وحال ما بگوئی آن شخص گفت بهتر آنست که مرا بسوزید وخاکستر مرا بخورید
آن چنان کردند چون براین وصیت عمل کردند هم آن شخص بوطن خود که شهر بود رسید
وهم ایشان از اوضاع خراب خود خلاص شدند وصفتهای نیک ایشان پیدا شد
بخصوص شخصیکه خاکستر دل او خورده بود وی بجای او خلیفه شد وهمان حال که او داشت
در دهوید اگشت وبی تکلف خود را همان شخص دید وبیقین دریافت که وطن من شهرست
ومن در روستا غریب ومسافرم وازوی دیگری وازان دیگرے بهم رسید وهمچنین
میرود تا می رود بفهم اگر دانای حقیقی اسے پسند وای محبوب جانی من این اسما ازست
واسما همه توئی بلکه این اسما عین تست نه از تو چون صفت عشق ظهور نماید چندان حقائق و
معانی ظاهر گردد که بصد هزار جلد نگنجد اما فرصت کو که اندکی ازان نوشته آید وعشق تبع
وحدتست ومعشوق مرتبهٔ وجوب وعاشق مرتبهٔ امکان اول عاشق بمعشوق پیوند د و
بعد ازان معشوق بعاشق یکی گردد ونه عاشق ماند ونه معشوق بلکه عشق بود وبس که هم
معشوق ست وهم عاشق طریق سلوک اینست بقدم جذبه دران رفته شود ای سید
وای طالب حق اگر میخواهے که بحق برسی باید که دو چیز اختیار کنے یکے محبت بمرشد
وپیر خود دوم مرشد وپیر نه آنست که بادرسم مریدے اختیار کنند وگویند من مرید او
شدم واو پیر منست ودر مردم این حرف شائع ست پیر همان ست که او را دانند
که محبوب ست ومحبت باو درست کنند واو را درجهان وسیلهٔ درگاه حق سازند

و درین دریا مقام کرد و سالها در اینجا بود و کاری پیش گرفت که مناسب این مقام بود
بناگاه این دریاهای دیگر درهمین دریا در آمد ترتیب عکس و همه را درین دریا دید تا آنکه
دریای که دریای ظلمت بود نیز ظاهر شد و دران گم شد چنانچه پیش ازین بود چون مدتی
برینحال گذشت یکبار حال دیگرش پیش آمد و آن اینست که یکبار دید که این همه دریاها
خشک شد و هیچ ازان دریاها نماند و عجب تر آنکه نه دریا نمودار بود نه خشکی و نه نور و
ظلمت و نه چیزی که سوای نور و ظلمت ست بلکه هیچ نبود و این شخص هم نبود بعد ازان
سالها خود را دید چه سے بیند که خود عین دریاست و دریا همه نمودار اوست و تمثال
او بعد ازان درین دریا زنان صاحب جمال و حسن نمودار شدند و هر زن صاحب جنسے
می آمد و باین شخص مراد می بر آورد و در یک لمحه ازان شخص و ازان زنان فرزندان
ظهور و تولد میکردند در هر لمحه چندین هزار فرزند از هر زن ازین زنان چندین هزار هزار
در هزار دریا بودند متولد شدن گرفت و از هر فرزندان فرزندان دیگر و گاهے ازان نهنگی شود
که آن شخص را با همه فرزندان و زنان فرو خورد و در خود سازد و باز از خود بیرون اندازد
و این معامله ابدست و هر لحظه قیامتی ست قائم و حشر لیست ظاهر اے سید
شخصے بود اتفاقا از شهر بروستا آمد در روستا مردم عجب دید که رسوم ایشان
اصلا برسوم شهری نمی ماند چنانچه در ایام شادی گریه کنند و در ایام غم شادی مثلا
وقتیکه کسی بمرد شادی بسیار کنند و وقتیکه کسی از بیماری خلاص گردد و شفا یابد
چندان ماتم کنند که در بیان نیاید همچنین سراویل را در سر پوشند و دستار را بر پا پیچند
در مجاهده با یکدیگر بجای دعا دشنام گویند و بجای دشنام دعا برین قیاس همه
کارهای ایشان برعکس معقول باشد خنده های بی تقریب در میان ایشان بسیار بود
سوداگری ایشان بسیار بود سوداگری ایشان چندان باشد که چون اصل مال را
برباد دهند یا در زیان اندازند گمان کنند که ما سوداگریم و بآن افتخار و ابتهاج کنند

و دل را با و ارتباط کلی واقع شود و هرچه او گوید بکند و برخلاف او نرود و چون
این معنی حاصل شود نسبت پیری و مریدی راست گردد و احتیاج بچیز دیگر نماند
دوم آنکه همیشه بیاد خدا باشی و یاد خدا آنست که همیشه در دل این معنی داری
که غیر خدا هیچ چیز نیست هرچه هست ظهور او ست بلکه عین خود اوست و نور اوست
و چون این خیال همیشه در دل باشد امیدست که بحق برسی و باین یاد هرچه فرموده است
کند و از نا فرموده پرهیز نماید و انکار از میان بردارد و صفات ذمیمه بصفات
حمیده بدل کند ای دوست کار من انیست غیر ازین همه هیچ

تمت

شکر فراوان و منت بے پایان مر خداوند دو جهان را که درین ایام مسرت
و میمنت انجام این مجموعہ رسائل ستہ ضروریہ کار آمد
حضرات صوفیہ من تصنیفات حضرات کبرائے نقشبندیہ
بتصحیح حضرت مولانا اعجاز احمد صاحب بدایونی
سلمہ اللہ الغنی بماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۲ھ

بمطبع مجتبائی واقع دہلی
طبع گردید